Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-08 ● 218 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Friday, 14th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ کلکتہ ● جمعہ، ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء ● بمطابق ۳۰/صفرالمظفر

صاف دل اور سچی زبان والا انسان سب سے بہتر ہے۔

عرض کی گئی: صاف دل والے کون ہیں؟
فرمایا: وہ متقی و پرہیز گار مسلمان جن کے دل میں (ذرہ برابر) نافرمانی اور بغض وحسد نہ ہو۔
عرض کی گئی: اس کے بعد؟ فرمایا:
جو دنیا سے نفرت کریں اور آخرت سے محبت۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب حفظ اللسان، ج۴، ص۲۰۵)

وزیراعلیٰ شوبھیندو بنگال کے ایک گاؤں میں ترنگا لہرائیں گے

کولکاتا، 13/اگست: 80ویں یوم آزادی کی تقریب میں سندربن میں ایک انوکھی مثال۔ کیونکہ اس بار وزیراعلی سویندو ادھیکاری گوسابہ کی کسان منڈی میں قومی پرچم لہرائیں گے۔ گزشتہ دنوں چیف منسٹر کے پروگرام کے لئے کئی جگہوں کی تلاش کی گئی۔ ان میں سے، گوسابی کچہری فیلڈ اور سندربن ٹائیگر پروجیکٹ کے جھیلا فاریسٹ کیمپ کا جائزہ لیا گیا۔ تاہم جغرافیائی محل وقوع کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی پروگرام کے لیے گوسابہ کسان منڈی کا انتخاب کیا گیا۔ اب تک وزیراعلیٰ یوم آزادی پر کولکتہ کی سڑکوں پر جھنڈا لہرایا کرتے تھے۔ یہ پہلا موقع ہے جب موجودہ وزیراعلیٰ نے سندربن میں پرچم لہرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ کے دورے کی وجہ سے سندربن میں انتظامی مصروفیت اپنے عروج پر ہے۔ سیکورٹی کو مضبوط بنایا جارہا ہے۔

اس دوران کولکتہ میں ریڈ روڈ پروگرام میں ایک خاص سرپرائز بھی ہوگا۔ پیر کو مرکز نے تمام ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کو خط لکھ کر یوم آزادی کے موقع پر ملک بھر میں مختلف پروگرام منعقد کرنے کی ہدایت دی ہے۔ وہیں، ہر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقے کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پانچ دیگر ریاستوں یا مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو اس تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کریں۔ ساتھ ہی 'ایک بھارت شریشٹھ بھارت' پروگرام کے تحت ثقافتی اور فوڈ فیسٹیول منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نابانا ذرائع کے مطابق اس کا مقصد مختلف ریاستوں کے لوگوں کے درمیان باہمی افہام وتفہیم اور تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ تاہم، ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے کہ کولکتہ میں ہونے والے ریڈ روڈ پروگرام میں پانچ ریاستوں کے کون سے معززین شریک ہوں گے۔ مرکزی رہنما خطوط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یوم آزادی کی تقریبات ضلع، سب ڈویژن، بلاک اور گرام (باقی صفحہ 5 پر)

نیپال کا بھارتی سرزمین پر اپنا دعویٰ! ثبوت کہاں ہے؟ بلیند رسرکار نے کہا، کوئی کاغذ نہیں ہے

13/اگست: نیپال نے طویل عرصے سے دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان کی سرحد سے متصل لیپولیکھ، لمپیادھورا اور کالاپانی علاقے اس کے ملک کا حصہ ہیں۔ اس معاملے کو لے کر دونوں ممالک کے درمیان کچھ کشیدگی رہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کھٹمنڈو کے دعوے کی حمایت میں ثبوت کہاں ہے؟ اس کے جواب میں نیپال کے وزیر خارجہ نے حیران کن طور پر کہا کہ اس سے متعلق کوئی دستاویز نہیں مل سکی۔

بھارت نیپال کی سرحد پر واقع لیپولیکھ، لمپیادھورا اور کالاپانی کو طویل عرصے سے انتہائی حساس علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ جون 2020 میں، نیپال نے ایک نیا نقشہ جاری کیا، جس میں ان علاقوں کو نیپال کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ نئی دہلی شروع سے ہی اس موقف کی سخت مخالفت کرتی رہی ہے۔ نیپالی وزیراعظم بلیند رشاہ نے اس تنازع کو مزید بھڑکا دیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں لیپولیکھ پاس پر چین اور برطانیہ سے بات چیت کی کوشش کی۔ اس کے بعد سے ان علاقوں کو لے کر تنازعہ بڑھ گیا ہے۔

ایسے میں نیپال کے وزیر خارجہ ششیر کھنال نے کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ نیپال کے پاس ساگولی معاہدے کی اصل دستاویزات ہیں یا نہیں۔ پارلیمنٹ میں ان کا تبصرہ تھا، "نیپالی حکومت نہیں جانتی کہ ہمارے پاس معاہدے کی اصل دستاویزات ہیں یا نہیں۔ نیشنل آرکائیوز میں اس معاہدے سے متعلق کچھ دستاویزات موجود ہیں۔ لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ آیا وہ ساگولی معاہدے کی اصل دستاویزات ہیں۔" غور طلب ہے کہ ساگولی معاہدہ 1816 میں ہوا تھا۔ دو سال اینگلو نیپالی جنگ کے بعد اس معاہدے کے ذریعے امن قائم ہوا۔ دریائے کالی کا تعین دونوں ممالک کی سرحد کے طور پر کیا گیا تھا۔ یہ سرحد اس وقت بھی رائج تھی جب ہندوستان آزاد ہوا تھا۔ بعد ازاں 1950 میں نیپال بھارت دوستی کے معاہدے پر بھی دستخط ہوئے۔ لیکن اس کے بعد سے دریائے کالی کی ابتدا کو لے کر (باقی صفحہ 5 پر)

پنجاب کے سابق نائب وزیراعلیٰ سکھبیر بادل پر ناندیڑ میں 'کرپان' سے حملہ، بغرض علاج اسپتال میں داخل

چنڈی گڑھ، 13/اگست: پنجاب کے سابق نائب وزیراعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل پر جان لیوا حملہ کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر کے ناندیڑ میں شرومنی اکالی دل کے سینئر لیڈر اور سابق نائب وزیراعلیٰ سکھبیر بادل کو ایک گردوارے میں نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس واقعہ کے فوراً بعد انھیں علاج کی غرض سے قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ڈاکٹروں کی نگرانی میں ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ناندیڑ کے ماتا صاحب کور علاقہ میں موجود گرودوارہ میں ایک نہنگ نے دھاردار اسلحہ (جسے کرپان بتایا جا رہا ہے) سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں سکھبیر بادل کے دائیں ہاتھ میں چوٹ آئی ہے۔ اس حملہ سے جائے وقوع پر تھوڑی دیر کے لیے افراتفری مچ (باقی صفحہ 5 پر)

ایران موساد کی طاقت سے 'شکست'! 'دوست' اسرائیل نے ٹرمپ پر حملہ کیسے ناکام بنایا؟

تہران، 13/اگست: سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای 28 فروری کو ایران میں امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملے میں مارے گئے تھے۔ اسرائیلی جاسوس ایجنسی موساد نے انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ پانچ ماہ بعد اسی موساد نے ایران کا منصوبہ ناکام بنا دیا۔ لیکن اسرائیل کی جاسوسی ایجنسی کو تہران کی سازش کا علم کیسے ہوا؟

ایران نے نیٹو سربراہی اجلاس کے دوران ٹرمپ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔

ایران نے گزشتہ ماہ نیٹو سربراہی اجلاس کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اس طرح کی خبریں کئی دنوں سے سرخیاں بن رہی ہیں۔ اپنی جان بچانے کے لیے وہ فوڈ ٹرک میں چھپ کر دوسرے طیارے میں ترکی کے شہر انقرہ سے واشنگٹن واپس آیا۔ تاہم امریکی میڈیا کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ٹرمپ کے دورہ ترکی کے دوران اسرائیل نے امریکی صدر کو خبردار کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ تہران نے طیارے پر میزائل حملہ کر کے ٹرمپ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔

سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای 28 فروری کو ایران پر امریکی اسرائیل کے مشترکہ حملے میں مارے (باقی صفحہ 5 پر)

دہلی فسادات: کڑکڑڈوما کورٹ نے 13 ملزمین کو بری کرنے کا سنایا فیصلہ، گواہ کی گواہی شبہات کے دائرے میں!

نئی دہلی، 13/اگست: دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے جمعرات کو 2020 کے شمال مشرقی دہلی فسادات سے متعلق ایک معاملے میں اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے دہلی فسادات معاملے میں ملزم بنائے گئے 13 افراد کو بری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ استغاثہ کے اہم گواہ کی گواہی شبہات کے دائرے میں تھی۔ اس وجہ سے ملزمین کے خلاف عائد الزامات ثابت نہیں ہو سکے۔ عدالت نے کہا کہ گواہ کی اعتباریت پر سنگین سوالیہ نشان تھے، ایسی صورت میں کسی بھی ملزم کو قصوروار ٹھہرانا انصاف کے منافی ہوگا۔

قابل ذکر ہے کہ فسادات کے معاملات میں اکثر گواہوں کی شناخت اور ان کی گواہی کی صداقت ایک بڑا چیلنج ہوتی ہے۔ اس معاملے میں بھی (باقی صفحہ 5 پر)

رچناتمک کانگریس کنونشن سے راہل گاندھی کا حکومت پر حملہ، کہا- 'مخصوص افراد کو فائدہ پہنچانے والا نظام مسلط کیا جارہا'

نئی دہلی 13/اگست: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے جمعرات کو رچناتمک کانگریس کے قومی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر ہندوستان میں ایسا نظام مسلط کرنے کا الزام عائد کیا جس سے اسے اور چند خاص لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے نظام کے مقابلے میں رچناتمک کانگریس کا مقصد لوگوں کو اپنی بات کہنے کا موقع دینا اور اس نظام کو توڑنا ہے جو ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ راہل گاندھی نے جنتر منتر پر ہوئے طلبہ کے احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں طلبہ اپنی بات رکھنا چاہتے تھے، کیونکہ وہ تکلیف میں ہیں اور اپنے مسائل بیان کرنا چاہتے ہیں، لیکن حکومت کی طرف سے (باقی صفحہ 5 پر)

2020 میں سمیک پر حملہ کے سلسلے میں ابھیشیک اور سُمیت کے علاوہ 79 کے نام پر شکایت

جنوبی 24 پرگنہ : 13 اگست (عوامی نیوز سروس) ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کے خلاف ایک تازہ شکایت درج کی گئی ہے۔ 2020 میں ریاستی بی جے پی صدر شمک بھٹاچاریہ پر حملے کے سلسلے میں شکایت میں 79 افراد — جن میں ابھیشیک اور ان کے پرسنل اسسٹنٹ (PA) سمیت رائے بھی شامل ہیں۔ ملزمان کی فہرست میں جہانگیر خان بھی شامل ہیں۔ جمعرات کو بی جے پی لیڈر ابھجیت داس (بوبی) نے ڈائمنڈ ہاربر پولس اسٹیشن سے رجوع کیا تا کہ ملزم کے خلاف شکایت درج کروائی جاسکے۔

2020 میں، شمک بھٹاچاریہ اور کئی دوسرے بی جے پی کارکنوں پر ڈائمنڈ ہاربر میں حملہ کیا گیا اور انہیں شدید مار پیٹ کا نشانہ بنایا گیا۔ الزام لگایا گیا کہ اس واقعہ میں ٹی ایم سی کے حمایت یافتہ شرپسند ملوث تھے۔ تاہم، اگرچہ اس وقت پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی گئی تھی، لیکن کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تھی، اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ ریاست کے سیاسی منظرنامے میں تبدیلی کے بعد بی جے پی نے اس واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ بوبی نے الزام لگایا کہ ابھیشیک بنرجی نے براہ راست اس حملے میں مدد کی تھی۔ 2020 کے واقعے کے حوالے سے شواہد سے لیس، ڈائمنڈ ہاربر پولس اسٹیشن میں جمعرات کو ابھیشیک، اس کے پی اے سمیت رائے، اور جہانگیر خان سمیت کل 79 لوگوں کے خلاف شکایت درج کی گئی۔ ابھجیت داس کا دعویٰ ہے کہ سو سے زیادہ ٹی ایم سی کے حمایت یافتہ شرپسندوں نے بی جے پی لیڈروں پر حملہ کیا، بشمول سمیک بھٹاچاریہ۔ یہ حملہ ابھیشیک کی ''فورس'' نے کیا تھا۔ اس وقت، کسی کے خلاف کوئی باضابطہ شکایت درج نہیں کی گئی تھی، اور مجرم ابھی تک فرار ہیں۔ نتیجتاً اب ملزم کے خلاف شواہد کی تائید میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ پولیس نے شفاف تحقیقات کی یقین دہانی کرائی ہے۔

غور طلب ہے کہ عدالت نے ڈائمنڈ ہاربر ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی سمیت 30 افراد کے خلاف سرکاری زمین سے غیر قانونی طور پر مٹی کی کھدائی اور فروخت کرنے کے الزام میں پولیس کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ مبینہ سرگرمیاں نادیہ اور مرشد آباد سمیت وسیع علاقوں میں ہوئیں، ان دعووں کے ساتھ کہ ابھیشیک بنرجی نے آپریشن میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ مزید برآں، 30 ملزمان کی فہرست میں کئی ٹی ایم سی لیڈران، جیسے سابق ایم ایل اے حسن الزمان شیخ اور کالی گنج ایم ایل اے علیفہ احمد شامل ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
14 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 47 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 12 منٹ
ظہر	11 بج کر 41 منٹ
عصر	4 بج کر 16 منٹ
مغرب	6 بج کر 15 منٹ
عشاء	7 بج کر 29 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ ۔

Responsible Religious Learning in the Digital Age

ڈیجیٹل دور میں ذمہ دارانہ دینی تعلیم

چند دہائیاں قبل اگر لکھنو، حیدر آباد یا ملک کے کسی خطہ کا کوئی مسلم نوجوان وضو کے کسی مسئلے، قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر، یا کسی نئے مالیاتی معاملے سے متعلق شرعی حکم جاننا چاہتا تھا تو اسکے لئے راستہ واضح ہوتا تھا۔ وہ اپنے مقامی امام، مدرسے کے کسی استاد یا خاندان کے کسی ایسے بزرگ سے رجوع کرتا تھا جو دینی علوم پر دسترس رکھتے ہوں اور اس علمی ورثے کی صداقت وحقانیت واضح ہوتی تھی۔ طالب علم جانتا تھا کہ اس کا استاد کون ہے، اس نے کہاں تعلیم حاصل کی ہے، اور اگر کسی بات پر اشکال ہوتا تو براہ راست سول کر کے وضاحت حاصل کی جاسکتی تھی۔

آج یہی سوالات زیادہ تر سرچ انجن ،مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی چیٹ بوٹس یا سوشل میڈیا کے مختصر ویڈیوز کے ذریعے پوچھے اور سنے جاتے ہیں۔ انسٹا گرام، فیس بک یا یوٹیوب پر چند ہی منٹوں میں ایک ہی مسئلے پر مختلف اور بسا اوقات متضاد آراء سامنے آجاتی ہیں، جنہیں مکمل اعتماد کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، حالانکہ سننے والا نہ ان افراد کو جانتا ہے اور نہ ہی ان کی علمی حیثیت کی تصدیق کرسکتا ہے۔ بظاہر یہ صورت حال سہولت اور معلومات تک آسان رسائی فراہم کرتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ایسے خطرات بھی وابستہ ہیں جن پر ہندستانی مسلم خاندانوں، طلبہ اور معاشرے کو سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے دینی تعلیم کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔ ایک چھوٹے قصبے کا مزدور، جسے پہلے کسی معتبر عالم تک رسائی حاصل نہ تھی، اب دارالعلوم دیو بند، ندوۃ العلماء، جامعہ الازہر یا دیگر معروف علمی مراکز کے علماء کے بیانات اپنی مادری زبان میں، مفت اور آسانی سے سن سکتا ہے۔ خواتین جن کے لئے بعض اوقات دینی اجتماعات میں شرکت آسان نہ تھی، اب مستند خواتین عالمات سے آن لائن استفادہ کرسکتی ہیں۔ بیرون ملک مقیم مسلما اور مختلف شہروں میں زیر تعلیم طلبہ بھی اب دینی تعلیم سے مسلسل وابستہ رہ سکتے ہیں۔

لیکن یہی وسعت ایک دوسرا پہلو بھی رکھتی ہے۔ جس طرح ایک مستند عالم کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچ سکتی ہے، اسی طرح ایسا شخص بھی لاکھوں لوگوں کو متاثر کرسکتا ہے جس کے پاس نہ باقاعدہ دینی تعلیم ہو، نہ علمی ذمہ داری اور نہ دہی دین کی صحیح نمائندگی کا شعور۔ سوشل میڈیا کے الگورتھمز اس بات کا فیصلہ نہیں کرتے کہ کون شخص پندرہ برس تک معتبر اساتذہ سے علم حاصل کرچکا ہے اور کون محض چند تراجم پڑھ کر خود کو مبلغ یا مفتی کے طور پر پیش کررہا ہے۔ وہ زیادہ تر اسی مواد کو نمایاں کرتے ہیں جو جذباتی، متنازع یا پر اعتماد انداز میں پیش کیا گیا ہو، نہ کہ لازماً وہ جو زیادہ صحیح اور مستند ہو۔

آن لائن دینی مواد کا ایک خاموش خطرہ یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ فرضی شناخت یا مستعار علمی وقار کے سہارے خود کو ماہر ظاہر کرتے ہیں۔ کوئی شخص علمی نام اختیار کرلیتا ہے، علمی لباس پہن لیتا ہے یا اتنے اعتماد سے گفتگو کرتا ہے کہ ناظرین اسے اسکالر سمجھنے لگتے ہیں۔ روایتی دینی نظام میں کسی استاد کی علمی حیثیت اس کے علمی سفر اور اکابر علماء کی شہادت سے پہچانی جاتی تھی۔ لیکن آن لائن دنیا میں یہ سلسلہ اکثر پوشیدہ ہوتا ہے یا بعض اوقات مکمل طور پر من گھڑت۔ اسلئے کسی بھی دینی رائے کو قبول کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ متعلقہ شخص کون ہے، اس نے کہاں تعلیم حاصل کی ہے اور کیا اس کی علمی اہلیت قابل تصدیق ہے۔ اگر یہ معلومات واضح نہ ہوں تو احتیاط برتنا ہی دانشمندی ہے۔ یہ بدگمانی نہیں بلکہ وہی ذمہ داری ہے جو ہم طبی یا قانونی مشورہ لیتے وقت اختیار کرتے ہیں۔ جس طرح کوئی سمجھدار شخص محض کسی گمنام سوشل میڈیا پوسٹ کی بنیاد پر صحت سے متعلق اہم فیصلہ نہیں کرتا، اسی طرح دینی معاملات میں بھی تحقیق ضروری ہے۔

اس ماحول میں ذمہ دارانہ دینی تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اہم دینی دعوے، حدیث ،فتویٰ یا تاریخی واقعے کو قبول کرنے سے پہلے اس کی تصدیق کی جائے۔ دیکھا جائے کہ کیا معتبر علماء یا معروف دینی اداروں نے بھی یہی بات بیان کی ہے اور آیا حوالہ صحیح انداز میں پیش کیا گیا ہے یا اسے سیاق وسباق سے ہٹا کر استعمال کیا گیا ہے۔ آج متعدد معروف دینی ادارے اور علمی مراکز اپنی تصدیق شدہ ویب سائٹس اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے مستند رہنمائی فراہم کررہے ہیں تا کہ عوام صحیح معلومات تک آسانی سے رسائی حاصل کرسکیں۔

بدقسمتی سے یہی آن لائن پلیٹ فارم ایسے مواد سے بھی بھرے ہوئے ہیں جن کا مقصد لوگوں کو نفرت، فرقہ واریت، انتہا پسندی اور شدت پسندی کی طرف مائل کرنا ہوتا ہے۔ یہ مواد اکثر دینداری، مظلومیت یا مذہبی غیرت کے پردے میں پیش کیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دیکھنے والے کی سوچ کو اس قدر محدود کردیتا ہے کہ تشدد یا نفرت اسے انصاف کا ذریعہ محسوس ہونے لگتی ہے، حالانکہ حقیقت میں یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ایسے مواد کا ہدف خاص طور پر وہ نوجوان ہوتے ہیں جو خود کو تنہا، مایوس یا نظر انداز محسوس کرتے ہیں، کیونکہ جذباتی افراد کو گمراہ کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

ہندستان میں موجود تمام بڑے مکاتب فکر کے جید علماء اس بات پر متفق ہیں کہ دہشت گردی، بے گناہوں کے قتل اور پوری برادریوں کو دشمن قرار دینے والی سوچ اسلام کی نمائندہ نہیں ہے۔ جو لوگ مذہب کے نام پر تشدد کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ درحقیقت اسلام کی تعلیمات کو منسوخ کرتے ہیں۔ ان کے محرکات زیادہ تر سیاسی مقاصد ، ذاتی مفادات یا انتقامی جذبات ہوتے ہیں، نہ کہ حقیقی دینی فکر۔ اس لئے مذہبی اصطلاحات میں لپٹی ہوئی نفرت یا تشدد کی ہر دعوت کو شک کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور ایسے مواد کو آگے پھیلانے کے بجائے متعلقہ پلیٹ فارم پر رپورٹ کرنا زیادہ ذمہ دارانہ عمل ہے۔ اسی طرح روزمرہ کی فرقہ وارانہ کشیدگی سے متعلق ویڈیوز، تصاویر اور پیغامات بھی سوشل میڈیا پر بڑی تیزی سے گردش کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت سا مواد سیاق وسباق سے ہٹا کر یا جعلی انداز میں پیش کیا جاتا ہے تا کہ مختلف برادریوں کے درمیان نفرت اور اشتعال پیدا ہو۔ کسی بھی ایسی خبر یا ویڈیو کو آگے بھیجنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے ماخذ ، اس کی صداقت اور اس کے اصل پس منظر کی تحقیق کرلی جائے۔ اسلام نے ہمیشہ سچی بات کہنے اور بغیر تحقیق کے کسی خبر کو پھیلانے سے سختی سے منع کیا ہے۔

شدت پسندی اور فرقہ وارانہ نفرت سے حفاظت ہر مسلمان کی اجتماعی ذمہ داری ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم مستند علماء سے رجوع کرنے کی عادت اپنائیں، ہر دعوے کی تحقیق کریں، بغیر تصدیق کسی خبر یا فتویٰ کو آگے نہ بڑھائیں، اور سوالات کا جواب اشتعال کے بجائے علم اور فہم کی بنیاد پر تلاش کریں۔ والدین، اساتذہ، ائمہ مساجد اور سماجی رہنماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کی آن لائن سرگرمیوں سے باخبر رہیں، ان سے کھلے دل سے گفتگو کریں اور ایسا اعتماد پیدا کریں کہ اگر کوئی نوجوان کسی مشتبہ یا انتہا پسند مواد سے دو چار ہو تو خاموشی سے اس کا شکار ہونے کے بجائے رہنمائی حاصل کرسکے۔

الطاف میر
پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

آر جی کر ریپ وقتل معاملہ: سابق ٹی ایم سی ایم ایل اے نرمل گھوش گرفتار

آخری رسومات کی دوبارہ جانچ کا حکم

پانی ہٹی :13 اگست (عوامی نیوز سروس) آر جی کر اسپتال کی تربیتی خاتون ڈاکٹر کے ریپ اور قتل معاملے میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے سابق ایم ایل اے نرمل گھوش کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ کارروائی اس وقت عمل میں آئی جب 9 اگست کو واقعہ کی دوسری برسی کے موقع پر وزیر اعلیٰ شھبند و ادھیکاری نے پولیس کو ہدایت دی کہ متاثرہ خاتون کی آخری رسومات سے متعلق نیا مقدمہ درج کر کے ازسر نو تحقیقات کی جائیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق متاثرہ خاتون کی آخری رسومات پانی ہاٹی میں نرمل گھوش کی موجودگی میں جلد بازی میں انجام دی گئی تھیں، جس پر کئی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 9 اگست 2024 کی رات آر جی کر میڈیکل کالج و اسپتال میں ایک تربیتی خاتون ڈاکٹر کے ساتھ مبینہ طور پر زیادتی کے بعد اس کا قتل کردیا گیا تھا۔ اس واقعے نے نہ صرف مغربی بنگال بلکہ پورے ملک میں شدید غم وغصہ پیدا کردیا تھا۔ معاملے میں شواہد مٹانے اور واقعہ کے فوراً بعد اسے دبانے کی کوشش کے الزامات بھی سامنے آئے تھے۔ وزیر اعلیٰ شھبند و ادھیکاری نے کہا تھا کہ آخری رسومات کی فیس معاف کیے جانے اور دستاویزات پر خاندان کے افراد کے دستخط نہ ہونے سے کئی سنگین سوالات جنم لیتے ہیں۔ انہوں نے نرمل گھوش، کونسلر سوم ناتھ دے اور متاثرہ خاندان کے پڑوسی سنجیو مکھرجی کے کردار کی بھی جانچ ضروری قرار دی۔ وزیر اعلیٰ نے بیرک پور پولیس کمشنر کو اس معاملے میں مناسب قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تمام متعلقہ پہلوؤں کی باریک بینی سے تفتیش کی جارہی ہے اور تحقیقات کے دوران مزید اہم معلومات سامنے آنے کے امکانات ہیں۔

نیتا جی کی 'توہین' کے بعد اننت مہاراج سے 'بنگا بھوشن' ایوارڈ واپس لیا گیا

کولکاتا:13 اگست (عوامی نیوز سروس) نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بارے میں متنازعہ تبصرے کے بعد بی جے پی کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اننت مہاراج کو دیا گیا 'بنگا بھوشن' ایوارڈ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ انہیں اصل میں یہ اعزاز وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے 2026 کے اسمبلی انتخابات سے قبل دیشپریہ پارک کے امرا یکوشے ادیان میں یوم زبان (بھاشا دیبا) تقریب کے دوران ملا تھا۔ جمعرات کو ریاستی محکمہ اطلاعات اور ثقافتی امور نے ایوارڈ کو منسوخ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اننت مہاراج گریٹر کوچ بہار تحریک کے ایک اہم رہنما ہیں۔ حال ہی میں، تجربہ کار رہنما نے نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بارے میں متنازعہ تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا، ''یہ خیال کہ ہندوستان کو آزادی صرف اور صرف مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو یا کانگریس کی تحریکوں کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، غلط ہے۔ کوچ بہار کے مہاراجہ کے کردار کو تاریخ میں خاطر خواہ شناخت نہیں ملی۔ کوچ بہار کے مہاراجہ نے ہٹلر سے لڑا اور اسے شکست دی اور آزاد جرمن فوجیوں کو برطانوی ہند کے حوالے کر دیا گیا۔ نیتا جی اور آزاد ہند فوج نے اس موقع کا غلط استعمال کیا اگر آج میں حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھاؤں تو انگریزوں کے دور میں بھی قانون موجود تھا، اگر ہندوستان کا شہنشاہ بن جاتا تو پاکستان کی تقسیم نہ ہوتی۔ راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ کے اس طرح کے ریمارکس نے بی جے پی کے اندر اندرونی کشمکش پیدا کر دی ہے۔ اس تنازعہ کے درمیان، وزیر اعلیٰ نے گزشتہ بدھ کو نبنو میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سخت انتباہ جاری کیا، جس میں پولیس کو ہدایت دی کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس کی بے عزتی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اس سے یہ سوال اٹھے کہ کیا اننت مہاراج کو گرفتار کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ کوئی بھی قوانین سے بالاتر نہیں ہے اور کہا کہ ہر ایک کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ بلاشبہ اس سے بی جے پی کے راجیہ سبھا ایم پی پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس پس منظر میں اننت مہاراج کے 'بنگا بھوشن' ایوارڈ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ یقیناً بے مثال ہے۔

ابیھا کیس میں نرمل گھوش کی گرفتاری کے بعد پانی ہٹی میں جشن

شہریوں نے ڈھول کی تھاپ پر رقص کیا اور مٹھائیاں بانٹیں

پانی ہٹی : 13 اگست (عوامی نیوز سروس) آر جی کار واقعہکے سلسلے میں ترنمول کے سابق ایم ایل اے نرمل گھوش کی گرفتاری کے بعد پانی ہٹی میں تہوار کا ماحول ہے۔ شہریوں نے ڈھول کی تھاپ پر رقص کیا اور مٹھائیاں بانٹیں۔ وہ نرمل گھوش کی تصویر کے ارد گرد جوتوں کی مالا رکھ کر اور اس پر کیچڑ چڑھا کر جشن میں شامل ہوئے۔ پانی ہٹی کے رہائشیوں کا اصرار ہے کہ محض گرفتاری کافی نہیں ہے۔ نرمل کو سزا ملنی چاہیے اور باقی دو ملزمین کو بھی پکڑنا چاہیے۔

مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ نرمل گھوش عرصہ دراز سے خواتین سمیت علاقے کے لوگوں پر ظلم کر رہا تھا۔ اس لیے اس کی گرفتاری پر ہر کوئی خوش ہے۔ رقص اور مٹھائیاں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ نرمل گھوش کی تصویر کو جوتے کا مالا پہنا کر احتجاج کیا گیا، جس پر بی جے پی کارکنوں نے کیچڑ بھی اچھالا۔ پانی ہٹی کے ایک رہائشی نے ریمارکس دیئے، ''مغربی بنگال کے لوگ آج خوش ہیں۔ نرمل گھوش نے ابیھا کے وحشیانہ قتل کو اُکسایا۔ دیگر دو ملزمین کو بھی جلد ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔ جنہوں نے یہ غلط کیا ہے ان کو بخشا نہیں جائے گا۔ ہم نرمل گھوش کو مثالی سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔''

یہ بات قابل غور ہے کہ مندرجہ ذیل R.G کار واقعے میں 9 اگست کو مقتول کی لاش کی جلد بازی کے حوالے سے تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا۔ الزامات لگائے گئے کہ شواہد کو تباہ کرنے کے لیے لاش کو جلدی جلایا گیا۔ خاندان سے آخری رسومات کے اخراجات وصول نہیں کیے گئے تھے، اور لاش کو اہل خانہ کے دستخطوں کے بغیر سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔ پانی ہٹی کے سابق ایم ایل اے نرمل گھوش، وارڈ نمبر 17 کے کونسلر سوم ناتھ ڈے، اور سابق کونسلر سنجیب مکھرجی کو ان الزامات میں نشانہ بنایا گیا۔ ابیھا کے والد نے ان کے خلاف کھردہ پولیس اسٹیشن میں گزشتہ پیر کو شکایت درج کروائی تھی۔ پولیس نے اس معاملے پر تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے آج جمعرات کی صبح اڈیشہ میں نرمل گھوش کو گرفتار کرلیا۔ توقع ہے کہ اسے جمعرات کی رات یا جمعہ کی صبح ریاست واپس لایا جائے گا۔ گرفتاری کی اطلاع ملتے ہی پانی ہٹی میں جشن کا سماں پیدا ہوگیا۔ رہائشیوں نے مٹھائیاں بانٹیں اور ایک دوسرے کو *عبیر* (رنگین پاؤڈر) سے لگاتے ہوئے رقص کیا۔

کولکاتا میں ہرروز بارش ہورہی ہے جس سے وقتی طور پر گرمی سے نجات مل رہی ہے لیکن گرمی اپنے شباب پر......

مجدد الف ثانی کا تاریخی اجتماع اختتام پذیر

(نورالاسلام خان) امام ربانی شیخ احمد الفاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں 414 واں تاریخی اجتماع (محفل) جمعرات کی صبح پنجاب کے شہر سرہند میں اختتام پذیر ہوا۔ اس روایتی دو روزہ تقریب میں برصغیر پاک و ہند سے عقیدت مند لوگوں نے شرکت کی۔ آپ کا انتقال 63 سال کی عمر میں 28 صفر کو اسی دن ہوا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔ وہ مجددیہ 'طریقہ' (روحانی ترتیب) کے بانی تھے۔ ان کے جانشین 'خلیفہ' اس اجتماع میں موجود تھے، جس میں بہار، ہوڑہ اور ہگلی سمیت مختلف علاقوں سے عقیدت مندوں کا ایک متاثر کن ٹرن آؤٹ دیکھا گیا۔ ملک کی سلامتی اور خوشحالی کے لیے دعائیں کی گئیں، اور دربار (روحانی مرکز) نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زور دینے والا پیغام دیا۔ حضرت حاجی مصطفیٰ مدنی (فرفرہ شریف کے پیر) اپنے فرزند کے روحانی رہنما (پیر) تھے۔ نتیجتاً، 'پیر دادا حضور' اور ان کے 'خلیفہ' علامہ جمال الدین صدیقی (ہوڑہ راجکھولا دربار کے پیر) کے درمیان ایک قریبی روحانی رشتہ قائم ہوگیا۔ مجدد صاحب 1564ء میں پیدا ہوئے اور 1624ء میں انتقال کر گئے۔ وہ برصغیر کے معروف اسلامی سکالر تھے، مغل شہنشاہ اکبر کے دور میں اسلام مخالف سرگرمیوں کی مخالفت کے لیے مشہور تھے۔ اس نے اکبر کے بیٹے شہنشاہ جہانگیر کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھے۔ وہ عربی، اردو اور فارسی سمیت متعدد زبانوں کے گہرے عالم تھے۔ خاص طور پر، انہیں ہزار سالہ مجدد (دوبارہ زندہ کرنے والا) سمجھا جاتا ہے۔ 'شریعت' کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا، ''نبیؐ کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹ کر کوئی چیز حرام ہے۔'' تعلیمی اصلاحات، سماجی سرگرمیوں اور انسانی بہبود کے لیے ان کی کثیر جہتی خدمات کے لیے لوگ انہیں آج تک یاد کرتے ہیں۔

کمرہٹی میں موبائل دکان میں چوری کا معاملہ

سی سی ٹی وی کی مدد سے دو ملزمان گرفتار، آٹھ موبائل برآمد

کمرہٹی: 13 اگست (عوامی نیوز سروس) کمرہٹی کے انور باغان علاقے میں واقع ایک موبائل دکان میں چوری کے معاملے میں پولیس کو اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق دکان مالک آفتاب عالم کی تحریری شکایت پر 12 اگست کو مقدمہ درج کیا گیا۔ شکایت میں بتایا گیا کہ نامعلوم افراد رات تقریباً 3 بجے دکان سے 12 موبائل فون اور تقریباً 1200 روپے نقد چرا کر فرار ہوگئے۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تین ملزمان کو گرفتار کرلیا، جن میں دو نابالغ بھی شامل ہیں۔ گرفتار افراد کی نشاندہی پر چوری شدہ 12 موبائل فون میں سے 8 موبائل فون برآمد کر کے ضبط کر لیے گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق ایک اور ملزم باقی موبائل فون اور نقد رقم کے ساتھ فرار ہے، جس کی تلاش جاری ہے۔ نابالغ ملزمان کو جووینائل جسٹس بورڈ سالٹ لیک اور بالغ ملزم کو اے سی جے ایم عدالت بیرکپور میں پیش کیا جائے گا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ باقی مسروقہ سامان کی برآمدگی اور مفرور ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپہ ماری جاری ہے۔ اس کارروائی کو کمرہٹی پولیس کی تیز اور مؤثر تفتیش کا اہم نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔

گارڈن ریچ کے مولانا آزاد میموریل گرلز ہائیر سیکنڈری اسکول کی جانب سے ''ہر گھر ترنگا'' پروگرام کے تحت ایک جلوس کا اہتمام کیا گیا۔ ٹیچر انچارج نوشاد کی موجودگی میں اسکول کے طلباء نے جلوس میں شرکت کی اور قومی یکجہتی وحب الوطنی کا پیغام عام کیا۔ (تصویر: اشفاق احمد ثمر)

نیوعلی پور: نیتاجی سبھاش چندر بوس کے مجسمے کی دائیں بازو کی مبینہ طور پر توڑ پھوڑ

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) جنوبی کولکاتا کے نیوعلی پور میں نیتاجی سبھاش چندر بوس کے مجسمے کی مبینہ طور پر توڑ پھوڑ کی گئی، جس کا دائیں بازو جمعرات کی صبح ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ اس واقعہ نے علاقے میں تشویش پیدا کر دی ہے، بی جے پی کارکنوں نے ذمہ داروں کی شناخت کے لیے فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ نیتاجی کا مجسمہ، نیوعلی پور کے وارڈ 81 میں بوٹالہ ٹن ماتھر موڑ پر واقع ہے۔ رہائشیوں کے مطابق بدھ تک مجسمہ برقرار تھا لیکن اگلی صبح اسے نقصان پہنچا پایا گیا۔ مجسمے کو کن حالات میں توڑا گیا یہ واضح نہیں ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بی جے پی کارکن موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شرپسندوں نے اندھیرے کی آڑ میں مورتی کو نقصان پہنچایا ہے اور کہا کہ تھانے میں شکایت درج کروائی جائے گی۔ بی جے پی جنوبی کولکاتا کے سکریٹری تارک بندھو پادھیائے نے کہا کہ یہ واقعہ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ نیتاجی سبھاش چندر بوس کے بارے میں توہین آمیز تبصرہ کرنے کے خلاف اسمبلی میں وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کے انتباہ کے ایک دن بعد ہوا ہے۔ حکومت نے تمام 294 اسمبلی حلقوں میں خدمت مراکز کا نام نیتاجی سبھاش چندر بوس سیوا کیندر رکھنے کے منصوبے کا بھی اعلان کیا ہے۔ بندھو پادھیائے نے کہا کہ نیوعلی پور میں مبینہ توڑ پھوڑ کی فوری تحقیقات کی ضرورت ہے اور ذمہ داروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی نے یہ بھی کہا ہے کہ اس معاملے کو پارٹی کی ریاستی قیادت کی توجہ میں لایا جائے گا۔ پولس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ واقعے کی تحقیقات کرے گی اور اس بات کا تعین کرے گی کہ مجسمے کو کس نے نقصان پہنچایا اور کیا یہ کام جان بوجھ کر کیا گیا۔

پرائمری سے یونیورسٹی تک بنگال کے معمار کی تاریخ پڑھائے جائے گی: شوبھند

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) بنگال میں شوبھندو ادھیکاری حکومت نے جن سنگھ کے بانی ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی زندگی، سیاسی شراکت اور قربانیوں کو ان کی 125 ویں یوم پیدائش کی یاد میں ریاست کے اسکول اور یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کرنے کا ایک بڑا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے نبانہ میں شیاما پرساد مکھرجی کمیٹی کی پہلی اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد کہا کہ ملک اور ریاست کی ترقی میں ڈاکٹر مکھرجی کے تعاون کو سیاسی وجوہات کی وجہ سے طویل عرصے تک دبا دیا گیا۔ اب ریاستی حکومت آنے والے تعلیمی سیشن سے نئی نسل کو ان کی حقیقی تاریخ سے متعارف کرائے گی۔ نصاب میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ حکومت شیاما پرساد مکھرجی کی زندگی پر مستند کتابیں بنگالی اور انگریزی میں بھی شائع کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے محکمہ پبلک ایجوکیشن اور لائبریری سروسز کو ایک خصوصی ذمہ داری سونپی گئی ہے، اس کے علاوہ بی جے پی لیڈر تتھاگت رائے کی تیار کردہ کتاب کی مشترکہ اشاعت بھی کی گئی ہے۔ تعلیم کے علاوہ ریاستی حکومت نے کئی دوسرے بڑے اعلانات بھی کیے ہیں۔ کولکاتا کے مشہور ایکو پارک میں ڈاکٹر مکھرجی کا عظیم الشان مجسمہ نصب کیا جائے گا جبکہ ہگلی میں ان کے آبائی گھر میں ایک جدید لائبریری تعمیر کی جائے گی۔ حکومت بنگال کی شاندار تاریخ اور ورثے کو مرتب کرنے کے لیے ایک جامع کتابچہ تیار کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے، محکمہ اطلاعات وثقافت عوام، تاریخ دانوں اور محققین سے خیالات اور تجاویز کو مدعو کرنے کے لیے ایک وقف ڈیجیٹل پورٹل شروع کرے گا۔ کوئی بھی 15 سے 30 دنوں کے اندر تجاویز پیش کر سکتا ہے۔

اگنی مترا کی غیر قانونی تعمیرات معاملے میں 27 افراد کو بلیک لسٹ کرنے کی وارننگ

کولکاتا، 13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) آپ کو اپنی زندگی سے کھیلنے کا حق کس نے دیا؟' اگنی مترا نے غیر قانونی تعمیرات کے معاملے میں 27 افراد کو بلیک لسٹ کرنے کی وارننگ دی ریاستی میونسپل اینڈ اربن ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی آج کی رپورٹ میں انحراف والی عمارتوں کی تعداد کا انکشاف ہوا ہے۔ واضح ہو کہ تراتلا واقعہ کے فوراً بعد ریاست کے محکمہ بلدیات نے کولکاتا اور آس پاس کے علاقوں میں کئی میونسپل عمارتوں پر کام روکنے اور آڈٹ کرانے کا فیصلہ کیا۔ IGLUS بھون نے جمعرات کو اپنا رپورٹ کارڈ جاری کیا۔ ریاست کے میونسپل اینڈ اربن ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی آج کی رپورٹ میں انحراف والی عمارتوں کی تعداد کا انکشاف ہوا ہے۔ پرنسپل سیکرٹری خلیل احمد نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 27 غیر قانونی تعمیرات کی پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے، ایسی 27 غیر قانونی عمارتوں کے بلڈرز اور انجینئرز کو آج بلایا گیا ہے، جس بینک سے قرضہ دیا گیا تھا، کو بھی بلایا گیا ہے۔ جمعرات کو ریاست کے میونسپل اور شہری ترقی کے وزیر اگنی مترا پال نے، جنہوں نے کئی کنسٹرکشن کمپنی کے نمائندوں اور ڈیولپرز کے سامنے رپورٹ کارڈ پیش کیا، نے سخت وارننگ دی۔ انہوں نے کہا کہ آج آنے والے 27 لوگوں کو بلیک لسٹ کر دیا جائے گا۔ انہیں کوئی چھوٹ نہیں ملے گی۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ بی جے پی کی حکومت آئے گی اور ان کی غیر قانونی سرگرمیاں بند ہو جائیں گی۔ بلدیہ کے انجینئروں کی ناکامی پر روشنی ڈالتے ہوئے اگنی مترا نے کہا کہ انجینئرز کوئی کام کیوں نہیں کر رہے ہیں، اگر کوئی مشکل ہے تو رضا کارانہ ریٹائرمنٹ لے لیں۔ آپ کو لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا حق کس نے دیا؟ آپ نے منصوبہ کیسے پاس کیا؟ یا آپ نے پیسے لیے؟ میری درخواست ہے کہ کوئی آپ سے فلیٹ نہ خریدے۔

انتا مہاراج معاملہ: ریتابرت کا شوبھندو کے فیصلے کا خیر مقدم

کولکاتا، 13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) ریاست نے انتا مہاراج کے بنگا وبھوشن کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بارے میں ان کے عوامی تبصروں، سوشل میڈیا پر توہین آمیز پوسٹس پر سوشل میڈیا پر طوفان کے درمیان ریاستی حکومت نے سخت کارروائی کی ہے۔ اس بار اپوزیشن لیڈر ریتابرت بنرجی نے ریاست کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ ترنمول کے نئے لیڈر کے تبصرے انتہائی طنزیہ ہیں۔ رتبرتا بنرجی نے کہا مجھے اور بھی خوشی ہوگی اگر انتا مہاراج کی پگڑی اتار دی جائے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کہہ سکتی ہیں کہ انہیں بنگا وبھوشن کیوں دیا گیا۔ ہم ان کا اعزاز چھیننے کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مجھے لگتا ہے کہ اس سلسلے میں قانونی کارروائی بھی کی جانی چاہیے۔ خیال رہے کہ حکومت مغربی بنگال کے محکمہ اطلاعات وثقافت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط میں کہا گیا ہے کہ 'بنگا وبھوشن کو ریاست اور اس کے عوام کے لیے ان کی ممتاز اور مثالی خدمات کے اعتراف میں عطا کیا گیا تھا، جب کہ ایوارڈ سے نوازے جانے کے بعد، کچھ ایسے واقعات اور حالات سامنے آئے ہیں اور حکومت کے نوٹس میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ حکومت سنجیدہ ہے۔ شری ناگیندر رائے عرف انتا مہاراج کو اس ایوارڈ سے نوازا جانا چاہئے یا نہیں اور کیا اس ایوارڈ کو برقرار رکھنا ایوارڈ کے وقار اور مقصد کے مطابق ہے یا نہیں۔ رہنما خطوط میں واضح طور پر کہا گیا ہیکہ صورتحال پر تفصیلی غور کرنے کے بعد، متعلقہ حکام اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شری ناگیندر رائے عرف انتا مہاراج پر 'بنگو وی بھوشن' ایوارڈ کو برقرار رکھنا اس ایوارڈ کے وقار اور مقصد کے مطابق نہیں ہے۔ اس لیے حکومت مغربی بنگال اس کے ذریعے شری ناگیندر را رویکشن پر 'بنگو وی بھوشن' ایوارڈ کو منسوخ کرتی ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ تمام متعلقہ معلومات اور دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد متعلقہ حکام اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انتا مہاراج کے اس اعزاز کو برقرار رکھنا بنگو وی بھوشن کے وقار، عزت اور مقصد کے مطابق نہیں ہے۔ اپوزیشن لیڈر رتبرتا بنرجی نے حکومت کے اس فیصلے سے اتفاق کیا اور اس کا خیر مقدم کیا۔ خیال رہے کہ وزیر اعلیٰ نے کل رات نبانہ سے ایک پریس کانفرنس میں ایک سخت پیغام دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بارے میں غلط معلومات پھیلانے کی جسارت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے ہندوستان کو آزادی دلانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اپنے سائبر سیل کو ہدایت دے رہا ہوں کہ وہ نیتا جی کے بارے میں غلط معلومات پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کریں۔ سوشل میڈیا پر ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ حکومت اور پولس سخت کارروائی کرے، جن پلیٹ فارمز پر سوشل میڈیا پر کارروائی کی جائے گی، ان کو پولس نے یہ بتانا چاہا کہ یہ اچھا نہیں ہے۔

☆

پولس افسران کے کام سے سی پی اجے کمار نندا کا اظہار عدم اطمینان

کولکاتا، 13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس کمشنر اجے کمار نندا نے منگل کی دوپہر سے سی سی ٹی این ایس پورٹل پر میٹنگ کی۔ لال بازار ذرائع کے مطابق انہوں نے تمام اعلیٰ پولس افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔ کولکاتا پولس ذرائع کے مطابق کولکاتا پولس کے میٹر اجے کمار نندا نے کولکاتا پولس افسران کے کام کرنے کے طریقے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ CCTNS (کرائم اینڈ کریمنل ٹریکنگ نیٹ ورک اینڈ سسٹم) پورٹل میں شامل ہونے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ اس پر سی پی نے طویل میٹنگ کی۔ ریاستی حکومت اس عمل میں شامل نہیں ہوئی، جو ترنمول دور میں وزارت داخلہ کے تحت تھی۔ تبدیلی کے بعد اس عمل میں شامل ہونے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ کام زور و شور سے جاری ہے۔ لالبازار ذرائع کے مطابق جس طرح سے یہ چل رہا ہے اس سے کمشنر بالکل بھی مطمئن نہیں ہیں۔ انہوں نے کئی عہدیداروں پر اپنا غصہ ظاہر کیا ہے۔ CCTNS نیٹ ورک کا ایک حصہ انٹر آپریبل کریمنل جسٹس سسٹم (ICJS) ہے۔ کیس سے متعلق تمام دستاویزات کو یہاں اپ لوڈ کرنا ہوگا۔ ایک یا زیادہ ایجنسیوں کے ساتھ معلومات کا تبادلہ ممکن ہے۔ اس سے تفتیش کو آگے بڑھانے اور مقدمے کی کارروائی کو تیز کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے کاغذ کے استعمال کو کم کرنے اور غلطیوں کو کم کرنے اور تحقیقات اور ٹرائل کے عمل کو تیز کرنے کیلئے یہ پہل کی۔ ان کے مطابق کمشنر اجے کمار نندا نے ڈپٹی کمشنروں کو کئی ہدایات دیں۔ لالبازار ذرائع کے مطابق کمشنر نے ہر ڈویژن میں ایک ڈویژنل کرائم ریکارڈ بیورو یا ڈی سی آر بی بنانے کو کہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بیورو میں کل آٹھ ممبران ہوں گے۔ تاہم یہ معلوم ہوا ہے کہ جگہ کے لحاظ سے ممبران کی تعداد میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ڈی سی آر بی (ڈویژنل کرائم ریکارڈ بیورو) مانیٹرنگ، کوآرڈینیشن اور تعمیل کے لیے ڈویژنل نوڈل یونٹ کے طور پر کام کرے گا۔ متعلقہ ڈویژن کے ڈپٹی کمشنر پورے معاملے کی نگرانی کریں گے۔ لالبازار ذرائع کے مطابق یہ ڈی سی آر بی کولکاتا پولس کے ڈویژنل سطح پر آئی سی جے ایس سسٹم کے نفاذ اور نگرانی کے لیے مخصوص انتظامات کرے گا۔ وہ ڈیجیٹل معلومات کے معیار اور درستگی کو یقینی بنائیں گے۔ اس بیورو کا مقصد بھی وقت کی پابندی کو بڑھانا ہے۔ تکنیکی اور آپریشنل مسائل کو تیزی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ ڈیجیٹل ذرائع سے زیر التواء کام کی مقدار کو کم کیا جائے گا۔ یہ بیورو تکنیکی تقاضوں کی بروقت تعمیل کرے گا اور اسے یقینی بنائے گا۔ یہ بیورو مختلف جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ فوجداری نظام انصاف کی مختلف سطحوں پر ڈیجیٹل کوآرڈینیشن کو مضبوط کیا جائے گا۔ یہ بیورو پولس اسٹیشن کے عملے میں ڈیجیٹل ذرائع کی کارکردگی کو بڑھانے میں مدد کرے گا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ 20 اگست کو ریاست آ سکتے ہیں۔ معلوم ہے کہ وہ ریاستی حکومت کے 100 دن مکمل ہونے کے موقع پر آ سکتے ہیں۔ گزشتہ میٹنگ میں مرکزی وزارت داخلہ نے ریاستی حکومت کو سی سی ٹی این ایس، آئی سی جے ایس سے متعلق اہم ہدایات دی تھیں۔ اب، مرکزی وزیر داخلہ 22 اگست تک شہر میں کئی انتظامی میٹنگیں کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات پر بھی بات کر سکتے ہیں کہ آیا سابقہ ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس سے پہلے کولکاتا پولس کے اہلکار حتمی تیاریاں مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سرکاری اسپتال میں رات کی ڈیوٹی پر مامور نرس کی مشتبہ موت

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے سرکاری این آر ایس میڈیکل کالج اور اسپتال سے ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ نائٹ ڈیوٹی پر مامور 30 سالہ نرس کی مشتبہ حالت میں موت ہو گئی۔ پولس کے مطابق متوفی نے رات 8 بجے کے قریب ڈیوٹی پر جانے کی اطلاع دی۔ بدھ کی رات کو. 10 بجکر 30 کے قریب، وہ گائنی ڈیپارٹمنٹ کی عمارت کے میٹرنیٹی وارڈ میں عملے کے واش روم میں گئی۔ جب وہ کافی دیر تک واپس نہ آئی تو اس کے ساتھیوں نے اس کی تلاش شروع کر دی۔ پولس کے مطابق واش روم کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ جب بار بار دستک دینے کے باوجود کوئی جواب نہ آیا تو اس کے ساتھیوں نے دروازہ توڑ دیا۔ اندر، نرس فرش پر بے ہوش پائی گئی۔ فوری طور پر ڈاکٹر کو بلایا گیا جس نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع ملنے پر انٹالی تھانے کی پولس اور محکمہ جاسوسی کی ہومیسائیڈ ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی۔ ابتدائی تحقیقات میں زخم یا خودکشی نوٹ کے کوئی نشانات نہیں ملے۔ پولس کو شبہ ہے کہ اس کی موت بے ہوشی کی دوا کی زیادہ مقدار میں لینے سے ہوئی ہے۔ تاہم پولس ہر زاویے سے معاملے کی مکمل تفتیش کر رہی ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے جس کی رپورٹ آنے پر موت کی اصل وجہ سامنے آئے گی۔

زمین پر قبضہ کیس میں ابھیشیک بنرجی اور 29 دیگر کے خلاف تحقیقات کا حکم

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی نادیہ ڈسٹرکٹ کورٹ نے ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی اور 29 دیگر کے خلاف زمین پر قبضے کے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ ان سبھی پر ندیا اور مرشد آباد میں زمینوں پر قبضے کا الزام ہے۔ اس کیس میں کئی افراد ملوث ہیں، جن میں کالی گنج کے ٹی ایم سی ایم ایل اے، علیف احمد، بیل ڈانگا سے ٹی ایم سی کے سابق ایم ایل اے، حسن الزمان شیخ، اور پچھلی حکومتوں میں کئی دیگر ایم ایل اے شامل ہیں۔ پپن گھوش، جو اصل میں کالی گنج کے رہنے والے ہیں، نے 15 جولائی کو کرشنا نگر ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2016 سے کئی سرکاری زمینوں پر غیر قانونی طور پر قبضہ کیا گیا تھا اور پھر کالی گنج اور ندیا اضلاع کے بیل ڈانگا-2 بلاک کے تحت شکتی پور گاؤں میں فروخت کیا گیا تھا۔ اپنی شکایت میں انہوں نے الزام لگایا کہ زمین پر غیر قانونی قبضے کے عمل سے دونوں علاقوں کے ماحول کو نقصان پہنچا ہے۔ غیر قانونی تجاوزات کے دوران بہت سے درختوں کی کٹائی ہوئی جس سے ماحولیات کو نقصان پہنچا اور سرکاری املاک کو بھی نقصان پہنچا۔ گھوش نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے پولس اور محکمہ جنگلات سے اس معاملے کی شکایت کی تھی، لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اس کے بجائے، انہیں ٹی ایم سی کارکنوں نے دھمکی دی تھی۔ مغربی بنگال میں حالیہ اسمبلی انتخابات کے بعد جب حکومت بدلی تو اس نے اس معاملے کو لے کر ندیا ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں عرضی داخل کی۔ جمعرات کو عدالت نے شکایت کی بنیاد پر پولس کو تحقیقات کا حکم دیا۔ ٹی ایم سی کے کئی ارکان کا کہنا ہے کہ یہ الزامات سیاسی انتقام کی وجہ سے لگائے جا رہے ہیں۔ پولس کی تفتیش سے معاملے کی اصل نوعیت سامنے آئے گی۔

کولکاتا پولس جمعرات کو کولکاتا کے ریڈ روڈ پر 80 ویں یوم آزادی کی آخری ڈریس ریہرسل کے دوران پرفارم کرتے ہوئے۔

آواس یوجنا کی رقم فراہمی کے نام پر فراڈ، ہوٹل سے 11 گرفتار

کولکاتا، 13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) پردھان منتری آواس یوجنا کے نام پر عام آدمی سے پیسے بٹورنے کا الزام سامنے آیا ہے۔ کولکاتا پولس نے اس الزام کی تحقیقات میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ 11 افراد کو گرفتار کر لیا۔ جمعرات کو پولس نے پارک اسٹریٹ تھانے کے علاقے میں ایک ہوٹل پر چھاپہ مارا۔ اس ہوٹل سے 11 افراد کو دھوکہ دہی میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں، تفتیش کاروں کو شبہ ہے کہ گرفتار افراد کے بہت سے چرچے جام تارڑا گینگ سے تعلقات ہیں۔ پولس ذرائع کے مطابق پارک اسٹریٹ علاقہ میں ہوٹل کرائے پر لے کر کافی عرصے سے دھوکہ دہی کا یہ دھندہ جاری تھا۔ سرکاری منصوبوں کا نام لے کر ملک کے عام آدمی کو مختلف طریقوں سے متاثر کیا گیا۔ پردھان منتری آواس یوجنا کے فوائد فراہم کرنے کے بہانے ان سے ذاتی معلومات اور رقم لی گئی۔ مبینہ طور پر یہ دھوکہ باز اپنے آپ کو اپنے سرکاری منصوبوں سے منسلک ملازم یا نمائندہ ظاہر کر کے عام آدمی سے رابطہ کرتے تھے۔ ہاؤسنگ اسکیم میں مکان کے لیے درخواست دینے، دستاویزات کی تصدیق یا پروجیکٹ سے رقم حاصل کرنے کے عمل کے بارے میں بات کر کے ان کا اعتماد حاصل کیا گیا۔ پولس کا ابتدائی قیاس یہ ہے کہ پھر مختلف بہانوں سے رقم لی گئی۔ کولکاتا پولس کے ایک افسر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ گرفتار افراد نے اس فراڈ کو ملک کے ہر شہر میں پھیلا دیا تھا۔ ہم دوسری ریاستوں کی پولس سے بھی بات کر رہے ہیں۔ کولکاتا پولس نے وزیر اعظم ہاؤسنگ اسکیم کے نام پر عام آدمی کے خلاف مالی فراڈ کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پارک اسٹریٹ کے علاقے میں واقع ہوٹل تفتیش کاروں کی نظروں میں آیا۔ اس کے بعد تفتیش کاروں نے وہاں چھاپہ مارا۔ انہوں نے 11 افراد کو گرفتار کیا۔ سرچ آپریشن کے دوران دستاویزات، ڈیجیٹل معلومات، موبائل فون یا دیگر اشیاء برآمد کی گئیں۔ وہ بھی تفتیش کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ موبائل فون اور دیگر ڈیجیٹل ڈیوائسز کی جانچ کر کے فراڈ میں استعمال ہونے والے نمبرز، رابطہ فہرستوں اور مالیاتی لین دین کا پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگرچہ باہر سے یہ ایک عام ہوٹل لگتا ہے لیکن کئی لوگ وہاں کمرے کرائے پر لے کر یہ فراڈ چلاتے تھے۔ ممکنہ گاہکوں سے فون پر رابطہ کرنے سے لے کر ان سے معلومات اکٹھا کرنے تک، سارا کام ہوٹل سے کیا جاتا تھا۔ تفتیش کار گرفتار افراد سے پوچھ تاچھ کر کے اس گینگ کے ارکان کے بارے میں مزید معلومات اور فراڈ کے دائرہ کار کو جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کولکاتا پولس کے اہلکار اس بات کی بھی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا اس دھوکہ دہی میں جام تاڑا گینگ کا ہاتھ ہے۔ آن لائن اور فون پر ہونے والی دھوکہ دہی میں مختلف جام تاڑا گینگز کے نام بار بار سامنے آتے رہے ہیں۔ اس بات کی جانچ کی جا رہی ہے کہ کیا اسی طرح کسی سرکاری پراجیکٹ کا نام لے کر فراڈ کیا گیا۔ تفتیش کار ان تمام سوالات کے جوابات تلاش کر رہے ہیں، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ آیا جامتاڑا کا کسی گرفتار شخص سے براہ راست رابطہ تھا، جہاں سے ممکنہ دھوکے بازوں کے فون نمبرز یا معلومات اکٹھی کی گئیں، اور کیا اس گینگ کے پیچھے کوئی بڑا نیٹ ورک ہے۔ پولس کا اندازہ ہے کہ اس گینگ کے ذریعے نہ صرف کولکاتا بلکہ دیگر علاقوں میں بھی اسی طرح کی دھوکہ دہی کی گئی ہوگی۔

یوم آزادی کے موقع پر میٹرو سروس جاری

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) یوم آزادی پر دن بھر کم میٹرو چلیں گی۔ اس کے نتیجے میں بلیو لائن پر دکھنیشور سے شہید کھودی رام اسٹیشن تک اور گرین لائن پر ہوڑہ میدان سے سالٹ لیک تک میٹرو خدمات کے شیڈول میں معمولی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ تاہم پہلی اور آخری میٹرو کے شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ دکھنیشور سے شہید کھودی رام اسٹیشن تک بلیو لائن کی اپ اور ڈاؤن کی شاخوں پر کل 194 میٹروز چلے گی۔ ہوڑہ میدان سے سالٹ لیک تک گرین لائن کی اپ اور ڈاؤن کی شاخوں پر 148 میٹرو چلے گی۔ نواپاڑہ سے دم دم ہوائی اڈے تک یلو لائن پر 46 اپ اور ڈاؤن کی شاخوں میں کل 92 میٹرو چلیں گے۔ جئے ہند ہوائی اڈے سے شہید کھودی رام تک روزانہ 5 میٹرو چلیں گے۔ تاہم یوم آزادی پر ایک میٹرو کم چلائی جائے گی۔ میٹرو خدمات دیگر دنوں کی طرح جوکا-ایسپلانیڈ پرپل لائن پر دستیاب ہوں گی۔ اورنج لائن پر کوی سبھاش سے بیلگھاٹہ تک میٹرو خدمات سنیچر کو مکمل طور پر بند رہیں گی۔ ہر روٹ پر پہلی اور آخری میٹرو خدمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ مسافروں کے مفاد میں جولائی کے آخر میں میٹرو کے ٹائم ٹیبل میں تبدیلی کی گئی۔ فی الحال لوگوں کو صبح 6 بجے سے میٹرو سروس مل رہی ہے۔ آخری میٹرو رات 10 بجکر 30 پر ٹرمینل اسٹیشن سے روانہ ہوتی ہے۔ اتنا ہی نہیں میٹرو کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے عام لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ آئندہ سنیچر کو یوم آزادی کے موقع پر میٹرو خدمات میں تبدیلی کی وجہ سے مسافروں کو کچھ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جڑواں طوفان: جنوب میں مزید تین روز تک موسلا دھار بارش

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) جمعہ کو جنوبی بنگال کے سات اضلاع میں شدید بارش کا امکان ہے۔ ایک فعال جڑواں طوفان مانسون کے محور کے ساتھ ہے۔ اس کے اثر کی وجہ سے سمندر سے پانی کے بخارات داخل ہو رہے ہیں۔ کبھی بوندا باندی ہوتی ہے تو کبھی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں بارش میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ سورج مشکل سے نظر آتا ہے۔ اگلے چند دنوں میں اس صورتحال میں تبدیلی کے امکانات کم ہیں۔ علی پور محکمہ موسمیات نے کہا کہ جڑواں طوفانوں کے اثر سے بارش میں اضافہ ہوا ہے۔ موسلا دھار بارش ریاست کے شمال سے جنوب میں کم از کم تین دن تک جاری رہ سکتی ہے۔ جمعہ کو جنوبی بنگال کے سات اضلاع میں شدید بارش کا امکان ہے۔ اس فہرست میں 24 پرگنہ، مشرقی مدنی پور، مغربی مدنی پور، پرولیا، بانکوڑہ، مشرقی بردوان اور مغربی بردوان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جنوبی بنگال کے باقی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہو سکتی ہے۔ سنیچر کے روز کسی بھی ضلع میں تیز بارش کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے۔ تاہم اتوار تک ہر جگہ بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ مرشد آباد، بیر بھوم میں اتوار کو موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے۔ 17 اگست سے اکاؤنٹ میں انا پورنا کی رقم جمع ہوگی۔ کولکاتا میں فی الحال شدید بارش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تاہم اتوار تک بارشوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ سوموار سے جنوبی بنگال میں موسم کی مزید وارننگ نہیں ہے۔ ہر ضلع میں ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے۔ شمالی بنگال میں سنیچر سے بارش بڑھے گی۔ سنیچر اور اتوار کو دارجلنگ، جلپائی گوڑی، علی پور دوار، کالمپونگ اور کوچ بہار میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ اتر دیناج پور، جنوبی دیناج پور اور مالدہ میں بھی گرج چمک کے ساتھ بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ 30 سے 40 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ شمالی بنگال میں سوموار سے مزید کوئی وارننگ نہیں ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ مانسون کا محور پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش سے مغربی بنگال کے دیگھا تک پھیلا ہوا ہے اور خلیج بنگال تک پھیلا ہوا ہے۔ اڑیسہ اور گنگا مغربی بنگال کے شمالی حصے میں شمال مغربی خلیج بنگال کے قریب ایک طوفانی گردش ہے، اس کی اونچائی سطح سمندر سے 0.9 کلو میٹر ہے۔ گنگا مغربی بنگال کے جنوبی حصے اور بنگلہ دیش سے ملحقہ علاقے میں ایک اور سائیکلون گردش ہے۔ اس کا مقام سطح سمندر سے 1.5 سے 5.8 کلو میٹر کی بلندی پر ہے۔ اس کی وجہ سے خلیج بنگال سے پانی کے بخارات کی بڑی مقدار زمین میں داخل ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا سلسلہ مزید چند روز تک جاری رہے گا۔ تاہم اب سمندر میں ماہی گیروں کے لیے کوئی وارننگ نہیں ہے۔ جمعہ کی صبح کولکاتا میں کم سے کم درجہ حرارت 26.2 ڈگری سیلسیس تھا، جو معمول سے 0.3 ڈگری کم تھا۔ جمعرات کو شہر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28.6 ڈگری سیلسیس تھا جو معمول سے 3.4 ڈگری کم تھا۔

نرس روپالی کی اچانک موت پر شوہر کی وضاحت

کولکاتا،13 /اگست: (عوامی نیوز سروس) اس کے شوہر راہول داس نے نیل رتن سرکار (این آر ایس) اسپتال میں ڈیوٹی پر موجود نرس روپالی برمن (30) کی پراسرار موت کے بارے میں کھل کر انکشاف کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی سے آخری بار بدھ کی شام 7 بجکر 45 پر فون پر بات کی تھی۔ راہول کا دعویٰ ہے کہ روپالی نے عام بات کی۔ وہ سمجھ نہیں سکتا کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ راہل کے مطابق وہ زیادہ دیر تک بات نہیں کر سکی۔ کیونکہ روپالی اس وقت میٹرو میں تھی۔ اس نے اس وقت فون بند کر دیا کہ وہ اس سے بعد میں بات کرے گی۔ روپالی نے اپنے شوہر کو بھی بتایا کہ بارش ہو رہی ہے۔ لیکن اسپتال جانے کے بعد کیا ہوا، ان کی بیوی کی موت کیسے ہوئی، راہل کے لیے ابھی تک واضح نہیں ہے۔ اہل خانہ کی جانب سے تھانے میں ابھی تک کوئی شکایت درج نہیں کرائی گئی ہے۔ روپالی کا شوہر ایک پرائیویٹ کمپنی میں کام کرتا ہے۔ وہ گھر سے آن لائن کام کرتا ہے۔ انہوں نے اپیل کی تھی کہ ان کی بیوی کی لاش کا پوسٹ مارٹم این آر ایس اسپتال میں نہ کیا جائے۔ راہول کے مطابق ہم نہیں چاہتے تھے کہ پوسٹ مارٹم کیا جائے جہاں ایسا واقعہ ہوا ہو۔ اس کی خواہش کے مطابق کلکتہ میڈیکل کالج میں نرس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ راہول نے کہا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ دیکھنے کے بعد وہ فیصلہ کریں گے کہ تھانے میں شکایت درج کروائی جائے یا نہیں۔ وہ اس رپورٹ سے پہلے اس کی جھلک حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اس کی بیوی کی موت کیسے ہوئی۔ پھر شکایت ہوگی۔ ذرائع کے مطابق راہول اور روپالی کی شادی تقریباً تین ماہ قبل ہوئی تھی۔ مارچ 2026 میں ان کی شادی ایک سماجی تقریب میں ہوئی۔ راہول اپنی بیوی کی اچانک موت سے پریشان ہیں۔ پولس پوسٹ مارٹم رپورٹ کا بھی انتظار کر رہی ہے۔ تمام پہلوؤں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق ابھی تک کوئی خودکشی نوٹ برآمد نہیں ہوا ہے۔ نتیجے کے طور پر پولس اس بارے میں کوئی تبصرہ کرنے سے گریزاں ہے کہ آیا روپالی نے خودکشی کی ہے یا نہیں۔ ذہن نشیں رہے کہ روپالی بدھ کی رات این آر ایس میں ڈیوٹی پر تھی۔ ذرائع کے مطابق رات 8 بجے شفٹ تبدیل ہوئی۔ اس نے مقررہ وقت پر گائنیا لوجی ڈیپارٹمنٹ کے ایچ ڈی یو میں نرسنگ اسٹیشن پر کام جوائن کیا۔

ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کی قربانیاں

مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی

ملک عزیز ہندوستان کی آزادی کا مبارک دن قریب آچکا ہے۔ پورا ہندوستان جشن آزادی کی خوشیوں سے معمور ہے اور پورا ملک مسرت و شادمانی کے نغموں سے گونج رہا ہے۔ ہر صوبہ، شہر، قصبہ، علاقہ، گلی، محلّہ ترنگوں سے آراستہ ہے، اور ہر کوئی ایک دوسرے کو ملک کی آزادی کی مبارکبادیاں دے رہا ہے۔ لیکن قوم مسلم جس نے ملک کی آزادی میں کلیدی رول اور کردار ادا کیا وہ مکمل طور پر اس وقت مشق ستم بنی ہوئی ہے۔ دہلی، گجرات، آسام، اتراکھنڈ، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، ہماچل، ہریانہ، اور بہت سے علاقوں میں حکمراں ٹولہ کے ذریعہ مسلم قوم ستائی جارہی ہے، ان ریاستوں میں سینکڑوں مسجد، مدرسہ شہید کردیے گئے اور سینکڑوں پر تالے لگادیے گئے، اور ہزاروں مکانات ظلماً ڈھادیے گئے اور سینکڑوں مسلم نوجوانوں کو ظلماً قید و بند سے دوچار کررکھا گیا ہے۔ ہاں یہ وہی قوم ہے جس نے ملک کی آزادی کے لیے بڑی قربانیاں دیں۔ اور ملک کی آزادی کے لیے بڑی سے بڑی آزمائشوں کو گلے لگایا۔ آج فرقہ پرست حکومت اور طاقت کے ہاتھوں سخت مشکلات سے دوچار ہے۔

حقیقت اور سچائی یہ ہے کہ فرقہ پرست حکومت نے کرسی میں بنے رہنے کے لیے پورے ملک کو فرقہ پرستی کی آگ میں جھونک دیا ہے اور ہندو مسلمان کے درمیان نفرت کی آگ کو ہوا دے کر پورے ملک اور قوم کو بری طرح شر اور فساد کی طرف دھکیل دیا ہے۔ ایسے میں یہ نہایت ہی ضروری ہوجاتا ہے کہ ہر فرد خواہ ہندو ہو یا مسلمان وطن عزیز ہندوستان کی تاریخ پڑھے اور سمجھے تاکہ سچائی سے آگاہ ہونے کے ساتھ وہ اپنے ملک کے حق میں کچھ بہتر کر گزرنے میں کامیاب ہوسکے۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں قوموں نے جی جان اور سب کچھ قربان کرکے آخری دم تک کندھے سے کندھا ملا کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا تبھی ملک کی آزادی ممکن ہوسکی۔ مگر یہ بھی اپنی جگہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انگریزوں سے پنجہ آزمائی اور جنگ وجدال کی ابتدا کا سہرا مسلمانوں ہی کے سر ہے وہی ہر مورچہ میں پیش پیش رہے اور ہر مقام پر قیادت کا فریضہ انجام دیتے رہے اور دوسروں کے مقابلے میں بڑھ چڑھ کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیتے رہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ملک کی خاطر لاکھوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور وہ ملک پر قربان ہوگئے۔ ان میں سے ۶۱۹۴۵ ہزار مسلمانوں کے نام آج بھی انڈیا گیٹ دہلی پہ نقش ہیں جو آج کی تاریخ میں مسلمانوں کی قربانیوں کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس تاریخی ثبوت کے ساتھ خود انگریز مصنف رسل (Rassel) ''میری ہندوستانی بغاوت کی ڈائری' میں لکھتا ہے: ''واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا طبقہ ہی ہماری خاص مشکلات کا باعث ہے اور مسلمانوں ہی کی طرف سے خصوصی مزاحمت ہے اگر ہم ایک عظیم جدوجہد کے ذریعہ مسلمانوں کی روایات اور مسجدوں کو نیست ونابود کردیں تو یہ عیسائی مذہب اور برطانیہ کی حکومت دونوں کے لیے بہتر ہوگا''۔ (راشٹریہ سہارا جنگ آزادی نمبر ص:۹)

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس سچائی سے بخوبی واقف ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں جب انگریزوں کے خلاف یہ انقلابی جنگ لڑی گئی اس وقت انگریز پورے ہندوستان کے حکمراں بن چکے تھے۔ انگریزوں کی وحشت و بربریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عوام کا تو ذکر ہی کیا انھوں نے اس ملک کے بڑے سے بڑے حکمرانوں کو کچل کر رکھ دیا تھا۔ اس کے علاوہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک لاکھ ستر ہزار انگریز سپاہی برطانیہ سے بلوائے گئے تھے اور تین لاکھ دس ہزار ہندوستان میں بھرتی کیے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی طاقت ور فوج اور ایسی اہم تیاریوں کے ہوتے ہوئے انگریزوں سے مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن انقلابیوں کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ انھوں نے انگریزی طاقت کی پرواہ کیے بغیر اپنے آپ کو اس پہاڑ سے ٹکرا دیا اور ناسازگار حالات کے باوجود انگریزوں سے ایسا سخت مقابلہ کیا کہ انگریز انقلابیوں کے نام سے کانپنے لگے، بے سروسامانی کے باوجود انقلابیوں نے ساڑھے چار ماہ تقریباً ہر مورچہ پر انگریزوں کو شکست دی۔ وہ سب آزادی وطن کے نشہ سے سرشار تھے وہ وطن عزیز کی خاطر اپنی جانیں قربان کررہے تھے یہ حقیقت ہے کہ اگر اس نازک موقع پر غداران وطن نے غداری نہ کی ہوتی اور انقلاب پسندوں کو عوام کی جانب

سے پوری حمایت اور امداد حاصل ہوگئی ہوتی تو انگریزی حکومت کا خاتمہ ہندوستان سے ۱۸۵۷ء میں ہی ہوچکا ہوتا۔

مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی سرپرستی میں پہلی جنگ آزادی: ۱۴/ستمبر ۱۸۵۷ء کو علی الصبح گوروں (انگریزی فوج) کی تین پلٹنیں اور ایک گورکھا پلٹن اور چند سوار ٹوٹی ہوئی فصیل کے راستہ سے دہلی شہر میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔ انقلابیوں کے پاس اگرچہ سامانِ جنگ باقی نہ تھا لیکن پھر بھی انہوں نے بجلی کی سُرعت کے ساتھ مقابلہ پر آکر بے شمار گوروں کو ختم کردیا مگر بے سروساماں انقلابی آخر کہاں تک مقابلہ کرتے مجبوراً ان کو پسپا ہونا پڑا۔ ادھر مزید انگریزی فوج کشمیری دروازہ کے راستہ شہر میں داخل ہوگئی، مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو جب معلوم ہوا کہ انگریزوں کا دہلی پر قبضہ ہوچکا ہے اور ان کے ہاتھوں بری طرح ہندوستانیوں کا قتل عام ہو رہا ہے تو بادشاہ نے شہر میں منادی کرادی کہ اب وقت آگیا ہے کہ میں خود انگریزوں کا مقابلہ کروں رعایا اور فوج کا فرض ہے کہ وہ میرے ساتھ اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے میدان میں آجائے۔ (خونین انقلاب کی تاریخ، ص:۹۷)

بادشاہ کے اعلان کے بعد ہزاروں افراد ملک کے لیے کٹ مرنے کے لیے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن وہ اک تربیت یافتہ فوج سے بے سروسامانی کی حالت میں کیسے مقابلہ کرسکتے تھے نتیجتاً انقلابیوں کو شکست ہوئی اور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر گرفتار کرکے نظر بند کردیے گئے اور شہزادوں کو منظر عام پر لاکر قتل کردیا گیا۔ (انقلاب کی خونین تاریخ، ص:۱۰۲)

شاہی خاندان اور شہزادوں اور امرا پر انگریزوں کے مظالم: بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری اور شہزادوں کے قتل کے ساتھ انگریز فوج بری طرح شہریوں سے انتقام لے رہی تھی شہریوں کا وہ مجمع جو شہزادوں کی سواری کے ساتھ ساتھ روتا ہوا جارہا تھا اسے بھی نہیں چھوڑا گیا چنانچہ اس مجمع پر جی کھول کر گولیاں برسائی گئیں، انگریزوں نے جوش انتقام میں اکثر مکانوں کو آگ لگادی جلتے ہوئے مکانوں کے شعلے آسمان سے بات کررہے تھے، رعایا اور شرفا کا قتل عام پوری بے دردی کے ساتھ جاری تھا، شریف خاندان کی عورتوں کی حالت یہ تھی کہ وہ پریشان حال ننگے سر ننگے پاؤں ادھر ادھر ماری پھر رہی تھیں۔ نہ ان کی جان محفوظ تھی نہ آبرو، انگریزوں کے علاوہ لٹیروں اور بدمعاشوں کے گروہ بھی دلی والوں کے لیے مصیبت بنے ہوئے تھے، حالت یہ تھی کہ اگر کوئی غریب کسی نہ کسی طرح انگریزوں کی تیغ ستم سے بچ جاتا تو اسے لٹیرے اور بدمعاش لُوٹ کر ختم کردیتے تھے یہ کیفیت ہفتوں جاری رہی انگریزوں کی خواہش یہ تھی کہ جس طرح شہزادوں کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے، اسی طرح بادشاہ کو بھی تہہ تیغ کردیا جائے لیکن اندیشہ یہ تھا کہ کہیں بادشاہ کے قتل سے سارے ملک میں نئے سرے سے بغاوت نہ برپا ہوجائے اس لیے یہی مناسب سمجھا گیا کہ بادشاہ پر مقدمہ چلایا جائے چنانچہ انگریزوں نے کئی مہینے تک مغل بادشاہ کو فوجی عدالت کے کٹھرے میں کھڑا رکھا اور بالآخر اسے جلاوطنی کی خوفناک سزا کا حکم سنایا اور بادشاہ کو رنگون جلاوطن کردیا گیا جہاں وہ جلاوطنی کے عالم میں جاں بحق ہوگئے۔ (انقلاب کی خونین تاریخ، ص:۱۰۳)

انگریزوں نے جس طرح شاہی خاندان کو نشانا بنایا تھا اسی طرح انھوں نے ان محبان وطن اُمرا سے بھی جی کھول کر انتقام لیا جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمن خاں نواب جھجر اور راجہ بلب گڈھ کو پھانسی دے دی گئی۔ نواب مظفرالدولہ کو الور سے گرفتار کرکے گولی سے اڑادیا گیا۔ نواب امیر خاں اور نواب مرتضٰی خاں جاگیردار پلول کو لاہور میں گرفتار کرکے دہلی لاکر پھانسی پر لٹکا یا گیا۔ غرض دہلی اور نواح دہلی کے امرا اور معززین میں سے شاید ہی کوئی ایسا بچا ہو جسے انگریزوں نے موت کے گھاٹ نہ اتار دیا ہو۔ جو معززین کسی نہ کسی طرح بچ گئے تھے وہ تباہ حال ہونے کے بعد جدھر منہ اُٹھا نکل گئے۔ انگریز کا یہ ظلم وستم صرف دہلی تک محدود نہیں رہا بلکہ ان تمام شہروں کے باشندوں سے انگریزوں نے جی بھر کر انتقام لیا جہاں کے باشندوں نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا چنانچہ دہلی کے علاوہ میرٹھ، کانپور، الہ آباد، آگرہ، بنارس، لکھنو، بریلی، بدایوں، مرادآباد، جھانسی اور دوسرے شہروں کے باشندوں پر وہ مظالم کیے گئے ہیں جن کو بربریت کا بدترین نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ (انقلاب کی خونین تاریخ، ص:۱۰۴)

انگریزی درندگی کی انتہا: شہروں کے علاوہ انگریزوں نے بے شمار گاؤں بھی اُجاڑ کر رکھ دیئے ان کی بربریت کی کیفیت یہ تھی کہ یہ آباد گاؤں کو آگ لگادیتے تھے اور جب گاؤں کے مرد عورتیں بوڑھے اور بچے بدحواس ہوکر گھروں سے نکل کر بھاگتے تھے تو ان کا جنگلی جانوروں کی طرح شکار کرتے تھے اور اس شکار میں ان کو خاص لطف آتا تھا چنانچہ انگریز مورخ سرجان غدر کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے: انگریزوں نے انتقام کے جوش میں اندھے ہوکر نہ عورتوں کو بخشا نہ بچوں کو ہندوستانیوں کو گولیوں سے اُڑانے میں انگریزوں کو خاص لطف آتا تھا۔ (انقلاب کی خونین تاریخ، ص:۱۰۴)

ایک دوسرا مورخ رسل (Rassel) لکھتا ہے کہ کبھی کبھی مسلمانوں کو مارنے سے قبل انھیں سُور کی کھال میں سی دیا جاتا تھا اور سور کی چربی ان کے جسم پر مل دی جاتی تھی اور پھر انھیں زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ان بیانات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انگریزوں نے غدر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستانیوں کے ساتھ کیسی درندگی کا سلوک کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں نے ظلم اور ستم کی انتہا کردی تھی۔ ان کے ظلم وستم کا ایک ادنٰی سا نمونہ یہ ہے کہ دہلی، میرٹھ، لکھنو اور کانپور میں جو بے گناہ انگریزوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے ان کی لاشوں کا اتنا بڑا انبار تھا کہ ان کو ٹھکانے لگانے میں کئی مہینے صرف ہوئے تھے۔ (انقلاب کی خونین تاریخ، ص:۱۰۴)

ایک ہندوستانی مورخ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی شکست کے بعد کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''دہلی کی گلی کوچوں میں پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں اور انگریزوں کی حالت یہ تھی کہ جو نوجوان بھی نظر پڑ جاتا تھا اسے باغی قرار دے کر پھانسی پر لٹکا دیتے تھے یہ قتل عام ایک دو دن نہیں بلکہ مہینوں جاری رہا۔ تقریباً چھبیس ہزار نوجوانوں کو صرف دہلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا جو گولیوں سے شہید ہوئے ان کا کوئی شمار نہیں غرض انگریزوں نے دہلی والوں پر وہ مظالم توڑے جو اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں مفقود ہے۔'' (انقلاب کی خونی تاریخ ص:۱۰۴)

ایک غیر مسلم مورخ اپنی کتاب 'مسلمان مجاہدین' میں لکھتا ہے: ایک اندازہ کے مطابق ۱۸۵۷ء میں پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں تھی جو بھی معزز مسلمان انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا اس کو ہاتھی پر بٹھایا گیا درخت کے نیچے لے گئے پھندا اس کی گردن میں ڈال کر ہاتھی کو آگے بڑھوایا، لاشیں پھندے میں جھول گئیں آنکھیں ابل پڑیں، زبان منہ سے باہر نکل آئی۔'' (راشٹریہ سہارا، ص:۴۳)

انگریزی حکومت کا علمائے اسلام پر مظالم: عوام کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اپنی جگہ انتہائی افسوس ناک اور لائق مذمت تو ہے ہی مگر خاص طور سے علما کو جس سفاکانہ اور بہیمانہ انداز میں تختۂ مشق بنایا گیا اس کے تصور سے بدن کانپ جاتا ہے۔ جنگ آزادی میں جو علما شریک ہوئے یا جن پر کسی طرح سے شرکت کا شبہ ہوا انھیں تختہ دار پر لٹکایا گیا، ان کی جائدادوں نے پونے نیلام کی گئی، املاک تباہ کیے گیے، مکانات زمین بوس کروا کر ہل چلوائے گیے، جلاوطنی کا لاپانی اور قید بامشقت برداشت کرنا پڑی، جیل کی آہنی سلاخوں میں جکڑے گیے، تہ خانوں میں بے آب ودانہ تڑپا تڑپا کر مارے گیے، دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹائے گئے، گرم گرم تیل کی کڑاہیوں میں ڈالے گئے مگر ان کی ایمانی غیرت کہ ان میں سے ایک کے بھی قدم پیچھے نہ ہٹے۔

۱۸۵۷ء کی اس جنگ آزادی کے شکاریوں تو ہندو اور مسلمان دونوں ہی ہوئے لیکن مسلمانوں نے اس جنگ آزادی میں چونکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور آخری مغل بادشاہ اس آزادی کی تحریک کی سرپرستی کررہے تھے، اس لیے انگریزوں کے نقطۂ نظر سے سب سے بڑے مجرم مسلمان اور صرف مسلمان ہی تھے۔

اس لیے انگریزوں نے ان سے پورا پورا انتقام لیا، مسلمانوں کی تمام جاگیریں اور جائیدادیں ضبط کرلی گئیں، ان کے لیے ملازمتوں کے دروازے بند کردیے گئے، سرکاری کالج اور اسکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ غرض یہ کہ انگریزوں نے جوش انتقام میں ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بری طرح کچلا کہ مسلمان زمانہ دراز تک اس سے اُبھر نہ سکے۔

افسوس صد افسوس! آج ملک کی آزادی کو ۷۹ /سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ملک کی موجودہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور نریندر مودی کی حکومت مسلمانوں کے خلاف ویسے ہی حالات برپا کررہے ہوئے ہے جو ہمارے ملک پہ قابض انگریزوں نے کیے تھے، اسلام، مسلمان، قرآن، پیغمبر اسلام ﷺ، مسجد، مدرسہ، داڑھی، ٹوپی، برقع، ہماری تہذیب حتی کہ ہمارا کھانا پینا سب کچھ ان کے نشانے پر ہے، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، کرناٹک، اتراکھنڈ، آسام، گجرات بطور خاص ان کے پریوگ شالہ بنے ہوئے ہیں، جہاں دستور ہند کے تحت ملے ہوئے بنیادی حقوق سے بھی مسلمانوں کو محروم کیا جارہا ہے۔

دیش بھگت ہندو ہو یا مسلمان ہر ایک کو سمجھ لینا چاہیے کہ اگرچہ ہمارے ملک کو ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی ملی لیکن یہ کڑوی سچائی ہے کہ اس عظیم مقصد کو پانے کے لیے مسلمانوں نے خشت اول کے طور پر ۱۸۵۷ء میں ملک گیر پیمانے پر جنگ آزادی کی تحریک شروع کردی تھی، جس کے نتیجے میں بلا آخر ۹۰ /سالوں کے بعد ملک آزاد ہوا۔ اس لیے ملک کی آزادی کے سلسلے میں مسلمانوں کی قربانیوں کو کسی بھی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

تاج محل ہی محفوظ نہیں، تو پھر بچا کیا؟... رشمی سہگل

مغل وراثت پر وزیر اعظم نریندر مودی کی ذاتی رائے جو بھی ہو، اس سچ سے منہ نہیں موڑ سکتے کہ تاج محل ہندوستان کی عالمی شناخت رکھنے والی سب سے محبوب تاریخی وراثت ہے۔ محبت اور فن تعمیر کی یہ بے مثال علامت ملک کی 145 ٹکٹ پر مبنی یادگاروں میں سب سے زیادہ آمدنی کرنے والی عمارت ہے، جہاں ہر سال 70 لاکھ سے زیادہ سیاح آتے ہیں۔ پھر ایسا کیا ہوا کہ سپریم کورٹ کو تاج کی حفاظت سے متعلق اپنے ہی دہائیوں پرانے حکم کو تبدیل کرنا پڑا؟ گزشتہ ماہ چیف جسٹس سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ نے اکتوبر 2024 کے اس حکم میں ترمیم کردی، جس نے عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر 'تاج ٹریپیزیم زون' (ٹی ٹی زیڈ) میں کسی بھی نئی صنعتی سرگرمی پر مؤثر پابندی عائد کررکھی تھی۔ آگرہ، متھرا سمیت اتر پردیش اور راجستھان کے آس پاس کے اضلاع میں پھیلے 10,400 مربع کلومیٹر کے محفوظ علاقے میں نئی صنعتیں لگانے کی اجازت مانگنے والے ایم ایس ایم ای کی 410 زیر التوا درخواستوں کو اب منظوری کے عمل میں شامل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

اتر پردیش حکومت کے ذریعہ دائر ان درخواستوں میں چمڑے اور جوتے بنانے والی یونٹس، دستکاری اور پتھر کی پروسیسنگ کی صنعتیں، فاؤنڈری، سیرامک، انجینئرنگ صنعتیں، زرعی پروسیسنگ یونٹس، ہوٹل اور اسپتال شامل ہیں۔ ریاستی حکومت کی دلیل تھی کہ یہ منصوبے کوئلے کے بجائے بجلی اور قدرتی گیس سے چلیں گے۔ تاہم عدالت نے ہدایت دی ہے کہ ہر تجویز کی جانچ 'مرکزی بااختیار کمیٹی' (سی ای سی) اور 'قومی ماحولیاتی انجینئرنگ تحقیقی ادارہ' (نیری) کرے گا، پھر بھی اس نے اس احتیاطی نقط؟ نظر کو پلٹ دیا جس نے دہائیوں تک تاج محل کو محفوظ رکھا۔ حیرت کی بات ہے کہ بنچ نے ایمکس کیوری کو یہ طے کرنے کا حتمی اختیار دے دیا کہ عدالتی مداخلت کب اور کیوں مانگی جاسکتی ہے۔ یعنی اگر نیری اور سی ای سی ہری جھنڈی دے بھی دیں، تو بھی ایمکس کیوری ان کے فیصلے کو مسترد کرسکتے ہیں۔ عدالت نے نہ تو اس علاقے کی ماحولیاتی بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت کا جائزہ طلب کیا اور نہ ٹی ٹی زیڈ کے لیے زیر التوا 'ویژن ڈاکیومنٹ' پر غور کیا۔ بنیادی سوال کبھی یہ رہا ہی نہیں کہ نئی صنعتیں صاف ایندھن جلائیں گی یا نہیں، اصل سوال یہ تھا کہ کیا پہلے ہی شدید دباؤ کا سامنا کررہا یہ نازک ماحولیاتی نظام اضافی صنعت کاری کا بوجھ برداشت کرسکے گا؟ سپریم کورٹ نے خاطر خواہ زمینی مطالعے کے بغیر فیصلہ لے لیا۔

تاج محل کو بچانے کی قانونی لڑائی 1970 کی دہائی میں شروع ہوئی تھی اور 1984 میں اس وقت تیز ہوئی جب کارکن اور وکیل ایم سی مہتا یہ معاملہ سپریم کورٹ لے گئے۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ کے اخراج، اینٹوں کے بھٹوں اور تیل کی ریفائنری کی آلودگی سے سفید سنگ مرمر پیلا اور سبز ہونے لگا تھا، جبکہ اندرونی مقبرے میں ممتاز محل کی قبر کو فنگل انفیکشن نقصان پہنچا رہا تھا۔ ڈیوک یونیورسٹی کے انجینئر مائیک برجن نے اپنے مطالعے میں بتایا ہے کہ آلودگی اور دھول کے ذرات نے تاج کو کیسے دھندلا کردیا۔ چونکہ یہ باریک ذرات سنگ مرمر سے چپک جاتے ہیں اور پانی میں حل نہیں ہوتے، اس لیے ان کی صفائی مشکل ہوتی ہے اور اس سے سنگ مرمر کی سطح کو نقصان پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگرچہ ہندوستانی محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) وقتاً فوقتاً ملتانی مٹی کا لیپ لگاتا ہے، لیکن تحفظ کے ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ علامات کا علاج ہے، بیماری کا نہیں۔

جمنا ندی (جس کی صحت اس یادگار کے وجود سے براہ راست جڑی ہے) کیمیائی کچرے، غیر صاف شدہ سیوریج اور کچرے سے اٹی پڑی ہے، جو کیڑے مکوڑوں کا مسکن بن چکی ہے۔ اے ایس آئی نے خبردار کیا ہے کہ تاج پر سبز رنگ کے دھبے 'گوئلڈی چیرونومس' نامی کیڑے کی بیٹ کی وجہ سے ہیں، جو آلودہ ندی میں تیزی سے پروان چڑھتا ہے۔ آگرہ میں 90 بڑے نالے ہیں، جن میں سے صرف 4 کا پانی ہی ٹریٹمنٹ پلانٹوں میں صاف ہوتا ہے۔ باقی 65 کا گندہ کچرا براہ راست جمنا میں جاتا ہے۔ صورت حال کو مزید خراب کرتا ہے ندی کی گرتی ہوئی سطح آب، جس سے تاج کی بنیاد کو سنگین خطرہ پیدا ہورہا ہے۔ خبروں کے مطابق اے ایس آئی نے تین سال میں ٹکٹوں کی فروخت سے 90 کروڑ روپے کمائے، لیکن تحفظ پر 9.41 کروڑ روپے خرچ کیے۔ باقی رقم کہاں استعمال ہوئی؟ آئی آئی ٹی کے 2015 کے ایک مطالعے میں پایا گیا کہ تاج محل کی سطح پر جمع ہونے والے آلودگی پھیلانے والے عناصر میں 3 فیصد حصہ گاڑیوں کی آلودگی سے نکلنے والے بلیک کاربن کا ہے، 30 فیصد براؤن کاربن ہے اور باقی کچرا، گوبر کے اُپلے، پرالی اور فوسل ایندھن جلنے سے اٹھنے والی دھول ہے۔

ماحولیاتی کارکن برج کھنڈیلوال کہتے ہیں کہ 1977 میں کارکنوں نے متھرا ریفائنری کو کہیں اور منتقل کرنے کے مطالبے کو لے کر بھوک ہڑتال کی تھی، کیونکہ انہیں خوف تھا کہ سلفر ڈائی آکسائیڈ کا اخراج تاج محل کو تباہ کردے گا۔ آج صورت حال زیادہ خراب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''تاج محل ہزاروں ٹرکوں، بسوں اور بھاری گاڑیوں سے نکلنے والی دھول، دھند اور دھوئیں سے دب رہا ہے۔ جمنا اور معاون ندیاں خشک ہورہی ہیں، تالاب اور جھیلیں غائب ہوچکی ہیں۔ ایسی نازک صورت حال میں نئی صنعتوں سے ماحول پر کیا اثر پڑے گا، اس کا سائنسی مطالعہ تو ہونا چاہیے تھا۔'' 1990 کے آس پاس آگرہ میں تقریباً 2 لاکھ رجسٹرڈ گاڑیاں تھیں۔ 2026 کے وسط تک یہ تعداد 16.9 لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے۔ شہر کے ایکسپریس وے کا استعمال روزانہ 50,000 سے زیادہ گاڑیاں کرتی ہیں۔ کھنڈیلوال خبردار کرتے ہیں کہ اضافی صنعتی سرگرمیوں سے یقینی طور پر ٹریفک، تعمیرات اور توانائی کی طلب بڑھے گی، جو دہائیوں کی قانونی لڑائی سے حاصل ہونے والے ماحولیاتی فوائد کو ختم کردے گی۔ ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر دیواشیش بھٹاچاریہ نے پیٹھا صنعت کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے مطالبے کو لے کر عرضی دائر کررکھی ہے، کیونکہ اس کا کچرا سڑکوں یا کھلے نالوں سے ہوتے ہوئے آخر کار جمنا میں ہی گرتا ہے۔

آگرہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر مکل پانڈیا بحران کے ایک اور پہلو کی بات کرتے ہیں۔ سردیوں میں ہوا کا معیار اکثر 250 سے 300 کی خطرناک سطح تک گر جاتا ہے، جہاں زہریلی اسموگ تاج سمیت دیگر تاریخی عمارتوں کو اپنی زد میں لے لیتی ہے۔ ان کی دلیل ہے ''اس سے نمٹنے کا طریقہ مقامی درخت اور پھول دار جھاڑیاں لگانا ہے۔'' 29 جولائی کو سپریم کورٹ نے قانون کی روح کو مزید کمزور کردیا جب اس نے یہ اجازت دے دی کہ اگر کسی منصوبے کو انتظامی حکم کے بجائے سرکاری نوٹیفکیشن کے ذریعے لایا جائے، تو کام شروع ہونے کے بعد بھی اسے قانونی منظوری دی جاسکتی ہے۔ خدشہ ہے کہ قواعد کی خلاف ورزیوں کو بعد میں باقاعدہ بنانے کی یہ چھوٹ روایت بن جائے گی، جس سے اس قائم شدہ اصول کو دھچکا پہنچے گا کہ ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات ترقی سے پہلے ہونے چاہئیں، نہ کہ اس کے بعد۔ ماہرین ماحولیات کو حیرت ہے کہ ملک کی سب سے بڑی عدالت ماحول کے تحفظ کے لیے لڑنے والوں کو ہی کٹہرے میں کیسے کھڑا کرسکتی ہے۔ عوامی وسائل اور ثقافتی ورثے کے تحفظ میں اپنے آئینی کردار کو ادا کرنے کے بجائے، چیف جسٹس سوریہ کانت طنزیہ بیان دیتے ہیں کہ ''ملک میں ایک بھی ایسا منصوبہ دکھائیں جہاں یہ مبینہ کارکن کہیں کہ وہ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔''

تاج محل پر اس بحث کو موجودہ اقتدار کی اس خواہش سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا جو تاریخ کو مٹانے اور دوبارہ لکھنے پر آمادہ ہے۔ معیشت، زراعت، فن تعمیر، سائنس اور انجینئرنگ میں مغلوں کی خدمات کے باوجود این سی ای آر ٹی کی کتابوں سے مغلوں سے متعلق ابواب ہٹادیے گئے ہیں۔ سب سے خطرناک عمل شدت پسند عناصر کی جانب سے دیکھنے کو مل رہا ہے۔ 4 اگست کو 'اکھل بھارت ہندو مہاسبھا' (اے بی وی پی) کے کارکنوں نے مذہبی رسومات ادا کرنے کے لیے کانوڑ لے کر تاج محل میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ الہ آباد ہائی کورٹ تو ایک قدم اور آگے بڑھ گیا اور اس نے یہ مطالبہ کرنے والی عرضی قبول کرلی کہ کیا تاج محل 'شیو مندر' تھا؟ 2019 میں سپریم کورٹ نے حکومت کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ یا تو تاج کا تحفظ کرے، اسے بند کردے یا پھر اسے منہدم کردے۔ عدالت کا وہ غیر معمولی تبصرہ سرکاری غفلت کے تئیں اس کے غصے کو ظاہر کرتا تھا اور اس یادگار کے مضبوط ادارہ جاتی محافظ کے طور پر اس کے کردار کو اجاگر کرتا تھا۔ لیکن حالیہ حکم ایک مشکل سوال کھڑا کرتا ہے کہ کیا عدالت اب اپنی اس تاریخی وراثت سے پیچھے ہٹنے لگی ہے؟

تاج محل تقریباً 4 صدیوں کی جنگوں، حملوں اور سیاسی اتھل پتھل کی زد کو سہہ کر بھی اٹل کھڑا رہا ہے۔ لیکن کیا وہ آلودگی، ماحولیاتی غفلت اور کمزور ہوتے قانونی تحفظ کے مشترکہ اثر سے بچ پائے گا... یہ آج لیے جارہے فیصلوں پر منحصر ہوگا۔ اگر ہندوستان کی سب سے مشہور یادگار کے اردگرد ہی قانونی حفاظتی حصار کو کمزور کیا جاسکتا ہے، تو ملک کی ان بے شمار قدرتی اور ثقافتی وراثتوں کا مستقبل اور بھی غیر یقینی ہوجاتا ہے جو اتنی توجہ میں بھی نہیں آتیں۔

(مضمون نگار رشمی سہگل سینئر صحافی ہیں)

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | جمعہ، ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء

مغربی بنگال پبلک سروس کمیشن 25,000 نوجوانوں کو روزگار دے گی

ویسٹ بنگال پبلک سروس کمیشن مختلف سرکاری دفاتر میں خالی اسامیوں کی جگہ پُر کرنے ک لئے 25,000 اسامیوں کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ خالی اسامیاں جو متعدد سرکاری دفاتر میں برسوں سے خالی پڑی ہیں، ان خالی جگہوں کو بھرنے کی تیاری کرلی ہے۔ سروس کمیشن نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ بھرتی بالکل وقت کے اندر پوری شفافیت کے ساتھ ہوگی اور کسی کو بھی کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ پبلک سروس کمیشن کا یہ اعلان ریاست میں پہلی مرتبہ اقتدار حاصل کرنے والی بی جے پی حکومت کے اس وعدے کو پورا کرتی نظر آرہی ہے جس نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد یہ دعویٰ کیا تھا کہ رواں مالی سال کے دوران ایک لاکھ لوگوں کو روزگار سے جوڑا جائے گا اور اس وقت جو 25,000 لوگوں کو بھرتی کرنے کا جو اعلان سامنے آیا ہے وہ بی جے پی کی نئی حکومت کا وہ وعدہ ہے جو اس نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد کیا۔ اس وقت جبکہ بی جے پی کی حکمرانی کے بنگال میں 100 دن پورے ہونے والے ہیں، اس خوشی میں حکومت مغربی بنگال جشن شاہانہ کرسکتی ہے اور اس موقع پر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ جن کی پہلی پسند وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری ہیں وہ 100 دن مکمل ہونے کے موقع پر ادھیکاری کو مبارکباد دینے ضرور آئیں گے۔ ابھی پبلک سروس کمیشن کا یہ بیان کافی امید افزا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ابھی جو 25,000 لوگوں کو سرکاری دفاتر میں داخل کیا جائے گا، وہ عمل بالکل شفافیت سے پُر ہوگا لیکن یہ شفافیت اس وقت دیکھی جائے گی جب ان 25,000 لوگوں میں ہر طبقے اور ہر فرقے کی نمائندگی ہوگی کیونکہ 2500 میں 2% بھی اقلیتی فرقہ کے لوگوں کو شامل کیا گیا تو ویسٹ بنگال پبلک سروس کمیشن صحیح معنوں میں قابل تعریف ہوگی۔ ویسے تو کہا جاتا ہے کہ سرکاری دفاتر میں اقلیتی فرقے کی تعداد 2% ہے جس کا احتساب 2006 میں جسٹس سچر کمیٹی کی رپورٹ میں سامنے آیا تھا، لیکن اگر 2011 سے 2026 کا ریکارڈ سچائی کے ساتھ دیکھا جائے یا پرکھا جائے تو پتہ چلے گا اقلیتی فرقہ کی نمائندگی 1.5% ہوچکی ہے اور اس وقت جبکہ بی جے پی کی حکمرانی ہے تو 25000 میں 25 بھی شامل کرلئے جائیں تو بڑی بات ہوگی۔ جہاں تک سیاست کی بات کریں تو ریاستی سطح پر کانگریس، بایاں محاذ اور ترنمول کانگریس کی حکومتوں کو دیکھ لیا گیا اور ان تمام حکومتوں میں سرکاری روزگار میں اقلیتی فرقے کا فیصد (2%) سے آگے نہیں بڑھا اور کہا جائے تو یہ بھی کہنا ہوگا کہ ہر پارٹی نے اقلیتی فرقہ کو اپنے لئے ووٹ بینک سے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ 2006 میں جب جسٹس راجندر سچر کمیٹی کو مرکزی حکومت کی طرف سے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے تقرری دی تھی اور سپریم کورٹ کے ریٹائرجج جسٹس راجندر سچر سے کہا تھا کہ وہ پورے ملک کا دورہ کریں اور پتہ لگائیں کہ سب سے زیادہ کون فرقہ پچھڑا ہوا ہے اور ایسا کیا ہونا چاہئے کہ وہ پچھڑا ہوا فرقہ بھی دوسرے ترقی پذیر فرقوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے جس کے لئے ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت دونوں مشترکہ طور پر ان سے تعاون کرے۔ جسٹس سچر کمیٹی نے تقریباً دو سال کے دوران پورے ملک کا دورہ مکمل کرلیا اور ان کی دور بین نگاہوں نے یہ بھی تاڑ لیا کہ ملک بھر میں سب سے بڑے اقلیتی فرقہ یعنی مسلمان کس پوزیشن میں ہیں۔ جسٹس سچر کی رپورٹ میں سفارشات بھی تھیں اور حکومت سے کہا گیا تھا کہ اس ملک میں خصوصاً مغربی بنگال میں اقلیتی فرقہ (مسلمان) یہاں کے گداگروں سے بھی پست حالت میں ہے۔ رہائشی، تجارتی، معاشی، تعلیمی، بیروزگاری میں وہ 1947 کے بعد سے انتہائی بری حالت میں ہے اور حکومت ہند کو لازم ہے کہ وہ اس فرقے کو پسماندگی کی بنیاد پر سہی ریزرویشن دے۔ اگر حکومت مذہب کے نام پر ریزرویشن نہیں دے سکتی تو کم از کم مالی پسماندگی اور تعلیم سے حد درجہ دوری کی بنیاد پر ریزرویشن دے اور ڈاکٹر منموہن سنگھ اس سفارش کو منظور بھی کرلیتے لیکن ان کے قدم اس وقت رک گئے جب ان پر الزام عائد ہونے لگا کہ وہ اقلیت نوازی کرکے مسلمانوں کو اپنا ووٹ بینک بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ مسلمانوں میں آج حد درجہ تعلیمی پسماندگی نہ ہوتی تو وہ آج اس قدر پچھڑے نہ ہوتے۔ ہندستان کو آج بھی ایک نئے سرسید کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے اندر تعلیمی سرگرمیاں اس حد تک بڑھا دے کہ وہ مجسم آگ نظر آنے لگے۔ تعلیم وہ ہتھیار ہے جو پیٹن ٹینک اور امریکی میزائل سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ (خ الف ف)

وزیراگنی مترا پال کی ہدایت پر ضلع اسپتال کا معائنہ

آسنسول: 13؍اگست،(عوامی نیوز سروس):مغربی بنگال حکومت کے شہری ترقی کے وزیر اور ایم ایل اے اگنی مترا پال کی ہدایت پر، بی جے پی کارکن انوپ چتراج نے آسنسول ضلع اسپتال کا معائنہ کیا۔اس دوران ہسپتال میں مریضوں کوفراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات، کھانے کے معیار، صفائی ستھرائی اور طبی انتظامات سمیت مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اس دوران انوپ چتراج نے اسپتال میں داخل مریضوں سے بات کی اور ان کے مسائل اورانہیں فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں دریافت کیا مریضوں سے براہ راست ان کی سہولیات اور تکالیف کے بارے میں پوچھا گیااور کہا گیا کہ وہ درپیش مسائل کو سنجیدگی سے لیں اور متعلقہ حکام کے سامنے رکھیں۔معائنہ کے بعد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بھاسکر ہاجرہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی اجلاس میں ہسپتال میں درپیش مختلف مسائل، مریضوں کی سہولیات اور صحت کی دیکھ بھال کوبہتر بنانے کے طریقوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا مریضوں کو بہتر طبی امداد فراہم کرنے اور ہسپتال کی سہولیات کوبہتر بنانے کے لیےضروری اقدامات کرنے پرزور دیا گیا۔سپرنٹنڈنٹ بھاسکر ہزارہ نے ہسپتال کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔انہوں نے کہا کہ ہسپتال انتظامیہ مریضوں کوصحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ معائنہ کے دوران انہیں آیوشمان ڈے پروگرام میں حصہ لینے کا موقع بھی ملا۔اس موقع پر مریضوں کے آرام کوترجیح دینے اور ہسپتال میں صحت کی خدمات کومزید بہتر بنانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔انوپ چتراج نے کہا کہ اگنی مترا پال کاہدایات پر ہسپتال کے انتظامات کا جائزہ لینے کا مقصد نہ صرف کوتاہیوں کوتلاش کرنا ہے بلکہ مریضوں کوصحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی میں بھی مدد کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ عوامی خدمت بی جے پی کارکنوں کی ترجیح ہے اور پارٹی قیادت کی رہنمائی میں عوامی مسائل کواٹھاتے رہیں گے۔اگنی مترا پال کاشکریہ ادا کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وہ ان کی رہنمائی میں عوامی خدمت کے کاموں میں شامل ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

☆

6 ای سی ایل کوارٹرز میں چوری

آسنسول: 13؍اگست،(عوامی نیوز سروس):رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلح چوروں نے ای سی ایل کوارٹرز کونشانہ بنایاتقریباً چھ ای سی ایل کوارٹرز میں چوریوں کے ایک سلسلے نے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا دیا یہ واردات صبح اس وقت سامنے آئی جب کوارٹرز کے تالے ٹوٹے اور سامان بکھرا ہوا پایا گیابتایا جاتا ہے کہ چوررات کے وقت اسلحے کے ساتھ علاقے میں داخل ہوئے اور کئی کوارٹرز کونشانہ بنایاواقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس حرکت میں آگئی اور کیس کی تفتیش شروع کردی۔ انہوں نے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر دونوں ملزمان کوگرفتار کرکے سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔چوری کی وارداتوں اور دیگر جرائم میں ان کے کردار کے حوالے سے پوچھ گچھ کے ذریعے معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ای سی ایل کوارٹرز میں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں نے ملازمین اوران کے اہل خانہ کی حفاظت کے بارے میں خدشات کوجنم دیا ہے۔مقامی لوگوں نے علاقے میں پولیس گشت بڑھانے اور سیکورٹی کومضبوط کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

درگاپور: ٹریفک پولس کی مہم، غیرقانونی پارکنگ اور ہیلمٹ نہ پہننے پرجرمانہ

آسنسول:13؍اگست،(عوامی نیوز سروس):درگاپور کی موچی پاڑہ ٹریفک گارڈ پولیس نے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔ بدھان نگر پھانڑی پولس کے تعاون سے بدھانگر علاقہ میں ایک مشترکہ مہم چلائی گئی اس دوران مشن اسپتال سے شنکر پورتک سڑک کے کنارے غیرقانونی طور پر کھڑی کئی بائک اورگاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ڈرائیوروں کوجرمانے کیے گئے علاوہ ازیں بغیر ہیلمٹ سواری کرنے والوں کوٹریفک قوانین کے تحت جرمانہ بھی کیا گیا۔ پولیس نے وضاحت کی کہ سڑک کے کنارے گاڑیوں کی بے دریغ پارکنگ سے ٹریفک میں خلل پڑتا ہےاور حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہےاس لیےعوام کوٹریفک قوانین پرعمل کرنے اورگاڑیاں صرف مخصوص جگہوں پرپارک کرنے کے لیےآگاہ کیا جارہا ہے۔

آسنسول میں خصوصی صفائی مہم تیز

آسنسول:13؍اگست،(عوامی نیوز سروس): جیسے جیسے درگا پوجا کا تہوار قریب آرہا ہے آسنسول شہر کوصاف ستھرااور پرکشش بنانے کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں۔اسی سلسلے میں آسنسول میونسپل کارپوریشن کی جانب سے خصوصی صفائی مہم شروع کی گئی۔مہم کے تحت گلاس فیکٹری ایریامیں پارک اورشہر کے داخلی راستے کےقریب واقع جام پارک کی صفائی کی گئی۔ بتایا گیا کہ ان پارکوں کی کچھ عرصے سے باقاعدگی سے صفائی نہیں کی جارہی ہے اوردیکھ بھال مناسب طریقے سےنہیں کی جارہی تھی۔نتیجتاً پارک کا احاطہ گندااور جھاڑیوں سے بھرارہا۔میونسپل کارپوریشن اب ان عوامی مقامات کی صفائی پرخصوصی زور دے رہی ہے۔برسات کا موسم قریب آنے پرصفائی مہم کاایک اہم مقصد مچھروں کی افزائش کوروکنا اورڈینگوسمیت دیگر مچھروں سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خطرے کوکم کرنا ہے۔اور گندگی کی وجہ سے مچھروں کی افزائش میں اضافے کا خدشہ ہے جس کے پیش نظر پارکوں اوراطراف کی صفائی پرتوجہ دی جارہی ہے۔میونسپل کارپوریشن کی اس مہم سےمقامی لوگوں کوبھی راحت ملنے کی امید ہے۔اس مہم کودرگاپوجا سے پہلے شہر کے بڑے عوامی مقامات کی صفائی اورانتظامات کے ساتھ ساتھ انہیں لوگوں کے لیے زیادہ محفوظ اورمفید بنانے کے لیےاہم سمجھا جارہا ہے۔

پھولوں اور غباروں سے سجی گاڑی پر لکھا : مجھے بیٹی ہونے پر فخرھے

آسنسول:13؍اگست،(عوامی نیوز سروس):جہاں خاندانوں میں بیٹی کی پیدائش پر مختلف طریقوں سے جشن منانے کی خبریں منظر عام پرآتی رہتی ہیں، وہیں آسنسول میں ایک خاندان نے اپنی بیٹی کا استقبال کرنے کے انوکھے انداز سے توجہ مبذول کرلی ہےایک خاندان نے اپنی نومولود بیٹی کے استقبال کے لیےاپنی گاڑی کو پھولوں اور رنگ برنگے غباروں سے سجایا۔انہوں نے کار پرجلی حروف میں بیٹیوں کے احترام کا پیغام دیتے ہوئے لکھا "ہمیں بیٹی ہے، ہمیں فخر ہے"۔بتایا گیا ہے کہ نومولود بچی کو پہلی بار چترنجن میں اس کی نانی کے گھر دیکھا گیا تھا۔اہل خانہ انہیں لے جانے کے لیےخصوصی طور پرسجائی گئی گاڑی میں روانہ ہوئےجیسے ہی غبارے سے آراستہ کار آسنسول کی سڑکوں سے گزری، اس نے راہگیروں اورمقامی لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ نومولود کے والد جسلین سنگھ سندھو، ماں ندھی شرمااور دادی، موسمی کماری شرما، بچی کے ساتھ فیروز پور سے چترنجن کے لیےروانہ ہوئے۔خاندان نے اپنی بیٹی کی پیدائش کویادگار بنانے کے لیے گاڑی کو پہلے ہی پرکشش انداز میں سجا رکھا تھا۔کار پرلکھا ہواپیغام "ہمیں بیٹی ہے، ہمیں فخر ہے" نے خاندان کے ساتھ ساتھ معاشرے کوخوشی دی یہ بیٹیوں کی عزت اور مساوات کا پیغام بھی پھیلا رہا تھانومولود کی والدہ ندھی شرمانے کہا کہ بیٹی کی پیدائش پر پورا خاندان بہت خوش ہے۔

پنڈیشور: نیتائی منڈل پوسٹ پول تشدد اور بھتہ خوری کے الزام میں گرفتار

آسنسول: 13؍اگست،(عوامی نیوز سروس): ترنمول کانگریس کے یوتھ صدر نروتم منڈل عرف نیتائی کوپولس نے مغربی بردوان ضلع کے پنڈیشور میں پوسٹ پول تشدد اور جبری وصولی کے الزام میں گرفتار کیا ہے اسے پولیس نے رات گرفتار کیا تھا۔ جمعرات کی صبح اسے درگاپور کی عدالت میں پیش کیا گیاذرائع کے مطابق نروتم منڈل کے خلاف پوسٹ پول تشدد اور بھتہ خوری سے متعلق شکایات ہیں مقامی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ وہ ریاست میں سیاسی اقتدار کی تبدیلی کے بعد سے علاقے سے لاپتہ تھے نروتم منڈل عرف نیتائی نے مبینہ طور پرترنمول یوتھ کانگریس تنظیم میں اہم ذمہ داریاں سنبھالی ہیں جب سے 2011 میں ریاست میں ترنمول کانگریس کی حکومت آئی تھی مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اس کے خلاف علاقے میں کافی عرصے سے متعدد شکایات درج ہیں پولیس نے بتایا کہ ملزم کو عدالت میں پیش کر کے پولیس کی تحویل میں لینے کی استدعا کی گئی ہےحراست میں لے کراس سے پوچھ گچھ کی جائے گی اور شکایات کی تحقیقات آگے بڑھیں گی۔

بند کالے پتھر کی کانوں کو دوبارہ شروع کرنے کی مانگ میں شدت

آسنسول: 13؍اگست،(عوامی نیوز سروس):مغربی بردوان ضلع کے آسنسول علاقے میں بلیک اسٹون کی کانوں کی صنعت کو دوبارہ شروع کرنے کے مطالبات بڑھ گئے ہیں جوکئی سالوں سے بند ہے۔صنعت اور مزدور تنظیموں نے ریاستی حکومت سے اس اہم صنعت کوترجیح دینے اور بند کانوں کوجلد دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔آسنسول چیمبر آف کامرس کے سکریٹری شمبھوناتھ جھانے ریاستی حکومت کوخط لکھ کر بند کانوں سے پیدا ہونے والی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 15,000 کارکنان اوران کے خاندان بلواسطہ اور بالواسطہ طور پرسیاہ پتھر کی کان کنی کی صنعت سے وابستہ ہیں۔ بارودی سرنگیں کافی عرصے سے بند ہیں جس کی وجہ سے ان خاندانوں کو شدید معاشی بحران کا سامنا ہے۔شمبھوناتھ جھانے کہا کہ کالے پتھر کی کانیں آسنسول خطے کی معیشت اورروزگار کے لیےایک اہم بنیاد رہی ہیں کان کی بندش سے ہزاروں مزدوروں کی آمدنی متاثر ہوئی ہے، جس سے بہت سے خاندان اپنی روزمرہ کی ضروریات کوپورا کرنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کان کی بندش سے مزدوروں اور ریاستی حکومت دونوں کومحصولات کا نقصان ہورہا ہےاس کے ساتھ ساتھ آسنسول اورآس پاس کے علاقوں میں جاری تعمیراتی کام، سیل-آئی ایس پی کی جدید کاری، ریلوے کی توسیع اور دیگر بنیادی ڈھانچیاس سے انفراسٹرکچر کے منصوبے بھی متاثر ہورہے ہیں۔چیمبر سکریٹری نے دعویٰ کیا کہ اس وقت پڑوسی ریاست جھارکھنڈ سے بڑی مقدار میں کالے پتھر کے چپس یہاں لائے جارہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جہاں یہ مقامی مانگ کوپورا کر رہاہے، اقتصادی فوائد پڑوسی ریاستوں کو حاصل ہو رہے ہیں، جس سے مغربی بنگال ممکنہ آمدنی سے محروم ہے۔شمبھوناتھ جھانے مطالبہ کیا ہے کہ ریاستی حکومت آسنسول کے علاقے میں بند بلیک اسٹون کان کنی کی صنعت کوخصوصی ترجیح دے۔ انہوں نے ضروری قانونی اور انتظامی طریقہ کار کومکمل کرنے اور بند کانوں کوجلد ازجلد دوبارہ کھولنے کی اپیل کی ہے۔

صرف35 منٹ میں سیکٹرفائیو سے نیوگڑیا کا سفر، اورنج لائن کا31 دسمبر تک آغاز

کولکاتا،13؍اگست : (عوامی نیوز سروس)ڈیڑھ گھنٹے کا سفراب صرف35 منٹ میں طے ہوگا۔اگر سب کچھ ٹھیک رہاتو اورنج لائن 2026 تک شروع ہو جائے گی۔یعنی کولکاتا میٹرواتھارٹی نیوگڑیا سے سیکٹر فائیو تک اورنج لائن پرخدمات شروع کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔اگر یہ لائن شروع ہو جائے تو ڈیڑھ گھنٹے کا سفر 35 منٹ میں طے کیا جاسکتا ہے۔میٹروریل کے جنرل منیجر پریم ساگر گپتانے ایک قومی میڈیا آؤٹ لیٹ کو بتایا۔انہوں نے کہا کہ اورنج لائن میٹرو سروس کوسالٹ لیک سیکٹرفائیوتک بڑھایا جارہا ہے۔اسے 31 دسمبر تک مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔معلوم ہوا ہے کہ نیوگڑیا سے سالٹ لیک سیکٹرفائیوتک لائن کو بڑھانے کیلئے بہت کم کام ہونا باقی ہے۔خیال کیا جارہا ہے کہ میٹرواتھارٹی اس سال 31 دسمبر تک اسے مکمل کرلے گی۔اس سال مئی میں حکومت کی تبدیلی کے بعد سے چنگڑی گھاٹہ کراسنگ پر366 میٹرطویل مسنگ لنک یاغیرمنسلک حصے کی تعمیر شروع ہوگئی ہے۔معلوم ہوا کہ اب یہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔کولکاتا میں اورنج لائن میٹرو کی ذمہ دار کمپنی ریل وکاس نگم لمیٹڈ (RVNL) ہے۔کمپنی پہلے ہی335 میٹر سیکشن کو جوڑنے کا کام مکمل کرچکی ہے۔ایک باقی 31 میٹر کا سیکشن ہے، جومنسلک ہونے پر، اورنج لائن کونیوگڑیا سے سالٹ لیک سیکٹر5 سے بیلگھاٹہ کے راستے جوڑ دے گا۔اورنج لائن کی توسیع کا کام زوروں پر ہے۔سالٹ لیک سیکٹر5-آئی ٹی سینٹر، نلبن اور گورکشور گھوش میٹرواسٹیشن پہلے ہی تعمیر ہوچکے ہیں۔توقع ہے کہ کام کے آخری مرحلے کی تکمیل اور کمشنر آف ریلوے سیفٹی (CRS) کے معائنہ کے بعد، نیوگڑیا سے سالٹ لیک سیکٹر5 تک میٹروسروس اس سال کے اندر مسافروں کے لیے کھول دی جائے گی۔

اکیڈمی آف فائن آرٹس کی دیواریں تین دنوں میں تین بار کی تبدیلی سے ہلچل

کولکاتا،13؍اگست : (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کی تاریخی اکیڈمی آف فائن آرٹس میں ایک بڑا تنازعہ کھڑا ہوگیا ہے۔راہداریوں اور عملے کے کمروں کی دیواروں کوتین دنوں میں تین مختلف رنگوں (اصل میں زعفرانی اور سفید) پینٹ کیا گیا۔کبھی ہندوستان کے عظیم فنکاروں کا گھر اور ثقافت کا ایک بڑا سرپرست، اکیڈمی اب ایک گرماگرم سیاسی تنازعہ کا مرکز بن گیا ہے۔اکیڈمی آف فائن آرٹس، ایک ایسی جگہ جس نے رابندر ناتھ ٹیگور اور ایم ایف حسین جیسے روشن خیالوں کے فن کی نمائش کی ہے۔عملے اور لوگوں کا کہنا ہے کہ سیکورٹی اور عملے کے علاقوں کی دیواروں کوتین دنوں میں تین مختلف رنگوں سے پینٹ کیا گیا۔پہلے دن اصلی بھورے سرخ رنگ کوزعفران سے بدل دیا گیا۔دوسرے دن اس کا رنگ سفید کردیا گیااور تیسرے دن دوبارہ زعفرانی رنگ کردیا گیا۔فنکاروں اور اکیڈمی کے دیرینہ اراکین نے اس عمارت کوثقافت کا مرکز، سیاست سے دور ایک جگہ قرار دیا۔ایک سینئر پینٹر نے کہا کہ اس جگہ نے کئی نسلوں تک فنکارانہ آزادی کا تحفظ کیا ہے۔اچانک اور بار بار رنگوں میں تبدیلی سیاسی مداخلت کی نشاندہی کرتی ہے، جواکیڈمی کے لیے اچھا نہیں ہے۔ایک اور مقامی فنکار نے یہ بھی کہا کہ آرٹ کی جگہوں کوسیاسی پیغامات پہنچانے کیلئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ایسے میں زعفران کو پینٹ کرنا ادارے پر قبضہ کرنے کی کوشش لگتا ہے۔اس واقعے نے فوری طور پرایک سیاسی تنازعہ کوجنم دیا۔ترنمول کانگریس کے رہنماؤں نے رنگ کی تبدیلی کوتوہین آمیز اور غیرضروری قرار دیااور مطالبہ کیا کہ اکیڈمی کوکسی بھی پارٹی کے اثر سے دور رکھا جائے۔سینئر آرٹسٹ ردرنیل گھوش، جواس واقعے کے دوران موجود تھے، نے کہا کہ عملے کے ارکان نے پینٹنگ کا کام کیا اور اصرار کیا کہ یہ کسی ادارہ جاتی حکم کے تحت نہیں کیا گیا ہے۔دوسری طرف، بی جے پی ایم ایل اے سجل گھوش نے تبدیلی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اکیڈمی کی ظاہری شکل کواس کی روایتی شناخت کے مطابق رہنا چاہیےاور مخالفین پرالزام لگایا کہ وہ اپنے فائدے کیلئے اس معاملے پرسیاست کررہے ہیں۔کئی مصوروں اور اکیڈمی کے اراکین نے کیمروں کے سامنے احتجاج کیااور دوبارہ پینٹنگ کوادارے کی غیرجانبداری پرحملہ قرار دیا۔انہوں نے سیاسی طور پرحوصلہ افزائی کی کسی بھی تبدیلی کوفوری طور پرروکنے اور مستقبل کی آرائشی تبدیلیوں کا فیصلہ کرنے کے لیےفنکاروں اور ٹرسٹیوں کی ایک کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ کیا۔اکیڈمی آف فائن آرٹس کی انتظامیہ نے ابھی تک اس معاملے پرکوئی تفصیلی بیان جاری نہیں کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ دوبارہ پینٹنگ کی اجازت کس نے دی یااصل رنگوں کوبحال کرنے کے لیےان کے پاس کیا منصوبہ ہے۔

صفحه اول کا بقیه

بقیه:وزیراعلیٰ شوبھیندو

پنچایت سطحوں پرصبح 9 بجے کے بعدشروع ہونی چاہئیں۔ریاستی سطح پروزیراعلیٰ اور ضلعی سطح پروزیر، کمشنریاضلع مجسٹریٹ پرچم کشائی کریں گے۔سب ڈویژن اور بلاک کی سطح پرمتعلقہ افسراور پنچایت اورگاؤں کی سطح پرگاؤں یاپنچایت سربراہ پرچم لہرائیں گے۔یوم آزادی کی شام 6 بجے کے بعد گورنر کی رہائش گاہ پر 'ایٹ ہوم' پروگرام کا اہتمام کیا جائے گا۔بتایا گیا ہے کہ اس تقریب میں عام مدعوئین کے علاوہ خصوصی کارنامے رکھنے والے مختلف لوگوں کوبھی مدعو کیا جائے گا۔اس فہرست میں معذور افراد، مختلف شعبوں میں کامیابیاں حاصل کرنے والے افراد، ماحولیات کے تحفظ میں خصوصی کردار ادا کرنے والے افراد، صفائی کے کارکنان، پدم ایوارڈیافتہ، شہداء کے اہل خانہ، اولمپک اور دیگر اہم کھیلوں کے مقابلوں میں میڈل جیتنے والے، اساتذہ، صحت کارکنان، بہادری ایوارڈ حاصل کرنے والے بچے، خواتین سرپنچ، طالب علم اور محققین شامل ہوں گے۔ایسے خصوصی مہمانوں کے لیے25 سے50 نشستیں مخصوص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اہل وطن میں جذبہ حب الوطنی بڑھانے کے لیےملک بھرمیں بینڈ پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔یہ پروگرام تقریباً343 اہم مقامات پرمنعقد ہوں گے۔پروگرام کوکامیاب بنانے کے لیے مقامی انتظامیہ کوضروری تعاون فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیه:نیپال کا بھارتی سرزمین

مسائل نے گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ نیپال کا دعویٰ ہے کہ دریائے کالی کا منبع لیپیادھورا ہے۔اس بنیاد پرلیپیادھورا، کالاپانی اور لیپولیکھ نیپال کا حصہ ہیں۔دوسری جانب بھارت کا دعویٰ ہے کہ دریائے کالی لیپولیکھ کے نیچے سے شروع ہوتا ہے۔اس لیے کالاپانی سمیت ایک بڑاعلاقہ بھارت کا حصہ ہے۔یہ ایک طویل عرصے سے ایک مسئلہ ہے۔یہاں تک کہ ساگولی معاہدے نے بھی اس معاملے کوواضح نہیں کیا۔اب انکشاف ہوا ہے کہ نیپال معاہدے کی دستاویزات کھوبیٹھا ہے!

بقیه:پنجاب کے سابق

گئی، اور پھرفوراً ہی سکھبیر بادل کوقریب کے یشوسائی اسپتال لے جایا گیا۔اس معاملہ میں پولیس نے ایک شخص کوحراست میں لے کر جانچ کی کارروائی شروع کردی ہے۔

ناندیڑ کے ضلع مجسٹریٹ راہل کارڈیلے نے واقعہ کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ سکھبیر سنگھ بادل ذاتی دورہ پرگرودوارہ پہنچے تھے۔انھیں طے وقت کے مطابق پوری سیکورٹی دی گئی تھی۔جب وہ گرودوارہ پہنچےتو اچانک ایک شخص گرودوارہ احاطہ میں داخل ہوااوران پرحملہ کردیا۔ضلع مجسٹریٹ نے سکھبیر بادل کوہلکی چوٹیں ا?نے کی جانکاری دی ہے۔انھوں نے یہ بھی بتایا کہ سابق وزیراعلیٰ کوبچانے پہنچے پولیس انسپکٹر کوبھی ہلکی چوٹیں آئی ہیں۔اس حملہ کے بعد جب سکھبیر بادل اسپتال پہنچےتو وہاں کچھ لوگوں نے ان کی ویڈیوز بنائیں، جوسوشل میڈیاپروائرل ہورہی ہیں۔ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ وہ ہاتھ پرکپڑا رکھ کراسپتال میں داخل ہورہے ہیں۔حملہ کوواقعہ کے فوراًبعد ہی حراست میں لےلیا گیا۔پولیس اس سے پوچھ تاچھ کررہی ہے۔سکھبیر بادل کی سیکورٹی بھی مزید سخت کردی گئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ یہ پہلی بارنہیں ہے جب سکھبیر سنگھ بادل پرحملہ کیا گیا ہے۔4 دسمبر 2024 میں امرتسر واقع سورن مندر کے باہر بھی ان پرایک قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ان پرگولی چلانے کی کوشش کی گئی تھی، جس میں وہ بال بال بچ گئے تھے۔سکھ طبقہ میں ان کے خلاف کچھ ناراضگی بھی دیکھنے کوملتی رہی ہے، لیکن تازہ حملہ کیوں کیا گیا ہے، اس بارے میں فی الحال کچھ بھی سامنے نہیں ا?یا ہے۔

بقیه:ایران موساد کی

گئے تھے۔اسرائیلی جاسوس ایجنسی موساد نے ان کےقتل کی منصوبہ بندی مکمل طور پرکی تھی۔پانچ ماہ بعداس موساد نے ایران کا منصوبہ ناکام بنادیا۔لیکن اسرائیل کی جاسوسی ایجنسی کوتہران کی سازش کا علم کیسے ہوا؟ ایک ذریعے کا دعویٰ ہے کہ ایرانی حکومت کے اندر سے کسی نے ٹرمپ کےقتل کا بلیو پرنٹ موساد کوبھیجا تھا۔پھر غصے کے عالم میں موساد نے خفیہ معلومات امریکی سیکرٹ سروس کے اہلکاروں کودے دیں۔امریکی صدراس کی وجہ سے بچ گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹرمپ کوقطری شاہی خاندان کی طرف سے تحفے میں دیئے گئے طیارے میں نیٹو سربراہی اجلاس سے واپس آنا تھا۔لیکن آخری لمحات میں دیکھا گیا کہ امریکی صدرایک پرانی ایئرفورس ون پرسوار ہوگئے۔اگرچہ آخر میں، ٹرمپ اس جہاز پر بھی نہیں اڑے۔کیمرے میں امریکی صدر کوایئرفورس ون میں سوار ہوتے دکھایا گیا ہے۔یہیں سے ڈرامہ شروع ہوتا ہے۔ٹرمپ کومکمل رازداری میں ایئرفورس ون سے اتار دیا گیا۔اسے خاموشی سے ڈائننگ کار میں بٹھا کرایئرپورٹ کے دوسری طرف لے جایا گیا۔ایک چھوٹا C-32A فوجی طیارہ وہاں انتظار کررہا تھا۔ٹرمپ بالآخراس طیارے میں سوار ہوئے اورترکی سے روانہ ہوگئے۔

بقیه:دہلی فسادات: کڑکڑڈوما

استغاثہ مناسب ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا۔ملزمین کوشبہات کا فائدہ دیتے ہوئے بری کردیا گیا۔یہ فیصلہ عدالتی عمل کے اہم اصول کی عکاسی کرتا ہے۔عدالت نے پایا کہ اہم گواہ کی گواہی میں کئی تضادات تھے۔اس کی باتوں میں بھی تضاد سامنے آیا۔ان تضادات کی وجہ سے گواہ کی اعتباریت پرشک پیدا ہوا۔عدالتی نظام میں گواہ کی گواہی کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔اگر گواہ کی گواہی کمزور ہوتو ملزم کو بری کیا جاسکتا ہے۔

واضح رہے کہ دہلی فسادات معاملہ میں پہلے بھی کئی ملزمین کو بری کیا جاچکا ہے۔حالانکہ دہلی فسادات سے جڑے کئی معاملے اب بھی زیرسماعت ہیں۔جمع? علماء ہند بھی دہلی فسادات کے کئی معاملوں میں اپنے وکیلوں کوا?گے بڑھایا ہے۔کئی بےقصوروار افراد کو جمعیۃ نے اپنی کوششوں سے جیل کے باہر بھی نکالا ہے۔عدالت میں مضبوط دلیلوں کے ساتھ کئی مقدمات اس ادارہ نے جیتے ہیں۔

بقیه:رچناتمک کانگریس

انہیں یہ کہا گیا کہ وہاں صرف نظم وضبط برقرار رکھا جائے گااور انہیں اپنی بات رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

انہوں نے کہا کہ مسئلہ صرف طلبہ تک محدود نہیں ہے۔راہل گاندھی نے ایک خاتون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ ان سے ملنے آئی تھیں اوران کی بیٹی کے ساتھ چار سال قبل اتراکھنڈ میں زیادتی ہوئی تھی اوراسے قتل کردیا گیا تھا۔ان کے مطابق وہ خاتون رورہی تھیں اوراپنی بات کہنا چاہتی تھیں، لیکن نظام کی طرف سے انہیں بھی یہ کہہ کرروک دیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی بات رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ اس سے بدنظمی پھیل سکتی ہے۔راہل گاندھی نے کہا کہ ان کے مطابق حکومت اوراس کی سیاسی سوچ کا مقصد ہندوستان پرایک ایسا نظام مسلط کرنا ہےجس سے حکومت اور چند مخصوص لوگوں کوفائدہ پہنچے۔اس کے برعکس انہوں نے کہا کہ رچناتمک کانگریس کا کام ہندوستان کواپنی بات کہنے کا موقع دینا اور ایسے نظام کوتوڑنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے لوگوں کے پاس کہنے کے لیے بہت کچھ ہے اور انہیں اپنی بات رکھنے کا حق ملنا چاہیے۔ان کے مطابق جمہوریت کا مطلب صرف انتخابات نہیں بلکہ عوام کواپنی تکلیف، اپنی خواہشات اوراپنے سوالات کھل کر بیان کرنے کا موقع دینا بھی ہے۔راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں ہندوستان کے ماضی اورحال کوسمجھنے کے سوال پر بھی زور دیا۔انہوں نے کہا کہ آج کے ہندوستان کوسمجھنے کی ضرورت ہے، نہ کہ صرف ہزاروں سال پرانے ہندوستان کوسمجھنے کی کوشش کی جائے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو اب یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ ہندوستان کواظہارِ رائے سے روکا نہیں جاسکتا۔انہوں نے کہا کہ ملک میں بہت سے لوگ خوف کی وجہ سے بزدلانہ رویہ اختیار کررہے ہیں۔راہل گاندھی نے کہا کہ بہت سے لوگ ایک 'کائرفورس' کے خوف کی وجہ سے بزدل لوگوں کی طرح برتاؤ کررہے ہیں۔ان کے مطابق اس خوف سے باہر نکلنا اور لوگوں کواپنی بات کہنے کا موقع دینا ضروری ہے۔

راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے لوگوں کی آواز اوران کے خیالات میں ہے۔ان کے مطابق ملک کوایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جس میں عام لوگوں کو اپنے مسائل اٹھانے، سوال پوچھنے اور اپنی رائے ظاہر کرنے کی آزادی ہو۔رچناتمک کانگریس کے دوروزہ قومی کنونشن کے دوسرے دن راہل گاندھی نے شرکا کے ساتھ کھلے مکالمے میں بھی حصہ لیا۔

کنونشن کے پہلے دن تنظیم کے کام کرنے کے طریقہ کار، عوام سے رابطے اورآئندہ کی حکمت عملی پرتفصیلی غور کیا گیا تھا۔پہلے دن رچناتمک کانگریس کے چیئرمین اورسابق رکن پارلیمنٹ سندیپ دکشت نے بتایا تھا کہ تقریباً400 افراد کومدعو کیا گیا تھا، لیکن800 سے زائد افراد نے رجسٹریشن کرایا۔سندیپ دکشت نے پہلے دن کی کارروائی کے بعد کہا تھا کہ ملک کے مختلف حصوں سے آئے شرکا نے رچناتمک کانگریس کے کام کرنے، عوام سے جڑنے اور تنظیم کی آئندہ سمت کے بارے میں تفصیل سے اپنی تجاویز پیش کیں۔ان کے مطابق شرکا کی بڑی تعداد ایسے لوگوں پرمشتمل تھی جوکسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں ہیں، لیکن آئین ہند اورآزادی کی جدوجہد کی اقدار سے خود کوجوڑتے ہیں۔دوسرے دن کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی کنونشن سے خطاب کیا اورشرکا کے ساتھ مکالمہ کیا۔اس کے بعد راہل گاندھی نے اپنے خیالات پیش کیےاور کھلے سیشن میں موجود لوگوں سے بات چیت کی۔

راہل گاندھی نے اس موقع پراس بات پرزور دیا کہ ملک کے موجودہ حالات کوسمجھنا اورعوام کی موجودہ مشکلات کوسننا ضروری ہے۔انہوں نے اظہارِ رائے کی آزادی کو جمہوری نظام کی بنیادی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو خاموش کرانے کے بجائے ان کی بات سننے کی کوشش ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تعمیر عوام کی آواز، ان کے تجربات اوران کی امنگوں سے ہوتی ہے۔ان کے مطابق اگر لوگوں کواپنی بات کہنے کا موقع نہیں دیا جائے گا تو ان کے مسائل اوران کے اندر موجود بےچینی کوسمجھنا مشکل ہوگا۔

☆

مانسون اجلاس: 19 گھنٹے بھی نہیں چل سکی لوک سبھا، راجیہ سبھا کا بھی رہا برا حال، ٹیکس دہندگان کے 175 کروڑ روپے برباد

نئی دہلی 13 اگست: پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس جمعرات (13 اگست) کو ختم ہو گیا۔ آج بھی دونوں ایوانوں میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ لوک سبھا 'وندے ماترم' کے ترانے کے بعد ملتوی ہو گئی اور راجیہ سبھا میں تقریباً ایک گھنٹے تک بحث ہوئی۔ اس بار کا مانسون اجلاس ہنگامے کی نذر ہو گیا۔ چندہ چوری، جنتر منتر پر طلبہ کا احتجاج و لاٹھی چارج اور ایف سی آر اے بل سمیت کئی ایسے مسائل رہے جو بحث کا مرکز بنے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ایوانوں میں بہت کم کام کاج ہوا۔ پی آر ایس لیجسلیٹو ریسرچ کے مطابق رواں اجلاس میں مجموعی طور پر 19 میٹنگیں تجویز کی گئی تھیں اور روزانہ ایوان کو تقریباً 7 گھنٹے کا کام کرنا تھا۔ اس حساب سے لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں کو تقریباً 114-114 گھنٹے کا کام کاج ہونا تھا، لیکن ہنگامے، نعرے بازی اور بار بار کارروائی ملتوی ہونے کے باعث دونوں ایوان اس ہدف کے آس پاس بھی نہیں پہنچ پائے۔ اسی دوران لیڈران کی آپسی بحث و تکرار کی وجہ سے ٹیکس دہندگان یعنی عام آدمی کا تقریباً 175 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔

پی آر ایس کے اعداد و شمار کے مطابق راجیہ سبھا کی پروڈکٹیوٹی رواں سیشن میں محض 39.17 فیصد رہی۔ ایوان طے شدہ وقت کے مقابلے میں کل 37 گھنٹے 49 منٹ ہی کام کر سکا۔ یعنی جتنا وقت طے تھا اس کا نصف سے بھی کم حصہ اصل کام کاج میں استعمال ہو سکا۔ باقی وقت ہنگامہ آرائی، نعرے بازی اور بار بار التوا کی نذر ہو گیا۔ پورے سیشن کے دوران اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ مسلسل مختلف موضوعات پر ایوان میں ہنگامہ آرائی کرتے رہے۔ طلبہ کے احتجاج پر پولیس کی کارروائی کا معاملہ ہو یا دیگر سیاسی تنازعات، ان وجوہات کی بنا پر ایوان کی کارروائی روزانہ کئی بار دوپہر یا شام تک کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت اہم سوالات سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے، جبکہ حکمراں جماعت کا کہنا تھا کہ وہ بحث کے لیے ہمیشہ تیار تھی۔

واضح رہے کہ مانسون اجلاس میں اگر راجیہ سبھا کا حال برا تھا تو لوک سبھا کی صورتحال اس سے بھی زیادہ خراب رہی۔ پی آر ایس کے مطابق مانسون اجلاس 2026 میں لوک سبھا کی پروڈکٹیوٹی گھٹ کر صرف 16 فیصد رہ گئی۔ پورے سیشن میں لوک سبھا محض 17.4 گھنٹے ہی کام کر سکی جبکہ طے شدہ پروگرام کے حساب سے اسے کہیں زیادہ گھنٹے کام کرنا تھا۔ لوک سبھا میں بھی کئی اہم بلوں پر بحث متاثر ہوئی یہاں تک کہ جن بلوں کو پاس کیا جانا تھا ان پر بھی ٹھیک سے بحث نہیں ہو سکی۔ ایوان کی کارروائی تقریباً ہر دن دوپہر 12 بجے، پھر 2 بجے اور کئی بار شام 5 بجے تک کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔

کنزیومر کمیشنوں میں زیر التوا مقدمات پر سی جے آئی سوریہ کانت کی تشویش، ملک بھر کی رپورٹ طلب

نئی دہلی 13 اگست: صارف تنازعات کے فوری اور سستے انصاف کے لیے قائم صارف (کنزیومر) کمیشنوں میں مقدمات کے بڑھتے بیک لاگ پر سپریم کورٹ نے سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت نے کہا کہ اگر صارفین کے مقدمات برسوں تک زیر التوا رہیں تو ایسے خصوصی فورمز کے قیام کا بنیادی مقصد ہی ناکام ہو جاتا ہے۔ عدالت نے ملک بھر کے صارف کمیشنوں کی صورت حال پر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ صارف تنازعات کے ازالے سے متعلق ایک معاملے کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے صارف کمیشنوں کے کام کرنے کے طریقہ کار پر سوالات اٹھائے۔ بنچ نے ایک میڈیا رپورٹ کا بھی نوٹس لیا، جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک مقدمہ 2019 سے زیر التوا ہے اور اسے 2022 میں صرف ایک مرتبہ سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا گیا، لیکن اس کے بعد سے اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس صورت حال پر چیف جسٹس نے سوال کیا کہ کیا صارف کمیشن اسی طرح کام کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جب لوگوں کو فوری اور کم خرچ انصاف فراہم کرنے کے مقصد سے خصوصی کمیشن قائم کیے گئے ہیں تو پھر مقدمات کا برسوں تک زیر التوا رہنا تشویش ناک ہے۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ عدالتوں اور دیگر قانونی اداروں کے حوالے سے مسلسل بنیادی ڈھانچے اور سہولتوں کی کمی کی بات کی جاتی ہے، لیکن اگر قائم شدہ ادارے اس طرح کام کر رہے ہوں تو اس پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے قومی صارف تنازعات ازالہ کمیشن (این سی ڈی آر سی) کے صدر سے ملک بھر کے صارف فورمز اور کمیشنوں کے کام کاج سے متعلق جامع رپورٹ طلب کی ہے۔ عدالت نے رپورٹ میں زیر التوا مقدمات کی مجموعی تعداد، موجودہ خالی عہدوں اور ہر بنچ کی جانب سے مقدمات نمٹانے کی شرح کی تفصیلات فراہم کرنے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ این سی ڈی آر سی سے یہ بھی بتانے کو کہا گیا ہے کہ مقدمات کے بڑھتے بوجھ سے نمٹنے کے لیے صارف کمیشنوں کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سپریم کورٹ نے این سی ڈی آر سی کے صدر کو دو ہفتوں کے اندر رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی، اسپیکر کی چائے پارٹی کا اپوزیشن نے کیا بائیکاٹ

نئی دہلی 13 اگست: پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس آج یعنی جمعرات کے روز اختتام پذیر ہو گیا۔ دونوں ایوانوں کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ اس کے بعد لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے چائے پارٹی کا اہتمام کیا گیا، جس کا اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے سمیت کئی اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے بائیکاٹ کیا۔ وزیر اعظم مودی، امت شاہ، راجناتھ سنگھ سمیت این ڈی اے کے کئی لیڈران اس چائے پارٹی میں موجود تھے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ڈی ایم کے کی لیڈر کنی موزی اسپیکر کی چائے پارٹی میں شامل ہوئیں۔

کانگریس ذرائع کا کہنا ہے کہ اسپیکر نے حسب روایت لوک سبھا میں اپنی تقریر نہیں کی، اور نہ ہی یہ بتایا کہ پارلیمنٹ کا کام کاج کیسا رہا، اس لیے حزب اختلاف نے ان کی روایتی چائے پارٹی کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اس سے قبل چائے پارٹی میں پرینکا گاندھی کو بھیجنے کا پروگرام تھا۔ سونیا گاندھی اور ملکارجن کھڑگے بھی چائے پارٹی میں شرکت کرنے والے تھے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہونے کے بعد لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے یہ میٹنگ رکھی جاتی ہے۔ اس کا مقصد حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان باہمی تلخی کو کم کرنا اور خوشگوار ماحول قائم کرنا ہوتا ہے۔

اس چائے پارٹی کا جب اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا، تو ڈی ایم کے کی طرف سے کنی موزی کا اس تقریب میں شرکت کئی لوگوں کو حیران کر رہا ہے۔ سیاسی ماہرین کنی موزی کی اس چائے پارٹی میں شرکت کو ایک بڑا سیاسی قدم بتا رہے ہیں۔ کانگریس نے تمل ناڈو میں جب ٹی وی کے سے ہاتھ ملایا، تبھی سے ڈی ایم کے نے کانگریس سے دوری بنانی شروع کر دی ہے۔ اب اس کا فائدہ حکمراں جماعت اٹھانا چاہتی ہے، اسی لیے چائے پارٹی میں کنی موزی کی تصویر پی ایم مودی کے ساتھ سامنے ا؟نے پر کئی طرح کے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ سوال یہ بھی اٹھ رہا ہے کہ کیا جنوبی ہندوستان میں نمائندگی کی لڑائی کو ا؟گے بڑھاتے ہوئے ڈی ایم کے حد بندی معاملہ پر مودی حکومت کی حمایت کرے گی؟ کنی موزی کا چائے پارٹی میں شامل ہونا یہ اشارہ ضرور کرتا ہے کہ ڈی ایم کے بھلے ہی این ڈی اے کے ساتھ نہیں ہے، لیکن یہ مکمل طور پر حد بندی کے خلاف بھی نہیں ہے۔

دراصل ڈی ایم کے چاہتی ہے کہ حد بندی منصفانہ طریقے سے عمل میں ا؟ئے، تا کہ تمل ناڈو کی آواز پارلیمنٹ میں کمزور نہ ہو۔ ڈی ایم کے کو پتہ ہے کہ صرف پارلیمنٹ کے اندر ہنگامہ کرنے یا کانگریس کے ساتھ بائیکاٹ کرنے سے تمل ناڈو کے مفادات کی حفاظت نہیں ہوگی۔ اس کے لیے برسراقتدار جماعت اور لوک سبھا اسپیکر کے ساتھ گفتگو کا راستہ کھلا رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ جب حد بندی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا تو ریاست کے موقف کو مضبوطی کے ساتھ سامنے رکھا جا سکے گا۔

☆☆☆

دہلی میں مزید 5 دنوں تک ہوگی بارش، یوپی-بہار سے کرناٹک تک الرٹ

نئی دہلی 13 اگست: مانسون کی وجہ سے ملک کی کئی ریاستوں میں موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ میدانی علاقوں سے لے کر پہاڑوں تک شدید بارش ہو رہی ہے۔ شدید بارش کی وجہ سے پہاڑی ریاستوں میں لینڈ سلائیڈنگ کے معاملے بڑھ گئے ہیں، جبکہ کئی ریاستوں میں سیلاب کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ اگست کے پہلے ہفتے میں بارش کے کئی سال کے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ اس دوران ہندوستانی محکمہ ؟ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے آج یعنی 13 اگست کے لیے کئی ریاستوں میں بارش کی پیش گوئی جاری کی ہے۔ محکمہ ؟ موسمیات کا اندازہ ہے کہ راجدھانی دہلی میں 13 اگست کو بادل چھائے رہیں گے۔ دوپہر سے شام کے وقت ہلکی بارش یا بونداباندی ہو سکتی ہے، اور یہ سلسلہ ا؟ئندہ 5 دنوں تک، یعنی 18 اگست تک جاری رہ سکتا ہے۔ آج کم از کم درجہ ؟ حرارت 24 سے 26 ڈگری سیلسیس رہنے کی امید ہے، جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 سے 35 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ ؟ موسمیات کا اندازہ ہے کہ اگلے 7 دنوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ ؟ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی۔ دن کے دوران جنوب مشرقی ہوائیں 10 سے 15 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہیں۔ اتر پردیش میں ان دنوں خوب بارش ہو رہی ہے۔ محکمہ ؟ موسمیات کے مطابق آج مشرقی اتر پردیش میں کچھ مقامات پر شدید بارش ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کے کئی حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بجلی گرنے کا بھی امکان ہے۔ آنے والے دنوں میں مشرقی اتر پردیش میں بارش کی سرگرمیاں مزید بڑھ سکتی ہیں۔ محکمہ ؟ موسمیات کا کہنا ہے کہ کل سے 18 اگست تک مشرقی یوپی میں کئی مقامات پر بارش ہو سکتی ہے۔ مغربی یوپی میں بھی کل سے 17 اگست کے درمیان شدید بارش کا امکان ہے۔ بہار کے کچھ علاقوں میں آج بارش ہو سکتی ہے، لیکن کل سے ریاست میں بارش کی سرگرمیوں میں اضافہ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ کل سے 18 اگست کے دوران بہار میں کئی مقامات پر بارش کی پیش گوئی ہے۔ اس دوران ریاست میں کچھ مقامات پر شدید بارش ہو سکتی ہے۔ جھارکھنڈ میں آج کئی علاقوں میں بارش کے ساتھ گرج چمک دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ کل جھارکھنڈ میں بہت شدید بارش ہو سکتی ہے۔ آج گنگائی مغربی بنگال اور اڈیشہ میں کچھ مقامات پر شدید ترین بارش ہو سکتی ہے۔ اڈیشہ میں 16 اگست تک شدید بارش کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں بھی بارش کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ آج مغربی مدھیہ پردیش میں شدید بارش ہو سکتی ہے، جبکہ مشرقی مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں بھی کچھ علاقوں میں تیز بارش دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ آج راجستھان کے کچھ علاقوں میں شدید بارش ہو سکتی ہے۔ مہاراشٹر میں کونکن اور گوا میں 15 اگست تک شدید بارش ہو سکتی ہے۔ جنوبی ہندوستان میں کرناٹک، کیرالہ، تمل ناڈو، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور رائل سیما کے کئی علاقوں میں بارش ہو سکتی ہے۔ ساحلی کرناٹک اور کیرالہ میں 18 اگست تک وسیع پیمانے پر بارش ہو سکتی ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان میں آسام، میگھالیہ اور دیگر ریاستوں میں 18 اگست تک وسیع پیمانے پر بارش کا امکان ہے۔ اتراکھنڈ میں آج محکمہ ؟ موسمیات نے شدید بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔ اس کے بعد آئی ایم ڈی نے ریاست میں 15 اور 18 اگست کو شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ ہماچل پردیش میں بھی بارش ہو سکتی ہے۔ ریاست کے کُلو، منڈی، چمبا، سولن، کانگڑا، بلاسپور، سرمور، کنور، لاہول اسپیتی اور اونا میں شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جموں و کشمیر میں بھی کئی اضلاع میں بارش اور آندھی کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔

بین الاقوامی

کیا مغربی ایشیا میں پھر بگڑیں گے حالات؟ بحیرۂ احمر میں حوثیوں نے سعودی عرب کے جہازوں کو بنایا ہدف

یمن 13 اگست: یمن کے حوثی باغیوں نے بدھ (12 اگست) کو سعودی عرب کے جہازوں کو نشانہ بنایا، جس کی وجہ سے مغربی ایشیا میں صورت حال مزید خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حوثیوں نے بدھ کو بحیرہ احمر میں ایک فوجی مال بردار جہاز پر حملہ کیا اور سعودی حمایت یافتہ ٹھکانوں پر بھی حملے کیے۔ حوثی کے فوجی ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ ''باغی گروپ موجا اورم؟ رب کے علاقوں میں سعودی عرب کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کیے۔ اس دوران ہتھیاروں کے ڈپو اور کمانڈ سنٹرز کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا۔ حملے ہدف پر مبنی تھے اور ان میں سعودی شہریوں سمیت درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔'' حوثی جنگجوؤں نے کہا کہ وہ مستقبل میں بھی سعودی عرب کے فوجی دستوں کو نشانہ بنانا جاری رکھیں گے۔ سعودی عرب کشیدگی میں اضافہ کر کے ہمارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس سے قبل بھی حوثیوں نے آبنائے باب المندب میں ایک تجارتی جہاز پر میزائل حملہ کیا تھا، جس میں کم از کم 6 لوگ مارے گئے تھے۔ یمن کی حکومت نے اس حملے کا ذمہ دار حوثی باغیوں کو ٹھہرایا تھا۔

اسی دوران یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ صدارتی قیادت کونسل کے صدر رشاد العلیمی نے کہا ہے کہ حکومت حوثیوں کی کارروائیوں کا جواب دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس گروپ سے لڑائی ختم کرنے، ہتھیار ڈالنے اور ملک کے سیاسی عمل میں شامل ہونے کی اپیل بھی کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ یمن کی جنگ دوبارہ بھڑکنے کے دہانے پر ہے۔ حوثیوں نے سعودی عرب کے خلاف سمندری ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب نے بھی گزشتہ دنوں یمن میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر حملے کیے تھے۔ واضح رہے کہ حوثی باغی ایران کے حمایت یافتہ ہیں اور ان کا سعودی عرب کے ساتھ تنازعہ ہے۔ تازہ ترین تنازعہ گزشتہ 13 جولائی کو تب بھڑکا جب کچھ حوثی لیڈران ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کے بعد ایران سے یمن لوٹ رہے تھے۔ لیکن یمن کی سعودی حمایت یافتہ حکومت نے انہیں راجدھانی صنعا کے ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت نہیں دی، جس سے فریقین کے درمیان دوبارہ کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

آرٹیمس مشن: چاند پر انسانوں کو بسانے کی تیاریاں تیز، ناسا نے پروگرام میں شمولیت کے لیے اسرو کو کیا مدعو

امریکہ 13 اگست: امریکی خلائی ایجنسی ناسا نے اسرو کو اپنے 'مون بیس' پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ یہ پروگرام آرٹیمس مشن کا حصہ ہے۔ اس کا مقصد چاند پر انسانوں کو طویل عرصے تک بھیجنے اور وہاں کام کرنے کی تیاری کرنا ہے۔ اس سے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان خلا میں تعاون مزید بڑھ سکتا ہے۔ یہ بات ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہونے والی ایک اہم میٹنگ میں سامنے آئی۔ یہ میٹنگ بنگلورو میں اسرو کے ہیڈکوارٹر میں ہوئی۔ اس میں دونوں ممالک کے عہدیداروں نے خلائی سائنس اور انسانوں کو خلا میں بھیجنے سے متعلق کام پر تبادلہ؟ خیال کیا۔ اسی دوران ناسا نے اسرو کو مون بیس پروگرام میں شامل ہونے کی بھی دعوت دی۔ دراصل ناسا چاند پر ایسے بیس بنانے کی تیاری کر رہا ہے، جہاں انسان مستقبل میں طویل عرصے تک مقیم رہ سکیں گے۔ اس کے لیے پہلے روور، روبوٹ اور دیگر آلات چاند پر بھیجے جائیں گے۔ ان چیزوں کے ذریعہ چاند کی زمین اور وہاں موجود چیزوں کے حوالے سے اطلاعات جمع کی جا سکیں گی۔ آرٹیمس مشن کے تحت ناسا انسانوں کو دوبارہ چاند پر بھیجنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایسی ٹیکنالوجی تیار کی جا رہی ہے، جو مستقبل میں چاند پر طویل مشن میں کام آئے گی۔ چاند کے جنوبی قطب پر جمی برف بھی ان مشنز کے لیے کافی اہم مانی جاتی ہے۔ ہندوستان پہلے ہی چاند پر پہنچنے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ 2023 میں چندریان-3 نے چاند کے جنوبی قطب کے قریب کامیاب لینڈنگ کی تھی۔ اس کے ساتھ ہندوستان چاند پر سافٹ لینڈنگ کرنے والا دنیا کا چوتھا ملک بن گیا تھا۔ اس کے روور نے چاند کی سطح پر کئی تحقیقات کی تھیں۔ ہندوستان کے اپنے بھی بڑے خلائی منصوبے ہیں۔ اسپیس وژن 2047 کے تحت ہندوستان کا ہدف 2040 تک انسانوں کو چاند پر بھیجنا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان اپنا ہندوستانی خلائی اسٹیشن بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کا پہلا ماڈیول 2028 تک بھیجنے کا ہدف ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ناسا اور اسرو کی شراکت داری نئی نہیں ہے۔ دونوں ایجنسیوں نے 'نثار' سیٹلائٹ مشن پر ساتھ کام کیا تھا۔ اسے جولائی 2025 میں لانچ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی خلائی مسافر گروپ کیپٹن شبھانشو شکلا 2025 میں ایکسیوم-4 مشن کے ذریعے انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن گئے تھے۔ اب مون بیس میں ساتھ کام کرنے سے ہندوستان اور امریکہ کی شراکت داری چاند کی کھوج میں بھی آگے بڑھ سکتی ہے۔

برطانیہ میں شدید گرمی کا قہر، درجہ حرارت 38 ڈگری تک پہنچنے کا امکان

برطانیہ 13 اگست: برطانیہ اس وقت شدید گرمی، خشک سالی اور جنگلوں میں بھڑکتی آگ بحران سے نبرد آزما ہے۔ محکمہ موسمیات نے کئی علاقوں کے لیے شدید ترین گرمی کا الرٹ جاری کیا ہے۔ آنے والے دنوں میں درجہ حرارت 38 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے۔ صورتحال کے پیش نظر وزیر اعظم اینڈریو برنہم نے بدھ کو حکومت کی ہنگامی کمیٹی 'کوبرا' کا اجلاس طلب کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جنوبی اور مشرقی برطانیہ اور مڈلینڈز کے کچھ حصوں میں گرمی سب سے زیادہ پریشان کر سکتی ہے۔ برطانیہ کے کئی حصوں میں پہلے سے ہی 'امبر ہیٹ-ہیلتھ الرٹ' نافذ ہے۔ محکمہ صحت کے حکام نے لوگوں، خاص طور پر بزرگوں اور دیگر حساس افراد سے گرمی کے دوران اضافی احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔

2026 میں برطانیہ میں آنے والی پانچویں ہیٹ ویو ہے اور محکمہ موسمیات کے مطابق رواں سال کی گرمی اب تک ریکارڈ سطح پر پہنچ چکی ہے۔ رواں سال اب تک 30 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ درجہ حرارت والے 35 دن درج کیے جا چکے ہیں۔ گرمی کا اثر صرف لوگوں کی صحت تک ہی محدود نہیں ہے۔ طویل عرصے سے جاری خشک سالی نے پانی کے بحران کو سنگین بنا دیا ہے اور جنگلوں میں آگ کا خطرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ برطانیہ اور ویلز میں رواں سال اب تک جنگل میں آگ لگنے کے 966 واقعات درج کیے جا چکے ہیں، جن میں سے صرف اگست کے ابتدائی 10 دنوں میں ہی 185 واقعات پیش آئے۔

'دی گارڈین' کے مطابق حکومت کے کوبرا اجلاس میں گرمی، جنگل کی آگ، پانی کی دستیابی اور ہنگامی خدمات پر بڑھتے ہوئے دباؤ سے نمٹنے کے اقدامات پر بحث ہوگی۔ حکومت نے فائر فائٹنگ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے 9.7 کروڑ پاؤنڈ کی اضافی امداد کا بھی اعلان کیا ہے۔ صورتحال کی سنگینی کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ خشک سالی کی وجہ سے لاکھوں لوگ پانی کی پابندیوں کے دائرے میں ہیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق تقریباً 4.5 کروڑ لوگ ایسے علاقوں میں رہ رہے ہیں جنہیں خشک سالی سے متاثرہ مانا گیا ہے، جبکہ تقریباً 2.7 کروڑ لوگوں پر پانی سے متعلق پابندیوں کا اثر ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مسلسل گرم اور خشک موسم نے کسانوں کی مشکلات میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ پانی کے ذرائع کی سطح گر رہی ہے اور کئی علاقوں میں زراعت پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں حکومت کے سامنے فوری طور پر شدید گرمی اور جنگلاتی آگ سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ پانی کے انتظام اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی طویل مدتی حکمت عملی تیار کرنے کا چیلنج بھی درپیش ہے۔

مغربی ممالک نے روسی تجارتی جہاز ضبط کرنے کی کوشش کی تو جواب دے گا روس: پوتن

روس 13 اگست: روسی صدر ولادیمیر پوتن نے بدھ کو خبردار کیا کہ اگر مغربی ممالک نے روسی تجارتی جہازوں کو ضبط کرنے کی کوشش کی تو روس کو جوابی کارروائی کرنے کا حق ہے اور یہ کارروائی ان آبی علاقوں تک محدود نہیں ہوگی جہاں روسی جہازوں کو روکا گیا ہے۔

ولادیمیر پوتن نے کہا کہ "اگر ان منصوبوں کو عمل میں لایا جاتا ہے تو ہمیں اسی طرح جواب دینا ہوگا۔" انہوں نے کہا کہ روس کا ردعمل ضروری نہیں کہ ان علاقوں تک محدود ہو جہاں روسی جہازوں کو ضبط کیا گیا ہے، بلکہ یہ "جہاں بھی ہمیں ضروری اور مناسب لگیوہاں کیا جا سکتا ہے۔" اس میں روس کے بحرالکاہل کے بیڑے کی ذمہ داری والے علاقے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ ولادیمیر پوتن نے یہ بھی کہا کہ روس اپنے پڑوسی اور دوست ممالک کے ساتھ باہمی مفادات کے احترام کی بنیاد پر باہمی طور پر قابل قبول معاہدے کی تلاش جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔

روسی نیوز ایجنسی تاس کے مطابق، روسی ملاحوں سے بات چیت کے دوران ولادیمیر پوتن نے کہا کہ انہوں نے وزارت دفاع کو اس معاملے پر کام کرنے کی ہدایت پہلے ہی دے دی ہے اور بحرالکاہل کے بیڑے کی کمانڈ کو بھی اس کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں روس کے ممکنہ ردعمل کے تعلق سے تجویز کی امید ہے۔

پوتن نے کچھ مغربی ممالک پر بین الاقوامی سمندری قانون کی خلاف ورزی کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ روسی اقتصادی مفادات سے جڑے شہری جہازوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگائی جا رہی ہے اور روسی جہازوں کو ضبط کر کے انہیں فروخت کرنے کے منصوبوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایسی کارروائیوں کو "سمندری ڈکیتی اور لوٹ مار" کے مترادف بتایا۔

سورۃ التکویر: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

سورہ "التکویر" ترتیب قرآن کے مطابق یہ 81ویں سورت ہے جس میں 29 آیات کریمہ اور ایک رکوع ہے۔ مذکورہ سورت کا جو نام ہے اسکی پہلی آیت کریمہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" سے ماخوذ ہے، یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں سورج کے لپیٹنے کا ذکر ہوا ہے۔ اس سورت کا مضمون اور اس کے بیان کا انداز صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حیات طیبہ کی ابتدائی دور کے نازل شدہ سورتوں میں شامل ہے۔ اور ایک اہم بات یہ کہ اس میں قیامت کا پورا نقشہ پیش کیا گیا۔ مفسر قرآن مولانا محمد عبدالحق حقانی رحمہ اللہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ "ابن عباس و ابن عمرو ابن زبیر و عائشہؓ یہی فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو یہ منظور ہو کہ قیامت کو آنکھ سے دیکھے تو اسکو چاہیے کہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے۔ اقتباس (تفسیر حقانی) اگر ان آیات کا غور و فکر تدبر و تفہیم کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو ہمارے سامنے دو اہم چیزیں واضح ہو کر آتی ہیں۔ ۱: پہلی بات (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق) یہ آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں اور روز قیامت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لاتی ہیں۔ یعنی آدمی اسے دل کی گہرائیوں سے اسکی آیات کو سمجھ سمجھ کر پڑھے گا تو ان شاء اللہ ضرور بضرور اس کے بہترین اثرات پڑھنے والے کی زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں، پھر وہ اپنی آخرت کو سنوارنے میں اپنے شب و روز لگا دیتا ہے۔ ۲: دوسری بات یہ کہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حق سے متعلق اس میں بیان ہوا ہے کہ آپ جو بات پیش فرما رہے ہیں یہ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ توحید باری تعالی کے ساتھ رسالت نبیؐ پر ایمان شرط لازم ہے۔ اس سورت کی آیت 1 تا 6 میں یہ بات بتلائی گئی کہ قیامت کے برپا ہونے کے (پہلے) مرحلے پر کیا کچھ تبدیلیاں ہوکر رہیں گی۔ اس سلسلہ میں ترتیب وار یہ بیان فرمایا کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا یعنی اس کی روشنی کا پھیلنا بند ہوجائے گا۔ یہاں پر یہ بتلانا مقصود ہے کہ جب یہ Solar light source منبعِ نور "بے نور" ہوجائے گا تو اس کے ساتھ ہی کس قدر اندھیرا پھیلے گا یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کے روز (پھیلا ہوا عمامہ سورج پر لپیٹ دیا جائے گا) اس کی روشنی کا پھیلنا بند ہوجائے گا۔ یہ وقت کتنا بھیانک ہوگا اس کا تصور بہت ہی حیرت انگیز "Bewildering" اور ہوش ربا "Mind-boggling" ہے۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں ایک روایت درج فرمائی ہے کہ "بخاری نے حضرت ابو حوریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن چاند اور سورج بے نور کردیئے جایں گے۔

بزار نے اپنی مسند میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے، آگ میں ڈال دیئے جائیں گے،، (تفسیر مظہری)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اس نظام شمسی میں پوری تبدیلی لائے گا۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اپنے مدار اور مقام پر جو باندھ رکھا ہے اسی کے حکم سے یہ سب کھل جائیں گے اور ساری کائنات میں منتشر ہوجائیں گے۔ صرف منتشر ہی نہیں بلکہ یہ اپنی حیثیت بھی کھو بیٹھیں گے۔ یعنی تاریک بھی ہوجائیں گے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی وہ بندش جس نے ان کو اپنے اپنے مدار اور مقام پر باندھ رکھا ہے، کھل جائے گی اور سب تارے اور سیارے کائنات میں منتشر ہوجائیں گے۔ اس کے علاوہ انکدار میں کدورت کا مفہوم بھی شامل ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف منتشر ہی نہیں ہوگے بلکہ تاریک بھی ہوجائیں گے" (تفہیم القرآن) مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ، "اور جب تارے میلے ہوجائیں: انکدار سے مشتق ہے اس کے معنے سقوط اور گرنے کے ہیں۔ سلف سے یہی تفسیر منقول ہے اور مراد یہ ہے کہ آسمان کے سب ستارے سمندر میں گر پڑیں گے۔۔۔" (معارف القرآن) "واذا الجبال سیرت" اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ یعنی ہمیں اس وقت جو مضبوط اور وزنی پہاڑ نظر آرہے ہیں اس میں یہ عظیم تبدیلی واقع ہوکر رہے گی کہ یہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر بے وزن ہوکر فضاء میں ایسے گردش کریں گے جیسے بادل چلتے ہیں، آخر کار ان کا نام نشان تک بھی باقی نہ رہے گا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں قیامت سے پہلے چھے نشانیاں ہوں گی، لوگ اپنے بازاروں میں ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی جاتی رہے گی اور پھر ناگہاں ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں گے۔ پھر اچانک پہاڑ زمین پر گر پڑیں گے" (اقتباس تفسیر ابن کثیر)۔ منکرین قیامت کو جب قیامت کے احوال سے ڈرایا جاتا، تا کہ یہ عقل فہم سے کام لیں! لیکن وہ سوال کرتے کہ "تو کیا پہاڑ بھی اکھاڑ دیئے جائیں گے؟"۔ مولانا امین احسن اصلاحی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ "آسمان کے بعد یہ زمین کی سب سے شان دار اور عظیم چیز۔۔۔ پہاڑوں۔۔۔ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ پہاڑ جو زمینوں میں گڑے ہوئے ہیں، جن کو سمجھتے ہو کہ یہ بلکل غیر فانی اور اٹل ہیں، ان کی جگہ سے ان کو ہلایا نہیں جاسکتا ،۱۔ یہ اس دن چلا دیے جائیں گے۔ یہاں صرف چلا دیے جانے کا ذکر ہے لیکن دوسرے مقامات میں اسکی تفصیل بھی ہے کہ وہ اس طرح اڑتے پھریں گے جس طرح بادل اڑتے پھرتے ہیں" (تدبر قرآن) "واذا العشار عطلت" اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی، یعنی قیامت کی یہ ایسی گھڑی ہوگی کہ آدمی اپنی قیمتی چیز سے تک بے پرواہ ہوجائے گا۔

اونٹ عرب میں بڑی اہمیت کے حامل تھے کیوں کہ ان کی معیشت اور حمل و نقل کا دار و مدار اسی پر تھا اور جب اونٹنیاں دس ماہ کی گابھن Pregnant ہوجاتیں تو اس کی بڑی احتیاط سے حفاظت کی جاتی تا کہ اسے کوئی چرا کر نہ لے جائے یا اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ غرض یہ کہ قیامت کی ہولناکی ایسی ہوگی کہ اس بدحواسی کے عالم میں لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہوگی کوئی دوسری چیز ان کو یاد نہ آئے گی۔ مولانا صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "جب قیامت برپا ہوگی تو ایسا ہولناک منظر ہوگا کہ اگر کسی کے پاس اس قسم کی حاملہ اور قیمتی اونٹنی بھی ہوگی تو وہ ان کی پرواہ نہیں کرے گا اور چھوڑ دے گا" (احسن البیان) "واذا الوحوش حشرت" اور جب وحشی جانور اکھٹے کیے جایں گے۔ یعنی صرف اتنا ہی نہیں ہوگا کہ آدمی بدحواس ہوجائیں گے بلکہ جنگل میں رہنے والے جانوروں پر بھی اس دن کے اثرات مرتب ہوں گے، یعنی وہ ایسا دن ہوگا کہ نہ سانپ کسی کو ڈسے گا نہ شیر کسی کو پھاڑ کھائے گا۔ مفتی تقی عثمانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ "قیامت کے ہولناک منظر کو دیکھ کر سارے وحشی جانور بھی گھبراہٹ کے عالم میں اکھٹے ہوجائیں گے، جیسے کسی عام مصیبت کے موقع پر تنہا رہنے کے بجائے دوسروں کے ساتھ رہنے کو پسند کیا جاتا ہے" (آسان قرآن) مختصر یہ کہ جانور بھی اپنی خصوصیات کھو بیٹھیں گے یہ سب کے سب دُم دبائے ایک جگہ جمع ہوجائیں گے۔ پھر یہ بھی فرمایا "واذا البحار سجرت" اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے یعنی آج سمندر جو ٹھاٹھیں مارتے نظر آرہے ہیں ان کے اندر ایسی تبدیلی واقع ہوجائے گی کہ بھڑکتے ہوئے شعلے بن کر اُٹھیں گے۔ سمندروں کی طغیانی کے متعلق مولانا امین احسن اصلاحی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ لفظ تسجیرُ، اصلاً تنور کو ایندھن سے بھر کر بھڑکا دینے کے لیے آتا ہے پھر اسی مفہوم سے وسعت پا کر یہ دریاؤں اور سمندروں کی طغیانی کے لیے بھی آنے لگا۔

دریا جب بے قابو ہوکر اپنے حدود سے باہر نکل پڑیں اور زمین پر پھیل جائیں تو اس حالت کی تعبیر کے لیے یہ معروف لفظ ہے۔ تدبر قرآن۔ پھر آگے کی آیات کریمہ میں قیامت کے دوسرے مرحلے کا ذکر ہوا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مر کر دوبارہ اُٹھائے جانے کا ذکر ہے جس میں یہ بتایا گیا کہ، "واذا النفوس زوجت" اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی۔ کہ انسان از سر نو اسی طرح زندہ کردیئے جائیں گے جس طرح وہ دنیوی زندگی میں جسم و روح کے ساتھ زندہ تھے۔ اس بات کے ذریعہ لوگوں کو یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ مرنے کے بعد انسان ختم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کے لئے دوبارہ اُٹھائے گا، علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ (اور جانیں جسموں سے جوڑی جائیں گی)" اس کا ایک مفہوم تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعمال و اخلاق کے مطابق انسانوں کی گروہ بندی (classification) کردی جائے گی۔ مقربین کا ایک گروہ ہوگا، اصحاب یمین ایک پرچم تلے جمع ہوں گے اور اصحاب شمال کو ایک جگہ جمع کردیا جائے گا۔ ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز (ضیاء القرآن) گویا لوگوں کے اعمال و عقائد کے اعتبار سے الگ الگ گروہ بندی ہے، جس کا ذکر سورہ واقعہ کی آیت 7 میں ہوا وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً تم لوگ اس وقت تین گرہوں میں تقسیم ہوجاؤ گے، اول روز آفرینش سے قیامت تک پیدا ہوئے ہیں وہ سب آخر کار تین گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔

آگے دختر کشی Female) (Infanticide کے قبیح عمل کے جرم کی سنگینی پر بیان ہوا فرمایا کہ (اس روز) زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟ یہاں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ عرب میں دختر کشی کا قبیح عمل ہوا کرتا تھا، کل یوم حساب قاتل سے سوال کرنے کے بجائے معصوم بچی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے باعث ماری گئی؟ اس طرح سوال کیا جانا مجرم کے لیے بڑی ذلت ہے۔ آج بھی یہ دختر کشی کی لعنت ایک دوسری شکل میں پائی جاتی ہے جسکی پہلی علامت لڑکی کی پیدائش پر تیوری چڑھانا اور ناخوشی کا اظہار کرنا اور دوسرا، جدید ٹیکنالوجی جیسے الٹرا ساؤنڈ کا بلا وجہ بلا ضرورت غلط استعمال کرتے ہوئے لڑکی کا پتہ لگتے ہی، رحم مادر میں ہی اسقاط حمل کرتے ہوئے قتل نفس کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ بیٹی اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی پرورش اور انکی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت پر بہت ساری فضیلت اور خوشخبری بیان فرمائی ہے کہ یہ بیٹیاں باپ کو جنت میں پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ آگے کی آیت میں انسان کے اعمال کے حساب کتاب (عملوں) کے دفتر کھولے جانے کا ذکر ہوا۔ اور پھر یہ بھی بتلا دیا گیا کہ اس روز آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا یعنی اس وقت خدا کی خدائی اپنی اصل حقیقت کے ساتھ سب کے سامنے بے پردہ ہوجائے گی اور جنت دوزخ بھی عیاں ہوکر رہے گی۔ آگے مختلف قسمیں کھا کر بتلایا گیا کہ پھر میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والے تاروں کی۔ (اور قسم کھاتا ہوں) سیدھے چلنے والے، رک کے رہنے والے تاروں کی۔ اور رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے۔ اور صبح کی جب وہ سانس لے، کہ یہ (قرآن) ایک معزز قاصد کا (لایا ہوا) قول ہے۔ جو قوت والا ہے مالک عرش کے ہاں عزت والا ہے۔ (سب فرشتوں کا) سردار اور وہاں کا امین ہے۔

آگے کے مضمون میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا رسالت نبیؐ کے حق ہونے پر بیان ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ "وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ"۔ یہاں بتلانا یہ مقصود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اجنبی کی حیثیت سے تمہارے پاس نہیں آئے بلکہ تمہاری ہم قوم و قبیلہ ہیں اور آپ کی پوری زندگی تمہارے سامنے گزری ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ آپ کس قدر دانا و بینا ہیں۔ لہٰذا ان ساری خوبیوں کو جانتے ہوئے بھی تم (اہل مکہ) میرے رسول کو مجنون کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ یہ بات خوب یاد رکھنا جو کچھ (قرآن) آپ کو دیا جاتا ہے وہ سب باتیں تم لوگوں تک پہنچانے میں میرے حبیب کنجوسی نہیں کرتے، بے کم و کاست بیان فرما دیتے ہیں۔ سورت کے اختتام سے قبل مشرکین مکہ کے اس خیال غلط کی نفی فرماتے ہوئے یہ بات واضح انداز میں بیان فرمائی گئی کہ جو کچھ محمد رسول اللہ بیان فرماتے ہیں یہ کوئی شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔۔۔! "فاین تذھبون" آخر تم لوگ کدھر چلے جار ہے ہو ذرا غور تو کرو، حقیقت یہ ہے کہ آپ جو کلام پاک پیش فرما رہے ہیں یہ سراسر یاد دہانی و نصیحت ہے جہاں والوں کے لئے جو راہ راست کو اپنانا، سیدھی اور ہدایت کی راہ پر چلنا چاہتے ہیں۔ یاد رکھو ہدایت کا ملنا توفیق الٰہی سے ہے اور توفیق الٰہی Divine guidance اس شخص کو نصیب ہوتی ہے جو طالب ہدایت ہوگا۔

رابطہ: 9849099228

ہماری یوم آزادی: ایک قومی خود احتسابی!

پروفیسر مشتاق احمد

ہر سال یوم آزادی کے موقع پر اپنے وطنِ عزیز ہندوستان کی فضا میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ ملک کے سرکاری عمارتوں پر ترنگا لہراتا ہے، اسکولوں اور کالجوں میں قومی ترانہ گونجتا ہے، تقریریں ہوتی ہیں، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور ہم اپنے مجاہدینِ آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ضروری بھی ہے اور ہماری قومی زندگی کی خوب صورت روایت بھی۔ لیکن آزادی کا دن صرف جشن منانے کا دن نہیں، یہ خود احتسابی کا دن بھی ہے۔ یہ سوال کرنے کا دن ہے کہ 15 اگست 1947 کو ہم نے جس ہندوستان کا خواب دیکھا تھا، اس خواب کا کتنا حصہ حقیقت بن سکا؟ ہم نے کن میدانوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں اور کہاں ہماری رفتار رک گئی؟ کہاں ہم نے تاریخ کے تقاضوں کو سمجھا اور کہاں اپنی ہی بنائی ہوئی دیواروں میں قید ہوگئے؟

آزادی ہمیں ایک ایسے وقت میں ملی جب ملک تقسیم کے زخم سے لہولہان تھا۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، ہزاروں خاندان اجڑ گئے اور فرقہ وارانہ تشدد نے انسانیت کو شرمسار کردیا۔ اس کے باوجود ہمارے اولین رہنماؤں نے نفرت کے بجائے جمہوریت، آئین، سیکولرزم، مساوات اور انسانی وقار کو ہندوستان کے مستقبل کی بنیاد بنایا، یہ معمولی کامیابی نہیں تھی۔ آج جب ہم آزادی کے 79 برس مکمل کر رہے ہیں تو سب سے پہلے اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے کہ ہندوستان نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ آزادی کے وقت دنیا کے بہت سے ماہرین کو یقین نہیں تھا کہ اتنے وسیع، متنوع، غریب اور کثیر لسانی ملک میں جمہوریت کامیاب ہوسکے گی۔ لیکن ہندوستان نے دنیا کو حیران کیا۔ عام انتخابات کا تسلسل، اقتدار کی پرامن منتقلی، پارلیمانی نظام، آزاد عدلیہ، آئینی اداروں اور عوامی شرکت نے ہندوستان کو دنیا کی بڑی جمہوری ریاستوں میں ایک ممتاز مقام دیا۔ ہماری سب سے بڑی کامیابی شاید یہی ہے کہ اتنے اختلافات کے باوجود ہندوستان ایک سیاسی اکائی کے طور پر قائم ہے۔ زبان، مذہب، ذات، خطہ اور ثقافت کے بے شمار فرق کے باوجود ہندوستانی شناخت نے اپنی جگہ بنائی ہے۔ یہ بھی ہماری کامیابی ہے کہ آزادی کے بعد ہندوستان نے اپنے لیے ایک تحریری آئین بنایا جس نے شہریوں کو بنیادی حقوق دیے اور ریاست کو قانون اور آئین کا پابند بنایا۔ ڈاکٹر امبیڈکر اور آئین ساز اسمبلی کے دوسرے ارکان نے جس ہندوستان کا تصور پیش کیا تھا، اس میں شہری کی عزت اس کی ذات، مذہب، زبان یا معاشی حیثیت سے متعین نہیں ہونی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے آئین کو صرف کتاب میں محفوظ رکھا یا اسے اپنی اجتماعی زندگی کا اخلاق بھی بنایا؟ یہ سوال آج پہلے سے زیادہ اہم ہے۔

آزادی کے بعد ہندوستان نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں قابل ذکر ترقی کی۔ خلائی تحقیق سے لے کر ایٹمی توانائی تک، طب سے لے کر انفارمیشن ٹیکنالوجی تک، ہندوستانی سائنس دانوں اور انجینئروں نے دنیا میں اپنی صلاحیت ثابت کی۔ آج ہندوستان خلائی تحقیق میں اپنی شناخت قائم کرچکا ہے۔ ڈیجیٹل انقلاب نے عام آدمی کی زندگی بدل دی ہے۔ بینکنگ، مواصلات، ادائیگی کے نظام اور سرکاری خدمات میں ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھا ہے۔ ہندوستان کی نوجوان آبادی دنیا کی بڑی افرادی قوت میں تبدیل ہورہی ہے۔ زرعی میدان میں بھی سبز انقلاب نے ملک کو غذائی قلت کے خوف سے باہر نکالا۔ صنعت، ادویہ سازی، آئی ٹی، اسٹارٹ اپس اور بنیادی ڈھانچے میں بھی ملک نے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ لیکن ترقی کا اصل پیمانہ صرف یہ نہیں کہ ہمارے پاس کتنے سیٹلائٹ ہیں، کتنے بڑے شہر ہیں یا ہماری معیشت کتنی بڑی ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ عام ہندوستانی کی زندگی کتنی بہتر ہوئی؟ اگر ایک طرف جدید ترین اسپتال ہیں اور دوسری طرف غریب کو بنیادی علاج کے لیے قرض لینا پڑتا ہے، اگر ایک طرف عالمی معیار کے تعلیمی ادارے ہیں اور دوسری طرف لاکھوں بچے معیاری تعلیم سے محروم ہیں، تو ہمیں اپنی ترقی کے ساتھ اپنی محرومیوں کا بھی حساب رکھنا ہوگا۔

تعلیم کے میدان میں ہندوستان نے آزادی کے بعد بہت طویل سفر طے کیا ہے۔ یونیورسٹیوں، کالجوں، اسکولوں اور تحقیقی اداروں کی تعداد بڑھی۔ خواندگی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اعلیٰ تعلیم کے دروازے ان طبقات کے لیے بھی کھلے جو صدیوں تک اس سے محروم رہے تھے۔

لیکن تعلیم کی مقدار اور معیار میں اب بھی بڑا فرق ہے۔ ہم نے اسکولوں کی تعداد بڑھائی، مگر کیا ہم نے ہر بچے کو معیاری تعلیم دی؟ ہم نے ڈگریوں کی تعداد بڑھائی، مگر کیا ہم نے نوجوانوں کو روزگار کے قابل بھی بنایا؟ ہم نے یونیورسٹیاں قائم کیں، مگر کیا تحقیق اور تنقیدی فکر کو وہ آزادی دی جس کی ایک علمی معاشرے کو ضرورت ہوتی ہے؟ تعلیم صرف روزگار حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں۔ تعلیم انسان کو دوسرے انسان کا احترام کرنا سکھاتی ہے۔ اگر ہماری ڈگریاں بڑھ رہی ہوں مگر ہمارے اندر برداشت کم ہو رہی ہو تو ہمیں اپنے تعلیمی نظام پر دوبارہ غور کرنا ہوگا اور پھر وہ سوال جس سے ہم اکثر فرار اختیار کرتے ہیں۔ ہم نے سائنس میں ترقی کی، معیشت کو آگے بڑھایا، دنیا میں اپنا مقام بنایا، جمہوری نظام کو قائم رکھا، لیکن فرقہ وارانہ فسادات اور مذہبی تعصب نے ہماری قومی روح کو گہرے زخم بھی دیے ہیں۔ تقسیم کے بعد ہم نے عہد کیا تھا کہ مذہب کی بنیاد پر کسی شہری کے ساتھ امتیاز نہیں ہوگا۔ آئین نے بھی یہی ضمانت دی۔ مگر وقتاً فوقتاً ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات نے اس عہد کو مجروح کیا۔ یہاں کسی ایک حکومت، کسی ایک سیاسی جماعت یا کسی ایک مذہب کو تمام خرابیوں کا ذمہ دار قرار دینا مسئلے کا حل نہیں۔ فرقہ واریت ایک اجتماعی بیماری ہے۔ جب سیاست مذہب کے جذبات کو ووٹ میں تبدیل کرتی ہے، جب افواہ خبر بن جاتی ہے، جب سوشل میڈیا نفرت کا بازار بن جاتا ہے، جب انسان کو پہلے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی یا کسی اور شناخت سے دیکھا جاتا ہے اور بعد میں ہندوستانی سمجھا جاتا ہے، تو قومی یکجہتی کمزور ہوتی ہے۔

فرقہ وارانہ فساد صرف چند دنوں کا تشدد نہیں ہوتا۔ اس کے اثرات نسلوں تک جاتے ہیں۔ ایک دکان جلتی ہے تو صرف دکان نہیں جلتی، ایک خاندان کا معاشی مستقبل جلتا ہے۔ ایک گھر تباہ ہوتا ہے تو صرف اینٹیں نہیں گرتیں، بچوں کے خواب ٹوٹتے ہیں۔ ایک بے گناہ انسان مارا جاتا ہے تو صرف ایک زندگی ختم نہیں ہوتی، معاشرے کے اجتماعی ضمیر پر ایک داغ لگتا ہے اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ فساد ختم ہونے کے بعد بھی خوف باقی رہتا ہے۔ محلے الگ ہوجاتے ہیں، کاروباری تعلقات کم ہوجاتے ہیں، بچے ایک دوسرے سے دور ہوجاتے ہیں اور دلوں میں وہ بد اعتمادی پیدا ہوجاتی ہے جسے کسی سرکاری اعلان سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ فرقہ واریت صرف فساد کا نام نہیں۔ تعصب اس سے کہیں زیادہ وسیع اور خطرناک مظہر ہے۔ جب کسی نوجوان کو اس کے مذہب کی وجہ سے شک کی نگاہ سے دیکھا جائے، جب کسی شہری کو اس کے نام یا لباس کی بنیاد پر پرکھا جائے، جب کسی طالب علم کے ذہن میں دوسرے مذہب کے بارے میں نفرت پیدا کی جائے، جب کسی علاقے یا برادری کے بارے میں عمومی نفرت انگیز تصورات پھیلائے جائیں، تو یہ سب فرقہ واریت کی مختلف شکلیں ہیں۔ ایک ملک جس کے کروڑوں شہری مسلسل یہ محسوس کریں کہ انہیں برابر کا شہری نہیں سمجھا جارہا، وہ اپنی پوری انسانی صلاحیت استعمال نہیں کرسکتا۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی آبادی کی تعداد نہیں بلکہ اس کی تنوع بھری انسانی صلاحیت ہے۔ اگر ہم کسی بھی شہری کو صرف اس کی مذہبی یا سماجی شناخت کی وجہ سے پیچھے دھکیلتے ہیں تو دراصل ہم ہندوستان کو پیچھے دھکیلتے ہیں۔ ہماری ایک بڑی ناکامی نفرت کی سیاست کو روک نہ پانا سیاست جمہوریت کا لازمی حصہ ہے۔ اختلاف بھی جمہوریت کا حسن ہے لیکن جب سیاسی مقابلہ نفرت میں تبدیل ہوجائے تو جمہوریت کی روح زخمی ہوتی ہے۔

ہمیں یہ سوال اپنے آپ سے کرنا ہوگا کہ ہم نے سیاسی اختلاف کو دشمنی کیوں بننے دیا؟ ہم نے اپنے مخالف کو مخالفِ وطن سمجھنے کی عادت کیوں پیدا کرلی؟ ہم نے مذہب، ذات، زبان اور علاقائی شناخت کو انسان کی مکمل شناخت کیوں بنا دیا؟ سیاسی جماعتیں بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں اور عوام بھی۔ اس لیے صرف سیاست دانوں کو الزام دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ عوام کو بھی یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اپنے ووٹ کی بنیاد نفرت پر رکھیں گے یا تعلیم، صحت، روزگار، امن، ترقی اور انصاف پر۔ جمہوریت میں عوام صرف ووٹر نہیں ہوتے، وہ اقتدار کے اصل نگہبان ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی خوب صورتی ہمیشہ اس کے کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی معاشرے میں رہی ہے۔ مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی، بودھ، جین، پارسی اور مختلف قبائلی و لسانی گروہ صدیوں سے ہندوستانی تہذیب کی تعمیر میں شریک رہے ہیں۔ کسی بھی اقلیت کے دل میں خوف پیدا ہونا پورے ملک کے لیے تشویش کا موضوع ہونا چاہیے۔ اکثریت کا عظیم کردار یہ نہیں کہ وہ اپنی اکثریت کا مظاہرہ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اقلیت کے حقوق اور وقار کی حفاظت کرے۔ یہی جمہوریت کا اخلاق ہے۔ اسی طرح اقلیتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو قومی دھارے سے الگ نہ سمجھیں۔ ہندوستان کسی ایک مذہب، زبان یا طبقے کی ملکیت نہیں۔ یہ سب کا مشترکہ وطن ہے۔ ہمیں اپنی کامیابیوں پر فخر بھی ہونا چاہیے۔ خود احتسابی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنی کامیابیوں کو بھول جائیں۔ ہم نے غربت کے خلاف طویل جنگ لڑی ہے۔ بنیادی ڈھانچہ مضبوط ہوا ہے۔ کروڑوں لوگوں کی زندگی میں بجلی، سڑک، مواصلات، بینکنگ اور ڈیجیٹل سہولتوں کی رسائی بڑھی ہے۔ ہندوستانی نوجوان دنیا کے مختلف شعبوں میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوا رہے ہیں۔ ہم نے عالمی سطح پر ایک باوقار مقام حاصل کیا ہے۔ لیکن قومی عظمت کا اصل مفہوم صرف عالمی طاقت بننا نہیں۔ ایک عظیم ملک وہ بھی ہے جہاں کمزور محفوظ ہو، اختلاف قابل احترام ہو، اقلیت بے خوف ہو، عورت باوقار ہو، نوجوان کو موقع ملے، کسان کو عزت ملے، مزدور کو انصاف ملے اور بچے کو معیاری تعلیم حاصل ہو۔

آزادی کی اگلی منزل صرف معاشی ترقی نہیں بلکہ انسانی ترقی اور اخلاقی ترقی ہے۔ ہمیں ایسی تعلیم چاہیے جو نفرت کے بجائے سوال کرنا سکھائے، ایسی سیاست چاہیے جو تقسیم کے بجائے تعمیر کرے، ایسا میڈیا چاہیے جو سنسنی کے بجائے سچ کو ترجیح دے۔ ایسی سوشل میڈیا ثقافت چاہیے جہاں اختلاف ہو مگر دشمنی نہ ہو۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ بتانا ہوگا کہ ہندوستان کی عظمت اس میں نہیں کہ یہاں سب لوگ ایک جیسے ہیں، ہندوستان کی عظمت اس میں ہے کہ مختلف ہونے کے باوجود ہم ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ یہی ہماری تہذیبی میراث بھی ہے اور آئینی ذمہ داری بھی۔

غرض کہ جب 15 اگست کی صبح ترنگا آسمان میں بلند ہو تو ہمیں صرف یہ نہ سوچنا چاہیے کہ ہم نے آزادی حاصل کرلی۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آزادی کی حفاظت کیسے کرنی ہے۔ آزادی صرف بیرونی اقتدار سے نجات کا نام نہیں۔ آزادی خوف سے آزادی بھی ہے، بھوک سے آزادی بھی، جہالت سے آزادی بھی، تعصب سے آزادی بھی اور نفرت سے آزادی بھی۔ اگر ایک شہری اپنے مذہب کی وجہ سے خوف زدہ ہے تو ہماری آزادی ادھوری ہے۔ اگر ایک بچہ غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہے تو ہماری آزادی ادھوری ہے۔ اگر ایک نوجوان قابلیت کے باوجود مواقع سے محروم ہے تو ہماری آزادی ادھوری ہے۔ اگر ایک عورت اپنی عزت اور سلامتی کے لیے مسلسل فکر مند ہے تو ہماری آزادی ادھوری ہے اور اگر ہم اختلاف کرنے والے شہری کو دشمن سمجھنے لگیں تو جمہوریت بھی خطرے میں ہے۔ اس لیے اس یوم آزادی پر ہمیں ایک نیا قومی عہد کرنا چاہیے۔ ہم ترقی کریں گے، مگر انسانیت کو پیچھے چھوڑ کر نہیں۔ ہم طاقتور بنیں گے، مگر انصاف کو کمزور کر کے نہیں۔ ہم اکثریت یا اقلیت کے نام پر نہیں، شہری کی حیثیت سے ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ہم اختلاف کریں گے، مگر نفرت نہیں کریں گے۔ ہم مذہب سے محبت کریں گے، مگر دوسرے کے مذہب سے نفرت نہیں کریں گے۔ ہم اپنے ماضی پر فخر کریں گے، مگر مستقبل کی تعمیر کے لیے ماضی کی غلطیوں کا اعتراف بھی کریں گے۔ آزادی کے 79 برس ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ ہندوستان نے بہت کچھ حاصل کیا ہے، مگر بہت کچھ حاصل کرنا ابھی باقی ہے۔ ہم نے ایک ملک بنا لیا ہے، اب ہمیں ایک زیادہ منصفانہ، زیادہ تعلیم یافتہ، زیادہ پرامن اور زیادہ انسانی ہندوستان بنانا ہے۔ ترنگا صرف ہمارے ہاتھ میں لہراتا ہوا کپڑا نہیں، یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری کی علامت ہے۔ اس کے تین رنگ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہندوستان کی روح کسی ایک رنگ میں نہیں، بلکہ مختلف رنگوں کے حسین امتزاج میں ہے۔ آیئے اس یومِ آزادی پر صرف یہ نہ کہیں کہ ہمیں اپنے ہندوستان پر فخر ہے، بلکہ یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عمل سے ہندوستان کو عالمی سطح پر گہوارۂ امن بنائیں گے اور اس پر فخر کریں گے کہ یہی آزادی کا حقیقی جشن ہے، یہی آزادی کا حقیقی مقصد ہے۔

رابطہ: 9431414586

ساحلِ ہند (کوکن) کے گمنام مسلم مجاہدین آزادی!

مفتی اشفاق قاضی

۱۵ / اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستانیوں کی مسلسل جدوجہد اور برسوں کی قربانیوں کے بعد اس ملک کو برطانوی سامراج کی غلامی سے نجات ملی، یہ آزادی کسی ایک شخص، جماعت یا طبقے کی مرہونِ منت نہیں تھی، بلکہ اس کے پیچھے اس سرزمین کے لاکھوں انسانوں کی قربانیاں شامل تھیں، کتنے نوجوان پھانسی کے پھندے پر جھول گئے، کتنے قید خانوں میں سڑتے رہے، کتنے گھروں کے چراغ گل ہوگئے، کتنی ماؤں نے اپنے بیٹے کھوئے اور کتنی عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے، مگر آزادی کے متوالوں کے قدم نہ رکے، پلاسی اور بکسر سے لے کر میرٹھ، دہلی، شاملی، بھیونڈی، بمبئی اور ملک کے دوسرے علاقوں تک مزاحمت کی ایک طویل تاریخ ہمارے سامنے ہے، نواب سراج الدولہ سے شیر میسور ٹیپو سلطان اور بعد کے مجاہدین آزادی تک ہندوستانیوں نے اپنے اپنے انداز میں فرنگی اقتدار کے خلاف آواز اٹھائی، علماء نے بھی اپنی ذمہ داری محسوس کی؛ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکری بیداری سے لے کر شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حسین احمد مدنی کی جدوجہد تک آزادیِ وطن کے لیے قربانیوں کی ایک روشن تاریخ موجود ہے، یہ جنگ کسی ایک مذہب یا طبقے کی جنگ نہیں تھی، بلکہ ہندوستان کے مختلف طبقات نے اپنے اپنے انداز میں اس میں حصہ لیا، آزادی کی جدوجہد کی اصل روح ہندوستان کو غلامی سے نجات دلانا اور یہاں بسنے والے تمام لوگوں کے لیے عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل کرنا تھی، مہاراشٹر کا ساحلی علاقہ کوکن بھی اس جدوجہد میں خاموش تماشائی نہیں تھا، رتناگیری، رائے گڑھ، تھانے، پالگھر، پنویل، ممبئی اور سندھودرگ تک پھیلا یہ خطہ جغرافیائی اعتبار سے ہمیشہ اہم رہا ہے، سمندر سے وابستگی کے باعث یہاں کے لوگوں کا تجارت، جہاز رانی، ماہی گیری اور بیرونِ ملک آمد و رفت سے گہرا تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ بیرونی اقتدار اور اس کے اثرات کو یہاں کے لوگوں نے قریب سے محسوس کیا، تحریکِ خلافت، عدم تعاون، نمک ستیہ گرہ، کھادی تحریک، سمیت دیگر قومی تحریکوں کے دوران پنویل، مروڈ، مہاڈ، کھیڈ، شری وردھن، رتناگیری اور کوکن کے دوسرے علاقوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی اور مسلمانوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، آزادی کی تاریخ کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم نے اسے عموماً چند معروف ناموں تک محدود کردیا، گاندھی، نہرو، آزاد، پٹیل، بھگت سنگھ، چندر شیکھر آزاد، اشفاق اللہ خان اور دوسرے معروف مجاہدین اپنی جگہ قابلِ احترام ہیں، لیکن ان کے پیچھے ہزاروں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنی زندگی، مال، وقت اور آرام کو آزادی کی جدوجہد کے لیے وقف کردیا تھا، کوکن کے مسلم مجاہدین بھی اسی سرفروش قافلے کا حصہ تھے، جن میں سے بیشتر کے نام قومی تاریخ کے صفحات میں جگہ نہ پاسکے، آزادی کی تاریخ میں کوکن کے ایسے متعدد مسلم مجاہدین بھی گزرے ہیں جنہوں نے اپنے وقت کے حالات کے مطابق تحریکِ آزادی میں حصہ لیا، جیلیں کاٹیں، احتجاج کیا، عوام میں بیداری پیدا کی اور بعض نے انگریز حکومت کے مواصلاتی نظام کو نقصان پہنچانے جیسے خطرناک اقدامات بھی کیے، ان میں سے کئی نام آج قومی تاریخ کے بڑے بیانیے میں گم ہوچکے ہیں، مگر مقامی تاریخ اور روایات میں ان کی جدوجہد کے نقوش اب بھی موجود ہیں ان ہی میں ۲۱ مسلم مجاہدین کا مختصر تعارف یہاں پیش ہے۔

(۱) علی میاں ہمدولے: بورلی مانڈلہ، تعلقہ مروڈ جنجیرہ، رائے گڑھ کے رہنے والے تھے۔ ۹ اگست ۱۹۴۲ کو قانون شکنی کے دوران پولیس کی گولی کا نشانہ بنے مگر محفوظ رہے، ۱۹۴۵ء میں جنجیرہ میں پرجا پریشد قائم کرکے انگریز حکومت کے خلاف تحریک چلائی اور حکومت مخالف مضمون لکھنے پر گرفتار ہوئے، (۲) حسین بابا قاضی: کرڈوئی، ضلع رتناگیری سے تعلق تھا، علاقے میں قائدانہ حیثیت رکھتے تھے اور انگریزی اقتدار سے سخت نفرت کرتے تھے۔ انگریز سامراج کے خلاف مختلف تحریکوں میں پیش پیش رہے، (۳) محمد اسحاق بھوسلے: راجیواڑی، مہاڈ کے رہنے والے تھے، اسکول کے زمانے ہی سے انگریزوں کے خلاف جذبہ پیدا ہوگیا تھا اور آزادی کی مختلف تحریکوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے، (۴) اسماعیل کھوتو (بینڈو کاپڑی): راجیواڑی، مہاڈ سے تعلق تھا، جدوجہد آزادی میں فعال کردار ادا کیا اور ان کی قیادت میں

کئی نوجوان حریتِ ہند کی تحریک سے وابستہ ہوئے، (۵) ایل ایم پٹھان: اصلاً افغانستان سے تعلق تھا، بعد میں تھانہ ضلع میں سکونت اختیار کی، ۱۹۴۲ کی تحریک میں شامل ہوئے، محکمۂ جنگلات میں ملازمت کے ساتھ رات کے وقت ٹیلی فون کے تار کاٹنے اور بجلی کے کھمبے اکھاڑنے جیسے اقدامات کرکے انگریزوں کے مواصلاتی نظام کو نقصان پہنچاتے رہے، جس کے باعث "جنگلی والے پٹھان بابا" کے نام سے مشہور ہوئے، (۶) عبدالرحمان ابراہیم ساونت (عبدو ساونت): راجیواڑی، مہاڈ سے تعلق تھا، طالب علمی ہی سے حب الوطنی کے جذبے سے سرشار تھے، کھادی تحریک سے متاثر ہوئے اور کانگریس کے سرگرم کارکن کی حیثیت سے آزادی کی تحریک کے جلسوں اور جلوسوں میں شریک رہے، (۷) یوسف ملا احمد پرکار: مجاہد آزادی جرمن پرکار کے بڑے بھائی تھے، کانگریس کے متحرک رکن اور آزادی کی جدوجہد کے سرگرم کارکن رہے، متعدد مرتبہ جیل گئے، لیکن حریت کا جذبہ کم نہیں ہوا، (۸) ابو صاحب موڈک: کرڈوئی، رتناگیری سے تعلق تھا، بھارت چھوڑو تحریک میں حصہ لینے پر چھ ماہ قید ہوئے اور کھادی تحریک میں شرکت کے باعث بھی بارہا جیل کی صعوبتیں برداشت کیں، (۹) عبدالرحمن بابا جان قبلے کا مروڈ جنجیرہ سے تعلق تھا، مہاراشٹر مکتی سنگرام میں نمایاں کردار ادا کیا اور ریاست جنجیرہ کو حکومتِ ہند میں شامل کرنے کی تحریک میں بھی پیش پیش رہے، (۱۰) باداسیٹھ پانساری: مہاڈ، رائے گڑھ کے رہنے والے تھے، مہاڈ میں جاری سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ وابستہ رہے اور تحریکِ آزادی میں مسلسل سرگرم کردار ادا کیا، (۱۱) کمال صاحب شیخ ناگ: کمبلہ، مہاڈ، ضلع رائے گڑھ سے تعلق تھا، آزادی کی مختلف تحریکوں میں شرکت کے ساتھ نوجوانوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے بھی بڑے پیمانے پر کام کیا، (۱۲) محمود علی خان دیشمکھ: توڑیل، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائے گڑھ سے تعلق تھا، آزادی کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ملک و ملت کے لیے قربانی دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہے، (۱۳) محمد حسین فجندار: وہور، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائے گڑھ کے رہنے والے تھے، ۱۹۲۱ کی تحریکِ خلافت میں مولانا شوکت علی کی آمد کے موقع پر تحریک سے وابستہ ہوئے، بدیسی تحریک اور بھارت چھوڑو تحریک میں حصہ لیا، برطانوی حکومت کا دیا ہوا "خان صاحب" کا خطاب بھی واپس کردیا، ۱۹۲۷ میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے بھی ان کے گھر ناشتہ کیا تھا، (۱۴) بھائی میاں احسانے: احسانے، کامبلہ، تعلقہ مہاڈ سے تعلق تھا، آزادی کی تحریک میں قوم و ملت کی خدمات انجام دیں اور انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول کا قیام ان کی اہم خدمات میں شمار ہوتا ہے، (۱۵) اصغر ابراہیم شیخ: پنویل سے تعلق تھا، کم عمری ہی میں تحریکِ آزادی میں شامل ہوئے اور گاندھی جی کی نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا، گرفتاری کے بعد معافی مانگ کر رہائی حاصل کرنے سے انکار کردیا، اور علی باغ، یروڈہ اور ویساپور جیلوں میں برسوں قید رہے، (۱۶) حاجی عبداللطیف محمد فقیہ آرائی: آپ کا آبائی گاؤں تاڑیل، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگیری ہے، آپ مسلم لیگ میں شامل ہوکر وطنِ عزیز کی آزادی میں سرگرم رہے، عوام میں بیداری کے لیے گاؤں گاؤں، قریہ قریہ انگریز دشمنی کے بیج بوئے، جامعہ حسینیہ شری وردھن کے قیام میں بھی نمایاں کردار ادا کیا، تحریکِ آزادی کے گواہوں میں شامل ہیں اور عمرِ عزیز کے سو سال مکمل کرچکے ہیں، ماشاءاللہ بقیدِ حیات ہیں، (۱۷) ابراہیم عمر خان دیشمکھ: توڑیل، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائے گڑھ کے رہنے والے تھے، انگریز حکومت سے سخت نفرت رکھتے تھے اور مسلسل آزادی کی جدوجہد سے وابستہ رہے، (۱۸) یوسف صاحب جولے: کرڈوئی، ضلع رتناگیری سے تعلق تھا، بھارت چھوڑو تحریک میں حصہ لیا اور دو مرتبہ جیل گئے، معروف کارٹونسٹ کی حیثیت سے رتناگیری میں انگریز مخالف کارٹون بنا کر تحریک کو تقویت دیتے رہے، جس پر گرفتار بھی ہوئے، (۱۹) عبدالحمید تانڈیل: ریونڈا، علی باغ سے تعلق تھا، آزاد اور خود مختار ہندوستان کا خواب دل میں لیے تحریکِ آزادی سے وابستہ رہے، ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ کو بمبئی سے واپسی کے دوران سمندری حادثے میں انتقال کرگئے، (۲۰) عبدالرحمن پرکار: کرجی، تعلقہ کھیڈ، رتناگیری سے تعلق تھا اور رائل انڈین نیوی میں سیلر تھے، ۱۹۴۵ کی فوجی بغاوت میں شریک ہوئے، جس کے نتیجے میں ملازمت سے برطرف کیے گئے، مگر آزادی کا جذبہ ماند نہیں پڑا، (۲۱) حسن اسماعیل فنشی: تاڑیل، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگیری سے تعلق تھا، بچپن میں جنوبی افریقہ سے یہاں منتقل ہوئے، تحریکِ آزادی میں حاجی عبداللطیف صاحب کے ساتھ سرگرم رہے، مختلف بہادرانہ سرگرمیوں میں حصہ لیا اور کئی مواقع پر حفاظتی دستے کا کردار بھی ادا کیا۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Friday, 14th August, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
جمعہ، ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء

ایسٹ بنگال کی زبردست واپسی، کویتی ٹیم العربیہ کو 1-4 سے ہرایا

کولکاتا، 13/اگست: مشرقی بنگال بدھ کو گھر پر کویتی لیگ کی رنر اپ العربی کے خلاف ACL 2 کوالیفائر جیتنے کے لیے پیچھے سے آیا۔ اس میچ میں داخل ہونے سے پہلے کوچ انتونیولوپیز حباس کی بڑی پریشانی ٹیم میں تمام غیر ملکیوں کو شامل نہ کرنا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ بین الاقوامی مرحلے میں داخل ہوا، سرخ اور پیلا رنگ بدل گیا۔ یہ روایت جاری رہی۔ زیادہ نہ ملنے کی 'مایوسی' کو بھول کر، ایسٹ بنگال نے کویتی ٹیم کو 1-4 سے شکست دی اور ACL 2 کے مرکزی مرحلے میں آگے بڑھی۔

اے ایف سی اسٹیج پر مردوں اور خواتین کی ٹیم کی لڑائی کو دیکھتے ہوئے مشرقی بنگال کے شائقین خصوصی بینرز کے ساتھ میدان میں آئے۔ اے ایف سی میں ٹیم کی اچھی کارکردگی کی امید کرتے ہوئے ٹیفوس بھی میچ سے قبل گیلری میں نظر آئے۔ تقریباً 17,500 سرخ اور پیلے شائقین میں سے بہت سے قومی پرچم اٹھائے ہوئے تھے۔ تاہم میدان میں اترتے ہی مشرقی بنگال دباؤ میں آ گیا۔ العربی نے ابتدائی گیارہ میں پانچ غیر ملکیوں کے ساتھ شروعات کی۔ کویتی ٹیم نے کینیا مالیکو، لیونارڈو مارٹنز شیلڈن، انائیو یوالا، زوہر رسول (خادم) اور زید کنبر کے ساتھ شروع سے ہی جارحانہ رویہ دکھایا۔

حالانکہ 6ویں منٹ میں مشرقی بنگال کے سامنے موقع آیا۔ راشد نے باکس کے باہر سے زوردار شاٹ لیا۔ تاہم العربی کے گول کیپر عبدالوہاب نے اسے بچالیا۔ 11ویں منٹ میں جیسن ٹکے نے گول پر ایک اور شاٹ لیا۔ اگرچہ یہ نتیجہ خیز نہیں تھا۔ غیر ملکی محافظ ناچو کی غیر موجودگی میں، حباس کے پاس دفاع میں چار ہندوستانی تھے۔ انہوں نے انور علی، جے گپتا، ہاردک بھٹ اور سندیپ منڈی پر بھروسہ کیا۔ مشرقی بنگال 23ویں منٹ میں بڑے خطرے سے بچ گیا۔ اگرچہ اس نے پہلے راؤنڈ میں بائیں طرف سے آنے والے مالیکو کے شاٹ کو پکڑنے کی غلطی کی لیکن گول کیپر پربھسوکھن سنگھ گل نے گول لائن کو بچالیا۔

ایڈمنڈ اچھی پوزیشن پر پہنچنے کے باوجود 28ویں منٹ میں موقع سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ بائیں طرف سے اوپر آ کر باکس میں داخل ہونے کے باوجود وہ شاٹ نہیں لے سکتا تھا۔ لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ العربی کے کینیا ملیکا وقفے سے عین قبل گول کر سکتے تھے۔ دونوں ٹیمیں بغیر کسی گول کے وقفے میں گئیں۔ وقفے کے بعد 50ویں منٹ میں مشرقی بنگال کو جوابی حملے سے گول کرنے کا موقع ملا۔ جیسن ٹائیک نے ڈینی رامیریز کے پاس کو کیچ کر کے گیپ میں پپن کو گیند دے دی۔ وہ تیز رفتاری سے باکس میں داخل ہونے کے باوجود گول نہ کر سکے۔ پی وی وشنو 70 منٹ کے بعد متبادل کے طور پر میدان میں آئے۔ تاہم، مشرقی بنگال نے 75 ویں منٹ میں پریشانی پیدا کردی۔ سندیپ منڈی نے مالیکو کو اپنے ہی باکس میں فاول کیا۔ العربی کو جرمانہ ملا۔ نائجیرین ونگر ایولا نے اسپاٹ کِک کے ذریعے کویت کو آگے کر دیا۔

لیکن جیسا کہ کہاوت ہے، ایک شیر جس پر وار کیا گیا ہو وہ ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ گول کرنے کی مایوس کن کوشش میں، حباس کرس اکنامائیڈز کو میدان میں لے آئے۔ یہ فیصلہ مشرقی بنگال کے لیے جادوئی چھڑی لگ رہا تھا۔ اس وقت ایک کے بعد ایک حملے کی وجہ سے مخالف ٹیم بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔ 89ویں منٹ میں جوئے گپتا نے گول کر دیا۔ انہوں نے سیٹ پیس سے کراس کو ہیڈ کیا اور گول کر کے سرخ پیلے کو برابر کر دیا۔ مقررہ وقت میں کھیل 1-1 پر ختم ہوا۔

108ویں منٹ میں 24 سالہ روہت دانو کے شاٹ کو العربی کے محافظوں نے روک دیا اور راشد نے واپسی کی گیند پر باکس کے باہر سے ہاف والی گول کر دیا۔ ڈرامہ ابھی آنا تھا۔ روہت کمار نے راشد کی جگہ لی اور ڈیوڈ نے ایڈمنڈ کی جگہ جبس کو شامل کیا۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ 'ماسٹر اسٹروک' میں سے ایک تھا۔ کہ ڈیوڈ نے میچ کا رنگ ہی بدل دیا۔ 117ویں منٹ میں کرس کے شاٹ کو گول کیپر نے بچالیا لیکن اس نے گیند کو واپس لے کر گول کیپر کو ہرا کر سوئفٹ فنشنگ کے ساتھ اس کو 1-3 کر دیا۔ 120 ویں منٹ میں وشنو نے بائیں طرف سے گیند کو ڈیوڈ کے پاس کیا، جس نے اسے روہت دانو کے پاس دیا جس نے گیند کو خالی گول میں ڈال دیا۔ میچ کے بعد مشرقی بنگالی دوست محمد راشد نے العرب کے زید قنبر کے ساتھ جرسی کا تبادلہ کیا۔ ایشین اسٹیج پر سرخ پیلی ٹیم کی تیز فتح کے باوجود محمڈن اسپورٹنگ کلب کی ڈیورنڈ مہم اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ لالتھن کیا کے گول کے ذریعے آرمی ریڈ کے خلاف برتری حاصل کرنے کے باوجود بلیک اینڈ وائٹ بریگیڈ کو آخر میں شکست تسلیم کرنی پڑی۔ آرمی کی طرف سے کرسٹوفر کامائی اور صفائی نے گول کیے۔

کیان نصیری کی ہیٹ ٹرک سے راحت ملی، موہن بگان نے دو جیت کے بعد سپر سکس کی امیدیں زندہ رکھیں

13/اگست: کسٹم کے بعد بھوانی پور کو نقصان۔ موہن بگان کولکتہ لیگ میں لگاتار دو میچ ہارنے کے بعد بیک فٹ پر آ گیا تھا۔ سپر سکس ریس میں رہنے کے لیے پرکاش رائے کی ٹیم کے پاس بیدھا نگر ایم ایس کے خلاف جیت کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ کیان ناصری اور سیان بنرجی ایسے جان بچانے والے میچ میں تال میں واپس آ گئے۔ کیان کے ڈبل گول کی بدولت گرین میرون بریگیڈ نے بدھ نگر کو 0-3 سے شکست دی اور تین قیمتی پوائنٹس کے ساتھ میدان چھوڑ دیا۔ بگان شروع سے ہی حملہ آور موڈ میں تھا۔ پہلے ہی منٹ میں گول کرنے کا موقع ملا۔ لیکن آف سائیڈ کی وجہ سے اس حملے سے کوئی گول نہیں ہو سکا۔ حالانکہ بیدھا نگر نے کئی بار جوابی حملہ کر کے موہن بگان کے دفاع پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ 10ویں منٹ میں بائیں جانب سے ربیلال منڈی کا کراس صحیح جگہ پر نہیں پہنچا۔ تاہم گول کا دروازہ چار منٹ بعد کھلا۔ کیان نے سہیل بھٹ کے دفاعی پاس سے گیند حاصل کی اور گیند کو بیدھا نگر کے جال میں ڈالا۔ برتری حاصل کرنے کے بعد بھی موہن بگان کا حملہ کم نہیں ہوا۔ 17ویں منٹ میں سندیپ ملک نے طویل فاصلے پر شاٹ لگا کر فرق بڑھانے کی کوشش کی۔ اس کا شاٹ ہدف سے چوک گیا۔

موہن بگان دو منٹ بعد دوبارہ گول کے قریب آیا۔ سہیل کا ہیڈر کراس بار سے لگا۔ 20ویں منٹ میں، بھان جیوتی لشکر نے شاندار طریقے سے کئی محافظوں کو شکست دی اور باکس میں داخل ہوئے۔ لیکن زاویہ درست نہ ہونے کی وجہ سے وہ فرق نہیں بڑھا سکا۔ کیان نے بھی 22ویں منٹ میں باکس میں ڈرابل کیا۔ بیدھا نگر کے دفاع نے آخری لمحات میں خطرے سے نمٹنے میں کامیابی حاصل کی۔ 25ویں منٹ میں سہیل کے سامنے ایک اور آسان موقع آ گیا۔ خالی گول ملنے کے باوجود وہ گیند کو جال میں نہ ڈال سکے۔

31ویں منٹ میں کیان نے سیبون کے کراس سے ایک زوردار شاٹ لیا۔ بیدھا نگر کے گول کیپر نے انہیں میچ میں برقرار رکھنے کے لیے زبردست بچایا۔ 38ویں منٹ میں موہن بگان کے گول کیپر نے بڈھان نگر کے فٹبالر کے طویل فاصلے سے لگائے گئے شاٹ کو آسانی سے روک دیا۔ 40ویں منٹ میں بگان نے پھر مایوس کیا۔ سیان بنرجی کی گولی پوسٹ پر لگی اور بلاک ہو گئی۔ دو منٹ بعد، تنموئے گھوش کا لانگ رینج شاٹ بھی ہدف سے چوک گیا۔ تاہم وقفے سے عین قبل کیان ناصری نے بیبھان کی جانب سے بڑھائی گئی گیند سے دوسرا گول کیا۔ موہن بگان نے پہلے ہاف میں 0-2 کی برتری حاصل کی۔

موہن بگان لگاتار دو میچ ہارنے کے بعد تین پوائنٹس کے لیے بے چین تھا اور کیان کے ڈبل گول نے پہلے 45 منٹ میں اس کی بنیاد رکھ دی۔ دوسرے ہاف میں میچ میں واپس آنے کے لیے بیدھا نگر کو کچھ بڑا کرنا پڑا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ موہن بگان کے گول کیپر زاہد نے 60ویں منٹ میں ایک یقینی گرنے سے روکا۔ 65ویں منٹ میں سیبون کے شاٹ کو بدھ نگر کے گول کیپر نے بچا لیا۔ موہن بگان کے کپتان کیان ناصری نے ریباؤنڈ اسکور کر کے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ کوچ نے اسے 77ویں منٹ میں اتار دیا۔ تاہم اس سے میچ کا نتیجہ نہیں بدلا۔ اس فتح کے نتیجے میں حقیقی انصاف کی ٹیم تیسرے نمبر پر آ گئی۔ آج چانگٹے کولکتہ پہنچے ہیں۔ میرینرز نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ موہن بگان نے جس دن کولکتہ میں قدم رکھا اس دن ڈومیسٹک لیگ میں فتح کے ساتھ واپسی ہوئی۔

انڈیا نے دورۂ بنگلہ دیش منسوخ کر کے افغانستان کے ساتھ معاہدہ کرلیا
ستمبر 13 تا 17 تین ٹی-20 میچوں کی سیریز دیلی میں کھیلی جائے گی

کولکاتا، 13/اگست: انڈیا نے بنگلہ دیش کا دورہ منسوخ کر کے افغانستان کے ساتھ نئی دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں تین میچوں کی ٹی-20 سیریز کھیلنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ تین میچوں کی سیریز 13 تا 17 ستمبر کھیلی جائے گی جبکہ اس موقع پر انڈیا نے بنگلہ دیش کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن بنگلہ دیش کے ساتھ سیاسی تناؤ بڑھ گیا جب بنگلہ دیش کے وزیر داخلہ نے انڈیا پر تنقید کی کہ وہ شیخ حسینہ کو اپنے یہاں جلاوطنی کی زندگی گزارنے کی اجازت دیدی ہے۔ انڈیا سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ شیخ حسینہ کو واپس کرے لیکن انڈیا یا کوئی بھی ملک ایسا کیونکر کرسکتا ہے جبکہ شیخ حسینہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم تھیں اور اپنی جان بچانے کی خاطر اس نے انڈیا میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے کی درخواست دی تھی۔ ایسے میں انڈیا کیونکر اسے پناہ دینے سے انکار کرسکتا تھا۔ انڈیا اور بنگلہ دیش کا پروگرام تھا کہ انڈین ٹیم بنگلہ دیش میں تین ون ڈے انٹرنیشنل اور تین ٹی-20 میچوں کی سیریز کھیلے گی لیکن جو حالات پیدا ہوئے اس کے بعد انڈیا کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ بنگلہ دیش کا دورہ کرے۔ اب جبکہ انڈیا نے چھ میچوں کی سیریز کو معطل کر دیا ہے تو اس سے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے صدر تمیم اقبال نے اگرچہ اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ یہ سیریز ملتوی نہ ہو اور دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت ہوجائے لیکن اب یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ انڈیا نے افغانستان کو اسی دوران تین میچوں کی سیریز کھیلنے کی دعوت دیدی ہے۔

بنگلہ دیش-آسٹریلیا ٹیسٹ: ایک طرف حسن محمود نے 6 وکٹ لے کر آسٹریلیا کی توڑی کمر، دوسری طرف مشیل اسٹارک نے رقم کی تاریخ

13/اگست: آسٹریلیا اور بنگلہ دیش کے درمیان ڈارون میں جمعرات (13 اگست) کو شروع ہوئے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن ایسا نظارہ دیکھنے کو ملا جس کا شاید ہی کسی نے تصور کیا ہوگا۔ بنگلہ دیشی تیز گیند بازوں کے سامنے آسٹریلیا کی مضبوط مانی جانے والی بلے بازی بری طرح لڑکھڑا گئی اور پوری ٹیم صرف 198 رن پر آل آؤٹ ہو گئی۔ آسٹریلیا کی جانب سے صرف اسٹیون اسمتھ نے 71 رن کی اننگ کھیلی، ان کے علاوہ کوئی بھی بلے باز 30 رن کا بھی ہندسہ عبور نہیں کر سکا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تیز گیند باز حسن محمود نے 6، تسکین احمد اور عبادت حسین نے 2-2 وکیٹیں حاصل کیں۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک بنگلہ دیش کی ٹیم نے ایک وکٹ کے نقصان پر 96 رن بنا لیے ہیں سلامی بلے باز تنزید حسن تمیم (32 ناٹ آؤٹ) اور مومن الحق (35 ناٹ آؤٹ) رن بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ سلامی بلے باز شادمان اسلام کو مشیل اسٹارک نے اپنا شکار بنایا، انہوں نے 20 رن بنائے۔

اس دوران آسٹریلیا کے تیز گیند باز مشیل اسٹارک نے ٹیسٹ کرکٹ میں ایک بڑی کامیابی اپنے نام کرلی ہے۔ بنگلہ دیش کے خلاف ڈارون میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ میں شادمان اسلام کی وکٹ لیتے ہی اسٹارک ٹیسٹ تاریخ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بائیں ہاتھ کے گیند باز بن گئے ہیں۔ 36 سالہ مشیل اسٹارک نے اس معاملے میں سری لنکا کے عظیم اسپنر رنگنا ہیراتھ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند بازوں کی فہرست میں ہندوستان کے عظیم کپتان کپل دیو کی برابری پر بھی پہنچ گئے ہیں۔

434ویں ٹیسٹ وکٹ حاصل کرنے کے ساتھ ہی مشیل اسٹارک نے ہندوستان کے عظیم کپتان اور آل راؤنڈر کپل دیو کی بھی برابری کرلی ہے۔ کپل دیو نے 1978 سے 1994 کے دوران 131 ٹیسٹ میچ کھیل کر 434 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اسٹارک نے یہ ہدف اپنے 106 ویں ٹیسٹ میچ میں ہی حاصل کرلیا۔ یہ دونوں اب ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند بازوں کی فہرست میں مشترکہ طور پر 11ویں نمبر پر ہیں۔

ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں (بائیں ہاتھ کے گیند باز):

434- مشیل اسٹارک (آسٹریلیا)
433- رنگنا ہیراتھ (سری لنکا)
414- وسیم اکرم (پاکستان)
362- ڈینیل وٹوری (نیوزی لینڈ)
355- چمنڈا واس (سری لنکا)
348- رویندر جڈیجہ (ہندوستان)

مشیل اسٹارک کی نظریں اب ٹیسٹ کرکٹ کے سب سے کامیاب 10 گیند بازوں میں جگہ بنانے پر ہوں گی۔ جنوبی افریقہ کے عظیم تیز گیند باز ڈیل اسٹین 439 وکٹوں کے ساتھ اس فہرست میں 10 ویں نمبر پر ہیں۔ اسٹارک کی 434 وکٹیں ہیں اور وہ اسٹین سے صرف 5 وکٹیں پیچھے ہیں۔ یعنی اسٹین کو پیچھے چھوڑ کر ٹاپ-10 میں پہنچنے کے لیے انہیں مزید 6 وکٹوں کی ضرورت ہے۔ جس رفتار سے اسٹارک وکٹیں حاصل کر رہے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے وہ جلد ہی اس مقام تک پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے اکتوبر 2010 میں بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھا تھا۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804